عنوان	میں تم اور وہ
لکھاری	انابیہ خان
پلیٹ فارم	ناول ہی ناول "اور" آن لائن ویب چینل
پبلیشر	ناول ہی ناول "اور" آن لائن ویب چینل
ویب سائیٹ	NovelHiNovel.Com & OnlineWebChannel.Com
واٹس ایپ	+923155734959
جی میل	NovelHiNovel@Gmail.Com OnlineWebChannel @Gmail.Com

انتباہ !

یہ ناول "ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل" کی ویب سائٹ نے لکھاری کی فرمائش پر آپ سب کے لیے پیش کیا ہے۔

اس ناول کا سارا کریڈٹ رائٹر کو جاتا ہے۔اس ناول میں غلطیاں بھی ممکن ہیں کیونکہ انسان خطا کا پتلا ہے تو اس ناول کی غلطیوں کی زمہ دار ویب نہیں ہو گی صرف اور صرف رائٹر ہی ہو گا ویب نے صرف اسے بہتر انداز سے سنوار کر آپ سب کے سامنے پیش کیا ہے۔اس ناول کو پڑھیے اور اس پر تبصرہ کر کے رائٹر کی حوصلہ افزائی کیجیے۔

اپنے ناولوں کا پی ڈی ایف بنوانے کے لیے واٹس ایپ پر رابطہ کریں

+923155734959

اس ناول کے تمام رائٹس "ناول ہی ناول"، " آن لائن ویب چینل "اور لکھاری کے پاس محفوظ ہیں۔ لکھاری یا ادارے کی اجازت کے بغیر ناول کاپی کرنا یا کسی حصہ کو شائع کرنا قانوناً جُرم ہے،

Novel Hi Novel & Online Web Channel

السلام علیکم !

ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل آپ کے لیے لایا ایک سنہری موقع

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنے قلم کی آواز کو لوگوں تک پہچانا چاہتے ہیں، تو اپنی لکھی گئی کوئی بھی تحریر (حمد، نعت، ناول، افسانہ، آرٹیکل، ریسیپی، نظم، غزل، اقوال) یا جو بھی آپ کے ذہن میں ہو اور آپ لکھنا چاہتے ہیں، ہم تک پہچائیں۔ ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل بنے گا وہ سیڑھی جو آپ کو آپ کی پسندیدہ ویب سائیٹ تک پہنچانے کا ذریعہ بنے گا۔ اگر آپ اپنی تحریریں ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل کی ویب سائیٹ میں دینا چاہتے ہیں تو رابطہ کریں۔ ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل آپ کو آپ کے عین مطابق پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہے تو جلدی سے قلم اٹھائیں اور لکھ ڈالیں جو آپ کے ذہن میں مرکوز ہے۔ شکریہ !

اپنی تحریریں ہمیں اس پتہ پر ارسال کریں۔

NovelHiNovel.Com & OnlineWebChannel.Com

NovelHiNovel & OWC Official

NovelHiNovel@Gmail.Com

OnlineWebChannel @Gmail.Com

03155734959

میں تم اور وہ

انابیہ خان کے قلم سے

این ایچ این اور او ڈبلیو سی پبلیشرز

میں جو کہانی لکھنے جارہی ہوں بالکل سچی ہے، میں جانتی ہوں اس کہانی کو من گھڑت کہنے والے ڈھیروں لوگ ہوں گے، اور مجھے یہ بھی معلوم ہے اس پر یقین کرنے والے بھی کافی افراد ہوں گے، جو جنات کے وجود سے انکاری ہیں، لگتا ہے انکی نگاہ قرآن و حدیث سے کوسوں دور ہے_ اگر جنات کا وجود سرے سے اس دنیا میں نہ ہوتا تو اللہ پاک قرآن مجید میں انکی تصدیق نہ کرتے، سورہ جن نازل نہ ہوئی ہوتی قرآن پاک میں اللہ پاک کا ارشاد گرامی ہے

)اور ہم بھر دیں گے قیامت والے دن جہنم کی آگ کو انسانوں اور شیاطین جنات سے (

اس بات سے واضع ثبوت مل رہا ہے، کہ جنات کا وجود واقعی میں اس دنیا میں موجود ہے

پھر سورہ رحمن میں بھی اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے۔۔۔

(تم گروہ جن وانس میری کون کون سی بات کو جھٹلاؤ گے) جہاں تک حدیث کا تعلق ہے تو اسکے لیے پورا دفتر درکار ہے، اب نہ ماننے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا، انسان اشرف المخلوقات ہے، ہم اس بات کے بھی انکاری نہیں ہیں تو انسانوں کے بعد جنات بھی سب سے بڑی ماورائی مخلوق ہے، اس بات پر بھی ہمارا ایمان ہے، میری اس کہانی کا ایک ایک

لفظ سچا ہے آپ مانیں یا نہیں یہ آپ پر منحصر ہے، یہ میری کزن کی حقیقی کہانی ہے آخر اسکے ساتھ ایسا کیا ہوا کہ اسکی پوری زندگی ہی بدل گئی، میں نے اس کہانی میں اپنی کزن کا فرضی نام زویا رکھا ہے، اب آپ زویا کی کہانی اسکی ہی زبانی سنئیے۔۔۔۔

♥♥♥♥♥

"مجھے ہر وقت ایسا لگتا تھا جیسے میرے ساتھ کوئی ہو، مجھے چلتے ہوئے بھی کئی بار یہ احساس ہوتا تھا جیسے میرا کوئی پیچھا کر رہا ہو، جب میں پیچھے مڑ کر دیکھتی تھی تو کوئی بھی نہیں ہوتا، تب میں اسے اپنا وہم سمجھ کر آگے بڑھ جاتی تھی، ایسا میرے ساتھ پیچھلے چھ 6 سالوں سے ہو رہا تھا، میں جہاں بھی گرنے لگتی تو مجھے ایسا لگتا تھا جیسے کسی کے مضبوط ہاتھوں نے مجھے تھام لیا ہو، مجھے گرنے سے بچا لیا ہو، آپ یقین کریں ایک بار تو ایسا بھی ہوا تھا میرے ساتھ، جس نے میرے رونگٹے کھڑے کر دیے تھے، میں جلدی میں سڑک کراس کر رہی تھی اپنے سامنے آتی گاڑی بھی نہ دیکھ سکی، اس گاڑی نے مجھے ایک زوردار ٹکر ماری میں نے ڈر کے مارے اپنی آنکھوں کے سامنے دونوں بازو رکھ دیئے تھے، میری آنکھیں بند تھیں، مگر جب کچھ لمحے گزر گئے اور مجھے کچھ بھی نہ ہوا، تو میں نے اپنی دونوں آنکھیں

کھول دیں تھیں،تب میری حیرت کی کوئی انتہانہ رہی تھی، میں نے دیکھاوہ گاڑی ہی الٹی پڑی تھی بہت سارے لوگوں کااس گاڑی کے پاس جمگھٹالگاہواتھا،اور میں وہیں ویسی کی ویسی کھڑی تھی مجھے ہلکی سی خراش تک نہ آئی تھی، لیکن میں دعوے کے ساتھ کہتی ہوں، اگرمیری جگہ کوئی اور ہوتاتواسکے لاش کے ٹکڑے اطراف بکھرے پڑے ہوتے، کسی کا اتنا بھیانک ایکسیڈنٹ ہو،اور وہ صاف بچ نکلے اور وہ بھی یوں کہ اسے معولی خراش تک نہ آئے تواسے ہماری سوچ کے مطابق معجزہ ہی کہاجائے گا، یاپھر کوئی ایسی طاقت جو مجھے بچا لیتی تھی،ایک لڑکاآنکھوں میں حیرت لیے بھاگتاہوامیرے پاس آیا،اور مجھ سے کہنے لگا

۔

"آپی آپکابچ جاناکسی معجزے سے کم نہیں ہے آپ اپناصدقہ دیاکریں

"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔یہ کہہ کراس نے اپنی جیب سے ایک ہزارکانوٹ نکال کر مجھے دیتے ہوئے کہا۔

"آپی یہ میری طرف سے کسی غریبوں میں بانٹ دینا،میں نے اپنی زندگی میں پہلی بار ایسادیکھاہے، کہ اتنے بڑے حادثے میں اللہ پاک کیسے اپنے خاص بندوں کوبچالیتاہے آپکو دیکھ کراس بات کابخوبی اندازہوگیاہے مجھے "۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

میں نے اسکا شکریہ ادا کر کے ہزار روپے لینے سے صاف انکار کر دیا تھا،اور یہ کہہ کر اس کو مطمئن کر دیا تھا کہ میں خود بھی صدقہ و خیرات کرتی رہتی ہوں،تب وہ صاحب بھی خاموشی سے اپنے پیسے واپس اپنی جیب میں رکھ کر چلا گیا تھا۔۔۔۔۔

جب میں کولج جاتی،اگر میں لڑکیوں سے بات کرتی تو ٹھیک لیکن اگر نوٹس مانگنے کے لیے مجھے لڑکوں سے بات کرنا پڑ جاتی تو لڑکے مجھ سے ڈر جاتے تھے،اور مجھ سے دور بھاگنے لگتے،میں خود بھی کافی حیران ہوتی تھی،کہ آخر ایسا کیا ہے مجھ میں کہ ہر لڑکا مجھ سے بات کرتے ہوئے ڈر جاتا ہے_ پھر یہ بات رفتہ رفتہ ساری یونیورسٹی میں پھیل گئی تھی کہ زویا پر آسیب کا سایہ ہے،یہ بات سننے کے بعد سب لڑکے اور لڑکیاں مجھ سے دور بھاگنے لگیں تھیں،پھر باتوں ہی باتوں میں پرنسپل صاحب نے بھی مجھے کہنا شروع کر دیا کہ میں ان کی یونیورسٹی سے چلی جاؤں پر یہ کیسے ممکن تھا؟جو اساتذہ کل تک مجھے سراہتے نہیں تھکتے تھے وہ آج مجھے کہہ رہے ہیں کہ میں انکی یونیورسٹی کو چھوڑ دوں،اس ساری صورتحال سے میں خود بھی بہت پریشان و عاجز آ گئی تھی،آپکو ایک بات تو بتانا ہی بھول گئی تھی،میں اپنے پورے کیریئر میں سکول سے کالج اور پھر کالج سے اب یونیورسٹی تک ہمیشہ ٹاپ کرتی چلی

آئی تھی، مجھے یاد نہیں کہ میں نے اپنی زندگی میں کبھی دوسری پوزیشن حاصل کی ہو، سارے اساتذہ میری ذہانت کی داد دیتے نہیں تھکتے تھے، مجھے سراہتے چلے آئے تھے۔ اوراب۔۔۔۔۔۔۔۔۔وہی اساتذہ کہہ رہے تھے کہ میں یہ یونیورسٹی چھوڑدوں_یہ بات مجھے ہضم نہیں ہورہی تھی کہ آخرایسا کیاہوگیاہے مجھے۔؟

میں کافی پریشان تھی، ہرانسان اگروہ مسلمان بھی ہوتوجب جب پریشان ہوتاہے تواسے رب کی یادستاتی ہے۔تب وہ اپنے مالک کی طرف رجوع کرتاہے، سومیں نے بھی ایسا کیا تھا۔

"مماميں جمعہ کی نمازپڑھنے مسجد جارہی ہوں"۔۔۔۔۔۔

میری بات سن کرمیری ماں نے قدرے تعجب سے میری طرف دیکھا،اورمیرے بیڈپرآ کربیٹھی تھی، میں ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑے ہوکرشیشے میں مماکے تاثرات دیکھ رہی تھی۔

"بیٹاتم کچھ پریشان ہو"۔۔۔۔۔۔ماں نے اتنی اچانک پوچھاکہ میں ایک پل کے لیے گڑبڑاسی گئی تھی۔

"جی مما"۔۔۔۔۔۔میں کافی لمحوں بعد مماکوجواب دینے کے قابل ہوئی تھی۔۔

"کیا پریشانی ہے میری بچی کو کیا میں جان سکتی ہوں"۔۔۔۔۔۔۔۔؟ مما نے میری طرف دیکھ کر پوچھا۔

"مما ابھی تو میں نماز پڑھنے جا رہی ہوں، واپس آ کر آپکو سب کچھ بتاتی ہوں"۔۔۔۔۔۔۔۔ میری مما میری اس عادت سے بخوبی واقف تھی مجھے ذرا بھی کوئی پریشانی ہوتی تو میں فوراً مسجد کا رخ کیا کرتی تھی، اس لیے ان کا حیران ہونے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا، آج تو ویسے بھی جمعہ تھا، اور مما کو پتہ تھا میں ہر جمعہ کی نماز مسجد میں ہی ادا کیا کرتی تھی، پھر میں نے جو گرز اتار کر کھلی چپل پہنتے ہوئے واش روم کا رخ کیا تھا۔۔۔۔

♥♥♥♥♥

مسجد میں آ کر جو دھچکا مجھے لگا وہ میرے لیے نا قابل یقین تھا، میں مسجد کے اندر جانا چاہتی تھی مگر کوئی ایسی طاقت تھی جو مجھے مسجد سے باہر کی طرف دھکیل دیتی تھی مجھے مسجد کے اندر جانے سے روک دیتی تھی، میں نے پوری کوشش کی مگر میں ناکام رہی، میں پوری زندگی میں اتنی پریشان کبھی نہیں ہوئی جتنی آج ہوئی تھی کہ اللہ پاک مجھ سے اتنا ناراض ہو گیا ہے کہ مجھ سے سجدے کی توفیق ہی چھین لی اور مجھے مسجد آنے کی اجازت تک چھین

لی تھی، میں مسجد کی سیڑھیوں پر بیٹھ کر رونے لگی، ایک باباجی میرے پاس آئے، اور میرے رونے کی وجہ پوچھی تو میں نے ان کو سب کچھ بتادیا تھا، انہوں نے مجھ سے کہا

"اب تم جاو تمہیں مسجد میں جانے سے کوئی نہیں روکے گا، اٹھو اندر جاو

"----------

میں نے حیرانی سے سر اٹھا کر باباجی کو دیکھا ان کے چہرے پر نور ہی نور تھا ان کے چاروں طرف ایک روشنی کا ہالہ سا بنا ہوا تھا، ان سے کچھ فاصلے پر ایک لڑکے کو کسی نے زنجیروں سے باندھ رکھا تھا، وہ لڑکا سرخ آنکھوں کے ساتھ اپنا سر نفی میں ہلا رہا تھا اسکی آنکھوں میں چنگاریاں تھیں اسکے چاروں طرف ایک آگ کا ہالہ سا بنا ہوا تھا۔

میں نے بہت ہی حیرت سے اسکی طرف دیکھا، تو وہ بزرگ فوراً بول اٹھے

"تم جلدی سے مسجد کے اندر چلی جاو، جلدی جاو اس سے پہلے کہ میں اسے روکنے سے بے بس ہو جاؤں"----------

"ایسا کچھ نہ کرنا ورنہ اپنا نقصان کر بیٹھو گی"----------اس لڑکے نے غراتے ہوئے کہا۔

"اگر تم مسجد گئی تو اپنا بہت بڑا خسارہ کر بیٹھو گی"----------

بزرگ چیخ اٹھا۔۔۔

"اسکی بک بک مت سنو، یہ کچھ بھی نہیں کر سکتا تم بس جلدی سے مسجد کے اندر جاو

"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

میں نے جلدی میں مسجد کی سیڑھیاں چڑھنی شروع کر دیں تھیں، میں جیسے ہی مسجد کے اندر احاطے میں داخل ہوئی، تو میں نے بے ساختہ پیچھے مڑ کر دیکھا تو وہ لڑکا مجھے خون رنگ آنکھوں سے گھور رہا تھا، ساتھ ہی ساتھ خود کو بھی پورا زور لگا کر چھڑانے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔

"میں مسجد کے اندر تو آگئی پر میرا دل بہت خوفزدہ تھا، ڈر کے مارے پسینے چھوٹنے لگے تھے، میں نے نماز کس حال میں پڑھی مجھے یاد نہیں، پڑھی بھی تھی یا نہیں، یہ بھی معلوم نہ ہو سکا، میں نماز ادا کر کے دعا کر رہی تھی کہ ایک آدمی میرے پاس آکر بیٹھ گیا اور بہت ہی دھیمی آواز میں کہنے لگا تھا،_

"جانے سے پہلے پیر مولانا طارق احمد سے ملتی جانا بیٹی، وہ اندر بیٹھے آپ کا انتظار کر رہے ہیں"۔۔۔۔۔

میں نے سر اٹھا کر ان کی جانب دیکھا تو وہ ہلکا سا مسکرایا پھر اس نے میرے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔۔

"بیٹی اللہ پاک پر بھروسہ رکھو۔۔۔سب ٹھیک ہو جائے گا، بس اللہ پاک پر ہمیشہ کامل یقین رکھنا وہ سب کا اچھا چاہتا ہے، اور اچھا ہی کرتا ہے، اس بات کو اپنے دل و دماغ میں بیٹھا لو تو تمہارے لیے بھی اچھا ہی ہو گا"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

یہ کہتے ہی وہ اٹھ کر مسجد سے باہر چلا گیا تھا، میرا ذہن ماؤف ہو چکا تھا سوچنے سمجھنے کی صلاحیت سلب ہو چکی تھی، مجھے یہ سب عیجب اور ڈرونا سا لگ رہا تھا، پھر میں خاموشی سے اٹھ کر اندر جانے لگی_ ڈر اور خوف کی وجہ سے ایک بار پھر میں نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو مجھے ایک سایہ سا نظر آیا، جب میں نے غور سے دیکھا تو وہ دھواں بن کر ہوا میں تحلیل ہو گیا تھا ۔۔

میں کمرے کے اندر آئی تو وہاں ایک الگ جہاں آباد تھا بہت سارے بزرگ ہاتھوں میں موٹی موٹی تسبیاں لیے بیٹھے اللہ کو یاد کر رہے تھے، اب مجھے نہیں پتہ کہ طارق احمد ان میں سے کون تھے؟۔

میں نے سب پر ایک نظر ڈالی تو سامنے ہی ایک بڑی داڑھی والے بزرگ بیٹھے مجھے اپنے ہاتھوں کے اشارے سے اپنے پاس بلا رہے تھے۔

میں نے اپنی چادر کو ایک بار پھر سے اپنے سر پر اچھی طرح لپٹا، پھر ان کے سامنے جا بیٹھی، وہ کچھ دیر تسبیح کرتے رہے، پھر انہوں نے وہ تسبیح اپنی آنکھوں پر لگاتے ہوئے اسے سائیڈ پر رکھ دی تھی، وہ پوری طرح میری طرف متوجہ تھے، پھر کچھ توقف کے بعد انہوں نے کہا۔۔۔

"بیٹی وہ چھ سالوں سے تجھ سے محبت کرتا ہے، وہ بڑی مشکلوں سے مانے گا ۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

"بابا کون آپ کس کی بات کر رہے ہیں"؟۔۔۔۔۔۔۔

میں نے اپنا جھکا سر اٹھا کر بہت ہی حیرت سے پوچھا تھا۔۔۔؟

"وہی جو ابھی بھی تمھارے ساتھ ہے اور وہ نہیں چاہتا کہ کوئی اور تجھے دیکھے، یا تم سے بات کرے، میں پھر بھی کوشش کروں گا اسے منانے کی، وہ بڑا ہی ڈھیٹ ہے، مجھے نہیں لگتا وہ میری بات مانے یا سنے گا"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔وہ بہت آہستگی سے بتا رہے تھے۔۔

میں نے کچھ حیرانی سے گردن گھما کر اپنے دائیں بائیں دیکھا تو مجھے کچھ بھی نظر نہیں آیا

—

"تم اسے دیکھنا چاہتی ہو"۔۔۔۔۔۔۔۔؟ بابا نے یوں مجھے دائیں بائیں دیکھتے پا کر سوال پوچھا؟

میں نے سر اثبات میں ہلایا۔۔۔۔

اب بابا نے منہ ہی منہ میں کچھ پڑھا پھر اپنے ہاتھوں میں پھونک مار کر زمین پر زور سے پٹخا تو کالے رنگ کا ایک بچھو زمین پر آ گرا تھا، بابا نے منہ ہی منہ میں پھر سے کچھ پڑھ کر اس بچھو پر پھونک ماری تو وہ بچھو ایک لڑکے کی صورت اختیار کر گیا تھا، اور یہ وہی لڑکا تھا، جو مسجد سے باہر کھڑا مجھے مسجد کے اندر آنے سے روک رہا تھا، ابھی بھی اسکی آنکھوں میں وہی چنگاریاں تھیں۔۔۔

"تم یہاں کیا کر رہی ہو"۔۔۔۔۔۔۔۔وہ لڑکا غراتے ہوئے میری طرف جھکا، اسکی آنکھوں سے شعلے نکل رہے تھے۔

"وہی رک جا"۔۔۔۔۔۔۔۔ بابا جی نے ہاتھوں کے اشارے سے اسے روکا۔۔

"تم بیچ میں مت آؤ، ورنہ اپنی بربادی کے تم خود ذمے دار ہوگے "۔۔۔۔۔۔۔۔۔اس نے باباجی کی طرف انگلی سے اشارہ کرتے ہوئے کہا۔۔۔

باباجی نے اپنی تسبیح میرے ہاتھوں میں دی۔

تو میں نے فوراً وہ تسبیح لے کر اپنی کلائی میں پہن لی تھی، جس پر وہ غراتے ہوئے مجھ سے کچھ دور ہو گیا۔۔۔

"تمہارا نام کیا ہے؟

کیا چاہتے ہو؟ کیوں اس بچی کو پریشان کر رہے ہو"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بابا نے غصیلی آواز میں پوچھا؟

"میرا نام اسد ہے، اور محبت کرتا ہوں میں اس سے"۔۔۔۔۔۔۔۔

"تم مسلمان ہو، اور تمہارا کام نہیں ہے کسی مسلمان کو تنگ کرنا، کیوں اس بے چاری کو تنگ کر رہے ہو"۔۔۔۔۔۔۔

"کیوں مسلمان محبت نہیں کرتے، اور کب تنگ کیا ہے میں نے اسے، پوچھو اس سے، کبھی میں نے اسے تنگ کیا، یا کبھی آیا ہوں میں اس کے سامنے"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ غراتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔۔

"تم ایک جن ہو اور وہ ایک آدم زاد ہے، تمہارا اور اسکا ملن نہیں ہو سکتا"۔۔۔۔۔۔۔

"یہ تمہاری سوچ ہے، میری سوچ یہ نہیں، میں اسے ہر صورت اپناؤں گا، لے جاؤں گا میں اسے یہاں سے، جس میں دم ہے مجھے روک کے دکھائے، میں سب کو نیست و نابود کر دوں گا"۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"تم کیا نیست و نابود کرو گے، میں تمہیں اس قابل ہی نہیں چھوڑوں گا"۔۔۔۔۔۔۔۔

باباجی نے غصیلی آواز میں کہا۔۔۔

"میں تمہیں بار بار کہہ رہا ہوں، ہمارے بیچ میں مت آ، مت آ، ورنہ نقصان کوئی نہ کوئی اٹھائے گا، اگر میں چاہوں تو تیرا ایک ایک راز یہیں پر کھول دوں، تو کیا سمجھتا ہے تیرے راز کے بارے میں، میں کچھ نہیں جانتا"۔۔۔۔۔۔۔۔

"کک۔۔ کون۔۔۔ کون سا راز"۔؟

بابا نے ہکلاتے ہوئے اس سے پوچھا۔۔۔

اس نے ایک زوردار قہقہہ لگایا،

ہاہاہاہاہاہا۔۔۔۔۔

"کیوں اب تیرے چہرے پہ کیوں پسینے آرہے ہیں، تیرا اس گلی کی کس کس لڑکی کے ساتھ چکر نہیں چل رہا، تو یہ بتا، میں سب جانتا ہوں"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اس نے اپنی ہنسی کو بامشکل روکتے ہوئے کہا۔۔

"سوچ اگر یہی سچ یہاں بیٹھے سب لوگ جان جائیں تو کیا عزت رہ جائے گی تیری، اس لیے کہہ رہا ہوں میرے معاملے سے دور رہ تیری ہی بھلائی ہے اس میں"

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔یہ کہتے ہی وہ وہاں سے غائب ہو گیا تھا۔۔۔۔

"بیٹی یہ بہت طاقتور ہے، یہ کچھ بھی کر سکتا ہے، کسی کے قابو میں نہیں آئے گا، میں تمہیں کچھ وظائف بتا رہا ہوں، جب تک تم پڑھو گی تو یہ تمہارے پاس نہیں آسکے گا، جس دن تم نہ پڑھ سکی تو یہ فوراً تیرے پاس آجائے گا، اور یہ کچھ بھی کر سکتا ہے، اس کی آنکھوں میں میں نے تیرے لیے جنون دیکھا ہے، یہ جنات ایسے کسی پر پاگل نہیں ہوتے، اور جس پر مر مٹتے ہیں، تو پھر یہ ان کو کبھی چھوڑتے ہی نہیں ہیں، یہ جو میں نے تم کو تسبیح دی ہے، اسے اپنے گلے میں ڈال لو، ہر رات آیت الکرسی کا ورد کیا کرو ساتھ میں چاروں قل شریف بھی ضرور پڑھا کرو، صبح شام کے ازکار کو بھی اپنے معمول کا حصہ بنالو، اور میں

تمہیں ایک عامل بابا کا پتہ دیتا ہوں وہ ضرور تمہاری مدد کرے گا، اسے کہنا کہ مولوی صاحب نے مجھے بھیجا ہے، تب وہ تمھاری مدد ضرور کرے گا"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آپ یقین کریں اس وقت میری جو حالت تھی، بدن کا ٹوٹو لہو نہیں، یہ بات سنی ہوئی ضرور تھی، سمجھ آج ہی آئی تھی۔۔۔

"تم اب چلی جاو، یہ تمہارا پیچھا ضرور کرے گا، میں نے بہت ساری آیتیں تم پر دم کر دیں ہیں، یہ پتہ لو اور جتنی جلدی ہو سکے اس عامل تک پہنچو"۔۔۔۔۔۔۔۔

میں نے سر اثبات میں ہلاتے ہوئے وہ کاغذ بابا سے لے کر اپنے پرس میں رکھ دیا تھا، اور بابا سے اجازت لے کر مسجد سے باہر آگئی تھی، مجھے ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے وہ میرا پیچھا کر رہا ہو، مجھے اس کا احساس ہو رہا تھا_ پھر ایک سنسان جگہ پر آخر وہ میرے سامنے آ ہی گیا تھا۔۔۔

"میری بات سن"۔۔۔۔۔۔۔۔

اس کی آواز میں اژدھوں کے جیسی پھنکار تھی، اسکی آواز سن کر میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے تھے۔

"تم کک کون ہو اور کیوں میرا پیچھا کر رہے ہو"۔۔۔۔۔۔۔۔

میں نے ڈرتے ہوئے بنا اسے دیکھے پوچھا؟خوف سے میرا برا حال تھا۔میرے ماتھے پر پسینے کے قطرے نمودار ہونے شروع ہو گئے تھے، سردی کے باوجود بھی پسینہ آرہا تھا، میرے دل کی دھڑکن بے ترتیب تھی، میں نے دل ہی دل میں آیت الکرسی پڑھنی شروع کر دی تھی جو جو آیتیں مجھے یاد آئیں میں ان کو بھی ہلکی اونچی آواز میں پڑھنے لگیں۔

"تم جس رہ پر چل رہی ہو اس رہ سے ہٹ جاؤ نہیں تو بہت پچھتاؤ گی، تم نے میری محبت میرا جنون دیکھا ہے، میری نفرت نہیں دیکھی، جس دن تم نے میری نفرت دیکھی تو تم اس دن سر پکڑ کر روؤں گی، میری نفرت سہہ نہیں پاؤ گی"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اس نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا،اسکی آواز میں بادلوں گڑگڑاہٹ تھی۔۔

میں ابھی بھی اسکی طرف پشت کیے کھڑی تھی، آپ یقین کریں میری ٹانگوں میں کھڑے ہونے کی بھی سکت باقی نہیں بچی تھی، تب ہی میں زمین پر جا گری تو وہ فوراً میرے سامنے کچھ فاصلے پر آیا اور کہا۔۔

"کتنی بار تم سے کہوں سنبھل کر چلا کرو۔اب زیادہ چوٹ تو نہیں لگی تمھیں۔۔۔۔۔

♥♥♥♥♥

" تم بھی ہر وقت بچی بنی رہتی ہو، میں ہر جگہ تمہارے ساتھ نہیں ہوتا، خود کا خیال رکھنا سیکھو، جب تمہیں چوٹ لگتی ہے، تو مجھے بھی تکلیف ہوتی ہے، تم آخر یہ بات سمجھتی کیوں نہیں ہو"۔۔۔۔۔۔۔

آپ یقین کریں اس کا رویہ ایک ماں کی طرح شفیق اور محبت سے بھرا ہوا تھا، جیسے ایک ماں کا اپنی اولاد کے لیے ہوتا ہے۔۔۔

میں نے کچھ حیرت سے سامنے دیکھا تو واقعی میری حیرت کی انتہا نہ رہی
وہ بے حد خوبصورت تھا

(جہاں تک میں جانتی ہوں جنوں کو ہم لوگوں نے اپنے دماغ میں ایک انتہائی بدصورت مخلوق قرار دے رکھا ہے جبکہ ایسا کچھ بھی نہیں تھا وہ واقعی میں انتہائی خوبصورت تھا)

۔۔۔۔۔۔

اگر وہ میری طرح انسان ہوتا اور وہ میرا اتنا ہی خیال رکھتا تو میرا انتخاب بھی آج وہی ہوتا، تو میری دنیا جنت ہوتی اور میں اسے کبھی بھی نہ چھوڑتی۔۔۔۔۔پر افسوس وہ انسان نہیں تھا

۔۔

"اب یہاں بیٹھی کیا سوچ رہی ہو، اٹھو میں تمہیں تمہارے گھر چھوڑ دوں

"۔۔۔۔۔۔۔۔۔اس کی اژدھ جیسی آواز نے میری سوچوں کے تسلسل کو برقرار نہ رہنے دیا _

میں نے چونک کر اسکی آنکھوں میں دیکھا

تو میری آنکھوں سے پانی بہنے لگا، آنکھوں میں درد ہونے لگا، جب اس نے میری آنکھوں میں پانی دیکھا تو بہت ہی بے قراری سے وہ میری جانب بڑھا پھر کچھ جھنجھلاتے ہوئے کہنے لگا،

"اب تم رو کیوں رہی ہو، میں تمہیں چپ کرانے کے لیے تمہارے پاس نہیں آسکتا، کیوں مجھے اتنا بے بس کر رہی ہو، تمہیں کیوں اندازہ نہیں ہو رہا؟ تمہارے آنسو مجھے کتنا تکلیف دے رہے ہیں، تم نے کبھی کسی سے محبت کی ہو تو تمہیں بھی پتہ چلے"

وہ غصے کی حالت میں کھڑا ہوا تھا،

افف آپ یقین کریں اس کا قد اتنا لمبا ہو گیا تھا، ایک پل کے لیے تو میری سانسیں آنا ہی بند ہو تیں محسوس ہوئیں تھیں، میری نظر جہاں تک بھی جا سکتی تھی وہی پر وہ مجھے نظر آیا تھا۔۔

میں نے خوفزدہ ہو کر اپنی آنکھیں بند کر لیں تھیں۔

"مت ڈرا کرو مجھ سے، میں چاہ کر بھی تمھیں کچھ نہیں کر سکتا، تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا، کیونکہ تم میرا جنون ہو، میری محبت کی آخری حد ہو"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اس کے نرم لہجے میں بھی اژدھوں جیسی پھنکار تھی، جس نے مجھے آپنی آنکھیں کھولنے پر مجبور کر دیا تھا، میں نے جب اپنی آنکھیں کھولیں تو وہ میرے سامنے پہلے والی حالت میں موجود تھا، ایک لڑکا مجھے زمین پر بیٹھے دیکھ کر ہنستا ہوا گزرا تو اس نے اسے غصے سے دیکھا وہ لڑکا کچھ فاصلے پر منہ کے بل جا گرا، پھر وہ غراتے ہوئے اسکی طرف بڑھا۔۔

میں نے پیچھے پلٹ کر دیکھا تو وہ اس لڑکے پر جھپٹا ہوا، اسے ادھ مویا کر چکا تھا۔

"تو میری محبت پر ہنسے گا، تیری اتنی ہمت۔۔۔۔

وہ پتہ نہیں کیا کچھ بولتا رہا، سارے لوگوں کا مجمع لگ گیا تھا۔۔۔۔

میں موقعہ پاتے ہی اپنے گھر کی طرف چل پڑی، چل کیا رہی تھی میں تقریباً دوڑتے ہوئے گھر پہنچی تھی، مما نے مجھے پریشان دیکھا تو وہ خود بھی پریشانی سے میری طرف بڑھی۔

"کہاں رہ گئی تھی تم میری بچی، تجھے پتہ ہے میں کتنا پریشان تھی تیرے لیے"

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ مما نے آکر مجھے گلے سے لگاتے ہوئے پیار سے کہا، میں جس وقت گھر سے نکلی تھی اس وقت ابھی ظہر کی آذان بھی نہیں ہوئی تھی، اور اب تو عصر بھی ڈھل چکی تھی، تو مما کا پریشان ہونا بنتا تھا، اور جب ہو بھی ایک لڑکی، ہو بھی اکیلی اور ہو بھی بے حد پریشان، ایسی حالت میں پریشانی تو کیا رونے کو دل چاہتا ہے، میری ماں کی بھی یہی کیفیت تھی۔

میں مما سے گلے ملتے ہی بلک بلک کر رو پڑی ایک تو خوف مجھ پر حاوّی تھا دوسرا مجھے اس لڑکے کی بہت پریشانی ہو رہی تھی کہ اس کو زندہ بھی چھوڑا تھا یا نہیں، یہ سوال میرے ذہن میں بار بار کسی ہتھوڑے کی طرح لگ رہا تھا، میں پوری زندگی میں اتنا کبھی بھی نہیں روئی تھی جتنا اس وقت مما کو گلے سے لگائے رو رہی تھی، مجھے اس قدر روتا ہوا دیکھ کر میری مما اور زیادہ پریشان ہو گئی تھی۔۔

"کیاہوامیری جان تم کیوں اتناورہی ہواور کیوں اتناپریشان ہو؟ غم بتانے سے دل کا بوجھ ہلکاہو جاتاہے، مجھے بتاکراپنے دل کا بوجھ ہلکا کرو"۔۔۔۔۔۔۔ مماںنے پانی کا گلاس میرے ہونٹوں سے لگاتے ہوئے پوچھا؟؟؟

میں نے وہ پانی کا گلاس ایک ہی سانس میں ساراپی لیا تھا،تب جاکے میں کچھ سنبھل پائی تھی، پھر میں نے مماکو بڑی ہی آہستگی کے ساتھ کالج سے لے کر یونیورسٹی تک کی سب باتیں بتادیں تھیں،اور آج جو کچھ میرے ساتھ کچھ دیر پہلے ہواتھاوہ سب بھی بتادیا تھا ۔۔۔

جسے سن کر میری مما مجھ سے بھی زیادہ پریشان ہوگئی تھی،

"زویامیری جان تم نے مجھے یہ سب پہلے کیوں نہیں بتایا"۔۔۔۔۔۔۔۔میری مماںنے بے قراری سے میرے چہرے پر آئے بال کانوں کے پیچھے کرتے ہوئے میرا چہرہ اوپر اٹھا کر کہا تھا۔۔

میں اب بھی رورہی تھی۔۔۔۔

"مما مجھے بھی تو یہ سب آج پتہ چلاہے، توآپ کو پہلے کیسے بتاتی"۔۔۔۔۔۔۔میں نے روتے ہوئے کہا،میری آنکھوں سے نمکین پانی کسی آبشار کی طرح بہہ رہا تھا۔۔

"اچھا میری جان پہلے رونا تو بند کرو، تم پریشان نہ ہو میں کچھ کرتی ہوں"

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ مما نے مجھے ایک بار پھر سے گلے لگا کر تسلی والے انداز میں کہا۔

مجھے پتہ تھا یہ بس تسلی ہی ہے، ہم کچھ بھی نہیں کر سکتے تھے، وہ بہت طاقتور تھا، اور ہم بے بس مجبور لاچار قسم کے انسان تھے۔۔

میں عشاء کی نماز ادا کر کے مما بابا کے روم میں آئی تھی، تب بابا بھی کمرے میں موجود تھے

میں نے کچھ جھجھک کر مما سے کہا۔۔

"مما مجھے کمرے سے بہت ڈر لگتا ہے آپ اجازت دیں تو آج یہی پر سو جاؤں

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

مما کے بولنے سے پہلے بابا نے کہا۔۔

"بیٹا وہ آپ کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا،

ہم اشرف المخلوقات ہیں، یہ جن ہمارا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتے، ہمارے پاس قرآن جیسی طاقت ہے، قرآنی وظائف ہیں، آیتیں ہیں، آپ آیت الکرسی اور چاروں قل پڑھ کر خود پر دم کیا کریں، تو میرا ایمان ہے آپ ہر مخلوق کے شر سے اللہ پاک کی پناہ میں آجاتے ہیں،

باقی تم فکر نہ کرو میں اس عامل بابا سے بھی ملنے کی کوشش کرتا ہوں

"----------

میری آنکھوں میں آنسو تھے، مجھے پریشان حالت میں دیکھ کر بابا نے مجھے آپنے پاس بلایا، اور مجھے گلے سے لگاتے ہوئے میرا ماتھا چوما تھا، تب ہی پاس رکھے سٹول میں کچھ گڑ گڑاہٹ ہوئی ساتھ میں کسی نے میرا نام پکارا تھا۔۔

"رویا۔۔۔۔۔۔۔۔

"زویا۔۔۔۔۔۔۔۔میرے نام کی ایک بار اور پکار ہوئی تھی۔۔۔

بابا اور مما نے بھی یہ آواز سنی تھی، میں نے گردن گھما کر سامنے صوفے کی طرف دیکھا تو وہ سامنے ہی صوفے پر بیٹھا مجھے دیکھ کر مسکرا رہا تھا۔

"بابا وہ آگیا ہے"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میں ڈر کر بیڈ پر بابا کے بیچ جا کر بیٹھتے ہوئے ڈر کر کہا، بابا کے چہرے پر بھی خوف طاری ہو گیا تھا، مما بھی کافی خوفزدہ ہو گئیں تھیں، وہ مما اور بابا کو نظر نہیں آرہا تھا۔۔

"بیٹا کہاں ہے وہ"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔بابا نے دائیں بائیں دیکھتے ہوئے پوچھا۔؟

"وہ۔۔۔۔۔ہ۔۔۔۔۔وہ۔۔۔۔وہ۔۔۔۔۔سامنے دیکھیں۔۔۔

مجھ سے بولا نہیں جا رہا تھا۔۔۔

"تم لوگ نقصان اٹھاؤ گے، جس نے بھی مجھے زویا سے دور کیا تو اسکی جان لے لوں گا میں ،یہ بات یاد رکھنا تم لوگ"۔۔۔۔۔۔۔۔

یہ آواز بابا مما اور میں نے بھی سنی تھی۔۔۔

"کون ہو تم اور میرے سامنے کیوں نہیں آ رہے؟"۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بابا نے غصیلی آواز میں کہا۔

"ہاہاہاہاہا۔۔۔۔۔"۔۔۔۔۔۔۔۔

اس نے ایک زوردار قہقہہ لگایا _

بابا نے اونچی آواز میں قرآنی آیتیں پڑھنی شروع کر دیں تھیں، تب میں نے دیکھا صوفے پر سے دھواں اٹھ کر کمرے کی کھڑکی سے فضا میں تحلیل ہو رہا تھا، یہ منظر بابا اور مما نے بھی دیکھا تھا۔

بابا کافی خوفزدہ ہوئے تھے۔

"بیٹا تم نے بالکل بھی پریشان نہیں ہونا میں صبح ہوتے ہی اس عامل بابا کا پتہ کرتا ہوں"۔۔۔۔۔۔۔۔

بابا نے مجھے سہما ہوا دیکھا تو پیار سے گلے لگاتے ہوئے کہا۔

میری آنکھوں سے آنسو امڈ آئے تھے جیسے کچھ برا ہونے والا ہو، مجھے انہونی کا احساس ہونے لگا تھا،

"ارے میری جان روتے نہیں ہیں، اللہ پاک پر بھروسہ رکھو، سب ٹھیک ہو جائے گا"

مما نے بھی مجھے پیار کر کے تسلی دی، ہم تینوں نے وہ رات آنکھوں پر کاٹی تھی، کبھی کبھی مجھ پر نیند حملہ آور ہونے لگتی تھی اور میں کچھ لمحوں کے لیے سو بھی جاتی تھی۔۔۔۔

پر مجھے نہیں لگتا مما بابا سو پائے ہوں گے، میں جب بھی نیند سے جاگ کر ان لوگوں کو دیکھتی تو وہ دونوں جاگ رہے ہوتے تھے۔۔۔

صبح میں اور مما ناشتہ بنانے جب کچن میں گئے تو کتنے لمحیں تو ہم ہل تک نہ سکے، سکتے کے عالم میں کھڑے کچن کو دیکھتے رہے سارے برتن زمین پر گرے پڑے تھے کچھ شیشے کے برتن ٹوٹ چکے تھے، کچھ سلامت بھی تھے، ایسا لگتا تھا جیسے کسی کو

بہت زیادہ غصہ آیا ہو، اور اس نے اپنا غصہ ان بے چارے برتنوں پر نکالا ہو، بابا نے بھی کچن کا ماحول دیکھا تھا، ہم دونوں ماں بیٹی نے مل کر پہلے برتن سمٹے پھر مما نے ناشتہ بنایا

،میں نے میز پر چن دیا تھا، بابا کافی زیادہ پریشان تھے انکے چہرے کے تاثرات سے بخوبی انداز ہو رہا تھا، پھر ہم تینوں نے مل کر خاموشی کے ساتھ ناشتہ کیا تھا، بابا جانے کے لیے کھڑے ہوئے

"بابا ہم بھی آپکے ساتھ چلتے ہیں"۔۔۔۔۔۔۔۔میں نے ناشتے سے ہاتھ کھینچ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔۔۔

"ارے نہیں بیٹا آپ لوگ گھر میں رہو میں خود پتہ کرنے جاتا ہوں"۔۔۔۔

"میرا بھی یہی خیال ہے ہمیں بھی آپ کے ساتھ عامل کے چلنا چاہیے"۔۔۔۔۔۔۔۔

ممانے بھی میری بات کی تاکید کرتے ہوئے کہا۔۔۔

"ارے نہیں میں خود تو خوار ہوتا رہوں گا، تم لوگ کہاں کہاں میرے ساتھ خوار ہوتے رہو گے"۔۔۔۔۔۔۔۔۔بابا نے میز سے گاڑی کی چابی اٹھاتے ہوئے کہا تھا۔۔

مجھے اس بات سے انداز ہو رہا تھا کہ

بابا ہمیں کسی صورت اپنے ساتھ لے کر نہیں جانا چاہتے، تب میں اور مما کچھ بھی نہ بول سکے اور بابا ہمیں چھوڑ کر ڈرائنگ روم سے پورچ میں کھڑی گاڑی کی طرف بڑھ گئے تھے

۔۔۔۔۔

♥♥♥♥♥♥♥

بابا کو گئے ہوئے بہت دیر ہو گئی تھی نا جانے کہاں سے آسمان پر کالے کالے بادل امڈ آئے ،جبکہ صبح مطلع بالکل صاف تھا۔۔۔

"بیٹا نا جانے یہ بادل کہاں سے آ گئے ہیں، مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے، اللہ پاک خیر کرے، بابا کو کال کر کے پتہ تو کرو آخر وہ کہاں رہ گئے ہیں، ان کو گئے ہوئے کافی گھنٹے ہو گے ہیں "۔۔۔۔۔۔۔۔ مما نے بے چینی محسوس کرتے ہوئے کہا۔۔

دل تو میرا ابھی کافی پریشان تھا، اور دماغ نے مجھے بھی الرٹ کر دیا تھا، جیسے بہت ہی برا ہونے والا ہے، میں نے فوراً بابا کو کال ملائی تھی، بیل جا رہی تھی پر بابا نے کال اٹینڈ نہیں کی اب تو مجھے بھی پریشانی نے آن گھیرا تھا، آخر بابا کال کیوں نہیں ریسیو کر رہے۔۔

میں نے کال ایک بار پھر ملائی، نتیجہ پھر بھی وہی نکلا، مما نے میرے چہرے پر پریشانی کے تاثرات دیکھ لیے تھے۔

"کہا تھا ہم بھی ساتھ چلتے ہیں، تمھارا بابا بھی ناں، کسی کی نہیں سنتا، اللہ پاک رحم کرے اس پر"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔مما مجھ سے بھی زیادہ پریشان ہو گئیں تھیں، تب ہی میرے ہاتھوں میں دبا موبائیل بج اٹھا، وہ کوئی اجنبی نمبر تھا، میں نے جلدی سے کال پک کی تھی

"ہیلو"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"آپ کون بات کر رہی ہیں"۔۔۔۔۔۔۔۔

"مم۔۔۔۔مم۔۔۔۔۔میں بات کر رہی ہوں۔۔۔۔"۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مجھے اپنا نام بتانا بھی یاد نہیں رہا تھا۔۔

"آپکے بابا سول ہسپتال میں ایڈمٹ ہیں جلدی پہنچو"۔۔۔۔۔۔۔

اس آدمی نے شاید میری آواز سے میری عمر کا اندازلگا لیا تھا، کہ یہ انکی بیٹی ہی ہو سکتی ہے

۔۔

اتنا کہہ کر اس نے کال کاٹ دی، میں ہیلو ہیلو کرتی رہ گئی تھی لیکن کسی نے پھر سے جواب نہیں دیا، میں نے کال پھر سے ملائی پر وہ نمبر ہی بند ہو گیا تھا۔۔

"کیا ہوا؟

کس کا فون تھا؟"۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ممانے بے قراری سے مجھ سے پوچھا، تو میں نے مما کو سب کچھ بتادیا، جسے سن کر مما زور زور سے رونے لگیں، میری اپنی جان پر بن آئی تھی میری ٹانگیں لرزنے لگیں تھیں میں صوفے پر گرنے والے انداز میں بیٹھی تھی، جس انہونی کا مجھے ڈر تھا

وہ آخر کار سامنے آہی گئی، پھر میرے موبائیل پر بپ ہوئی جب میں نے دیکھا تو ہسپتال کا مکمل ایڈریس تھا، میں سمجھی شاید اس بندے نے موبائل پھر سے آن کر لیا ہو گا، لیکن میری حیرت کی انتہا تو اس بات پر ہی ختم ہو گئی تھی جب میں نے وہی نمبر ڈائل کیا تو مجھے غلط نمبر کا آبشن ملا کہ آپ نے نمبر غلط ملایا ہے، میں نے ایک بار پھر سے وہ نمبر ڈائل کیا تب بھی مجھے یہی رسپانس ملا، یہ کیسے ہو سکتا ہے ؟ایک انسان مجھے اس نمبر زسے کال کرتا ہے میں نے اسکی آواز سنی پھر اسی نمبر زسے مجھے ہسپتال کا مکمل ایڈریس بھی ملتا ہے، جب میں وہی نمبر ز ملاتی ہوں تو مجھے نمبر ز غلط کا ہی آبشن ملتا ہے، میں کافی زیادہ ڈر گئی تھی، اور بات بھی تو ڈرنے والی تھی، پھر میں نے اللہ پر بھروسہ کرتے ہوئے اس ہسپتال جانے کا فیصلہ کیا تھا، میں مما کو لے کر جانا نہیں چاہتی تھی لیکن ممانے ضد پکڑی تھی کہ میں تمہیں اکیلے نہیں جانے دوں گی، باآخر میں نے مما کو بھی ساتھ لیا اور چل پڑی، میں نے

ایک رکشے والے کو اس ہسپتال کا مکمل ایڈریس سمجھاتے ہوئے اس ہسپتال چلنے کو کہا،

جب ہم ہسپتال پہنچے، ریسپیشن پر میں نے بابا کا نام لے کر ایک لیڈی سے پوچھا؟

"آپ ویٹ کریں میں دیکھ کر بتاتی ہوں"۔۔۔۔۔۔۔

اس لیڈی نے ایک رجسٹر کھولتے ہوئے کہا

"آپ کے پیشنٹ کا روم نمبر ٹین 10 ہے آپ جا کر ان سے مل سکتی ہیں"۔۔۔۔۔۔۔

میں جلدی سے بابا کے روم کی طرف بڑھی، میرا دل بھر آیا تھا جب میں نے بابا کو اس حالت میں دیکھا، بابا کی ٹانگ فریکچر ہو گئی تھی، وہ لاوارثوں کی طرح بیڈ پر پڑے تھے، اپنی ذات کا دکھ انسان سہہ جاتا ہے پر ماں باپ کا دکھ انسان نہیں سہہ سکتا، اور اولاد کا دکھ ماں باپ نہیں سہہ سکتے، ہم دونوں ماں بیٹی بابا کے بیڈ کے پاس کھڑی رو رہیں تھیں۔

"ایکسکیوزمی، آپ پیشنٹ کے کیا لگتے ہیں"۔۔۔۔۔۔۔

ایک ڈاکٹر نے ہمارے پاس آ کر پوچھا۔۔۔

"میں انکی وائف ہوں اور یہ ان کی بیٹی ہے"۔۔۔۔۔۔۔۔

مما نے جواب دیا، مجھ میں بولنے کی سکت نہیں تھی، میں بہت ڈرپوک لڑکی ہوں، مجھے تو انسانوں سے بھی ڈر لگتا ہے، یہ تو پھر بھی جنات تھا، میں نے سر اونچا کر کے بابا کو دوبارہ

دیکھاتب مجھے ایک جھٹکا لگا تھا، میں نے اسے بابا کے دائیں جانب کھڑے ہوئے دیکھا، وہ مجھے دیکھ کر ہلکا سا مسکرایا تھا۔

"تم یہاں کیا کر رہے ہو؟ میری زندگی اجیرن کر دی ہے تم نے تو"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

میں نے غصے سے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔

تب اس نے میری طرف حیرت سے دیکھا۔۔

"یہ آپ کیسی باتیں کر رہی ہیں اسی نے تو آپکے بابا کو ہسپتال پہنچایا ہے۔اور آپ ہیں کہ اسے برا بھلا کہہ رہی ہیں"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ڈاکٹر نے شدید حیرت سے کہا تھا۔۔۔

"آپکو نہیں پتہ ڈاکٹر صاحب واقعی اس نے ہی میرے بابا کو اس مقام تک پہنچایا ہے، اور اب یہی بابا کا مرہم بن رہا ہے"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میں نے روتے ہوئے کہا۔

ڈاکٹر نے میری طرف عیجب نظروں سے دیکھا، اور سامنے والے مریض کو دیکھنے کے لیے آگے بڑھ گیا۔۔۔۔۔۔

"میں نے کہا تھا ناں، تمہارے اور میرے بیچ جو بھی آئے گا، وہ اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھے گا، سمجھا دینا اپنے اس کھوسٹ باپ کو، بڑا آیا تمہیں مجھ سے جدا کرنے والا، ایک بار موقعہ دیا ہے جان بخش رہا ہوں، اگر یہ بازنہ آیا تو یہ موقعہ پھر سے نہیں دیا جائے گا اسے،

میں بار بار ایسے موقع نہیں دیتا"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔وہ ایک دم دھواں بن کر ہوا میں تحلیل ہو گیا تھا۔۔۔

♥♥♥♥♥♥

"باباجان آپ کو کیا ہوا تھا؟؟آپ کیسے یہاں تک پہنچے تھے"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جب بابا کو ہوش آیا تو میں نے بہت ہی بے قراری سے ان سے پوچھا۔۔۔

"بیٹا میں تو آرام سے گاڑی چلا رہا تھا پتہ نہیں کیسے سامنے سے ایک درخت میری گاڑی کے اوپر آ گرا تھا، اس کے بعد مجھے کچھ ہوش نہیں رہا، جانے کیسے میں یہاں پہنچا کچھ خبر نہیں"۔۔۔۔بابا نے کراہتے ہوئے جواب دیا تھا ہم اس ہسپتال میں پندرہ دن رہے، میرے بابا کو کافی گہری چوٹیں آئیں تھیں، انکی ایک ٹانگ بھی فریکچر ہوئی تھی، جس پر ڈاکٹروں نے مکمل پلستر چڑھا دیا تھا، اور ڈاکٹروں نے مکمل بیڈ ریسٹ پر رکھا ہوا تھا بابا کو، ہم لوگوں نے آج گھر جانا تھا، کچھ دیر تک بابا کو ڈسچارج کر دینا تھا، میں سب سامان بھی پیک کر چکی تھی، بس ڈاکٹر کے آنے کی دیر تھی، کچھ دیر بعد ڈاکٹر نے بابا کا مکمل چیک اپ کر کے ہمیں چھٹی دے دی تھی، جب ہم گھر پہنچے تو ہم حیرت زدہ رہ گئے تھے، ہماری راہداری پھولوں سے بھری تھی، جب میں نے گاڑی پورچ میں کھڑی کی اور گاڑی سے

نیچے اتری تو مجھ پر حیرتوں کے پہاڑ آ گرے، میں جہاں جہاں سے گزرتی پھول میرے اوپر آ گرتے، مجھے ایسا لگتا تھا جیسے وہ میرے سر کے اوپر کھڑا مجھ پر پھول برسا رہا ہو۔۔مجھے ڈر بھی کافی لگ رہا تھا اور تھوڑی تھوڑی خوشی بھی ہو رہی تھی۔

ہم دونوں ماں بیٹی نے مل کر بابا کو سہارا دیتے ہوئے انکے بیڈ تک پہنچایا تھا۔

اب عامل بابا والا راستہ بھی اس نے بند کر دیا تھا

اب مجھے جو بھی کرنا تھا خود کرنا تھا، میں نے اپنے ذہن میں ساری ترتیب سوچ لی تھی، آہستہ آہستہ اس پر عمل کرنے کا سوچ ہی رہی تھی کہ کیسے اس بزرگ تک پہنچوں کہ قدرت ایک بار پھر سے مجھ پر مہربان ہو گئی تھی۔

بابا کے ایک بہت اچھے دوست نے جب بابا کے ایکسیڈنٹ کا سنا تو انکی عیادت کے لیے آ گئے تھے

بابا نے باتوں ہی باتوں میں ایکسیڈنٹ کا سارا ماجرا انہیں انکو سنا دیا تھا، جسے سن کر وہ حیرت زدہ رہ گئے تھے

♥♥♥♥♥♥♥♥

بابا نے باتوں ہی باتوں میں ایکسیڈنٹ کا سارا ماجرا انہیں سنا دیا تھا، جسے سن کر وہ حیرت زدہ رہ گئے تھے

پھر کچھ توقف کے بعد انہوں نے بہت ہی آہستگی سے میری طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔۔

"ایک عامل بابا کو میں بھی بہت اچھے سے جانتا ہوں، اگر آپ لوگ اجازت دیں تو میں اسے بلاتا ہوں، شاید وہ ہماری کچھ مدد کر سکے"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بابا نے بھی سر اثبات میں ہلا کر انہیں اجازت دے دی تھی۔

انہوں نے اپنی جیب سے موبائیل نکل کر وہی بیٹھے بیٹھے اس عامل بابا کو کال کی اور انھیں یہاں کا مکمل ایڈریس سمجھا دیا تھا، اور اپنی لوکیشن بھی انہیں سینڈ کر دی تھی

"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

میرے بابا کے دوست کا نام جو اس وقت یہاں موجود تھے انکا نام انکل عرفان تھا، وہ عامل بابا جس کا نام عرفان انکل نے حسن بتایا تھا،

انکل حسن انکل عرفان کے بلانے پر کچھ ہی دیر میں یہاں پہنچ گیا تھا۔۔۔

"ارے میرے یار یہاں آنے میں کوئی پریشانی تو نہیں ہوئی"۔۔۔۔۔۔۔۔انکل عرفان نے انکل حسن سے مسکراتے ہوئے بغلگیر ہو کر پوچھا تھا۔۔۔

"ارے نہیں نہیں جانی میں آرام سے ہنچا ہوں، بس دو بار مجھے ایسا لگا جیسے کسی نے مجھے چلتی موٹر سائیکل سے دھکا دیا ہو، میں دو بار مرتے مرتے بچا ہوں، باقی گھر ڈھونڈنے میں ایسا کوئی مسئلہ نہیں ہوا"۔۔۔۔۔۔۔ حسن نے اچانک ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

"کیا بات ہے جانی کیا دیکھ رہے ہو، کوئی پریشانی تو نہیں"۔۔۔۔۔۔۔۔۔ عرفان نے اسکے چہرے پر پریشانی کے تاثرات بھانپ لیے تھے۔۔

"مجھے ایسا لگ رہا ہے، جیسے یہاں کوئی ہو، مجھے اپنے نام کی پکار سنائی دے رہی ہے، جیسے کوئی آہستہ آہستہ مجھے بلا رہا ہو"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ حسن گھبرائے ہوئے لہجے میں کہتا ہوا کرسی سے کھڑا ہوا، اور سر کو دائیں بائیں گھومتے ہوئے دیکھنے لگا۔۔۔

"ارے یار تو بیٹھ تو سہی، تجھے سب کچھ بتاتے ہیں"۔۔۔۔۔۔۔۔۔ عرفان نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے دوبارہ کرسی پر بیٹھا کر مجھے سر کے اشارے سے چائے لانے کو کہا تھا

۔۔۔۔۔

تب ہی میں چائے بنانے کچن میں آئی تھی، انکل کی بات سن کر ڈر تو کافی لگ رہا تھا، پر مجبوری تھی، مما بھی انہیں کے کمرے میں تھیں، ابھی میں چائے بنانے کے لیے کیٹلی میں پانی اور پتی ڈال کر چولہے پر رکھی تھی کہ مجھے احساس ہوا جیسے کوئی مجھے دیکھ رہا ہو، کسی کی نظروں کی تپش میرے پورے وجود کے آر پار محسوس ہو رہی تھی، میں نے بے ساختہ پیچھے مڑ کر دیکھا

تو واقعی وہ مجھ سے کچھ فاصلے پر کھڑا مجھے غصیلی نظروں سے گھور رہا تھا۔۔

میں دل ہی دل میں آیت الکرسی کا ورد کرنے لگی تھی، وہ دو قدم چل کر میرے نزدیک آیا تھا۔۔۔۔۔۔

"زویا"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اسکی آواز میرے کانوں کے بلکل پاس گونجی تھی، میرے ماتھے پر پسینے کے قطرے نمودار ہونے شروع ہو لگے تھے، خوف سے میرا برا حال تھا، ٹانگوں میں جان ختم ہونے لگی تھی

۔۔۔۔۔۔۔۔

"یہ تم کیا کرنے لگی ہو زویا، کیوں مجھے مجبور کر رہی ہو کہ میں تم پر سختی کروں؟؟ میں تمھیں کوئی نقصان نہیں پہنچانا چاہتا، پر تم مجھے ایسا کرنے پر مجبور کر رہی ہو ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"اس نے بڑے سخت لہجے میں مجھے سخت سست کہا۔۔

اس کے سخت لہجے نے میری ٹانگوں کی رہی سہی جان ہی ختم کر دی تھی، میری ٹانگوں نے کھڑے ہونے سے مزید انکار کر دیا، میں نیچے زمین پر گر پڑی تھی، تب ہی وہ بے قراری سے میرے کچھ اور قریب آیا تھا۔

"کیوں ڈرتی ہو ہر وقت مجھ سے، کتنی بار تمھیں بتا چکا ہوں کہ میں تمھیں کچھ نہیں کہہ سکتا، کیونکہ میں اس محبت کے ہاتھوں مجبور ہوں، میں چاہ کر بھی تمھیں کچھ نہیں کہہ سکتا ، لیکن تم بھی تو کچھ سمجھو، کیوں مجھے مجبور کرتی ہو کہ میں تم سے سخت رویہ اختیار کروں ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"اس نے بے بسی کے عالم میں اپنے ہاتھ کا مکا بنا کر کچن کی شلف پر زور سے دے مارا، شلف کے دو ٹکڑے ہو کر نیچے گرے تھے، یہ تو شکر تھا میں چائے دوسری شلف پر رکھے چولہے پر سے بنا رہی تھی ورنہ میری چائے کا نقصان ہو جاتا، دوسرے ہی لمحے اس نے کرب سے میری طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

"میری بات سمجھو، میں چاہ کر بھی کچھ نہیں کر سکتا، تمھیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا، بس تم مجھ سے ڈرنا چھوڑ دو"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس کا لہجہ ایک ماں جیسا شفیق محبت کرنے والا مہربان تھا، مجھے سمجھ نہیں آتا وہ کیسے اتنے غصے میں ہونے کے باوجود نرمی سے بات کرنے لگ جاتا تھا، بلکل ایک ماں کی طرح، ایک پل میں غصہ آتا، اور اگلے ہی پل وہ پھر سے بہت ہی نرمی سے بات کرنے لگ جاتا تھا، اگر وہ انسان ہوتا تو میرا دعویٰ ہے، ہر لڑکی اسکی خواہش کرتی، وہ ہر لڑکی کا آئیڈیل ہوتا، اتنی محبت کرنے والے تو انسان بھی نہیں دیکھے تھے میں نے۔۔۔۔۔۔

مجھے پھر بھی اس سے بے حد ڈر لگتا تھا، میں نے خوفزدہ ہو کر اپنی آنکھیں بند کر لیں تھیں

۔

"ان لوگوں کو روک دو، مجھے تم سے جدا نہ کریں، اگر میں تم سے جدا ہوا تو سلامت کچھ بھی نہیں بچے گا، میں سب کو نیست و نابود کر دوں گا۔ محبت کرتا ہوں اس بات کا ناجائز فائدہ مت اٹھاؤ، خدا کے لیے ان کو روک دو، میں بار بار تم سے التجاء کر رہا ہوں، میری محبت کو میری کمزوری نہ سمجھنا"۔۔۔۔۔۔۔۔۔اس نے لاچاری سے کہا تھا، اسکے انداز میں ایک بے بسی اور دکھ چھلک رہا تھا،

"تم ایک جن ہو تمھارا انسان سے ملن نہیں ہو سکتا، تم آگ کے بنے ہو اور انسان مٹی سے بنا ہے، آگ اور مٹی کبھی ایک نہیں ہو سکتی"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔انکل عرفان نے کچن میں داخل ہوتے ہوئے کہا تھا، میں نہیں جانتی انہوں نے اسکی کیا کیا باتیں سنی تھی۔۔۔ میں نے چونکتے ہوئے ایک دم سے اپنی آنکھیں کھول دیں تھیں۔۔۔۔

"تم بیچ میں مت آؤ، نہیں تو جل کر بھسم ہو جاوگے"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔وہ غراتے ہوئے تھوڑا پیچھے ہٹا تھا۔

"اسد میں تمھیں کہہ رہا ہوں، اس رہ سے چلے جاو، میں تمھارے بارے میں سب جانتا ہوں، تمھارے سب گھر والوں کا بھی مجھے پتہ ہے، کیوں اس بچی کو ڈرا رہے ہو"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔انکل عرفان نے انتہائی نرمی سے کہا تھا۔

"میری دیوانگی کی حد ابھی تم نہیں جان سکتے، چھ 6 سالوں سے ٹوٹ کر اسے چاہا ہے، تو میں کیسے اسے چھوڑ دوں"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اس نے پتھرائی ہوئی آواز میں کہا۔

"کہاں ملی تھی یہ تمھیں"۔۔۔۔۔۔۔۔؟انکل عرفان نے قدرے حیرانی سے استفسار کیا تھا۔

"یہ میرے چاچو سے معافی مانگنے آئی تھی"۔۔۔۔۔۔۔۔۔اس نے بہت ہی دھیمی آواز میں کہا،

میں نے حیرت سے سر اٹھا کر اسکی طرف دیکھا، میں نے اپنے ذہن پر کافی زور دیا کہ کب میں نے کسی سے معافی مانگی تھی، پر مجھے ذرا بھی یاد نہیں آیا کہ وہ کب کی بات کر رہا ہے،

"معافی؟ پر کس لیے مانگی تھی اس نے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

انکل نے پہلے میری طرف حیرت سے دیکھا پھر اس پر ایک نگاہ ڈالی تھی،

"میرے چاچو کے بیٹے کو اس نے اپنی سائیکل ماری تھی، تب یہ معافی مانگنے آئی تھی ۔۔۔۔۔۔۔"

"اف اللہ جی یہ تو بہت پہلے کی بات کر رہا تھا، جب میں ساتویں کلاس میں پڑھتی تھی، تب سائیکل چلاتی تھی، پھر میں نے اپنے ذہن پر زور دیا مگر ایسا کوئی بھی واقعہ میرے ذہن میں نہیں آیا جس کی وہ بات کر رہا تھا _

"کیا تم بھی وہاں موجود تھے جب یہ معافی مانگنے آئی تھی"۔۔۔۔۔۔۔۔۔

انکل عرفان نے ایک بار پھر سے پوچھا؟؟

"ہاں شاید اس دن میری خوش قسمتی تھی، میں بھی چاچوں کے بیٹے کو دیکھنے آیا تھا، تب یہ آئی تھی

اس کے جانے کے بعد چاچو نے کہا۔انسان کتنے اچھے ہوتے ہیں، غلطی بھی ہمارے بیٹے کی تھی، پھر بھی اس نے ہم سے آکر معافی مانگی، اس بات پر میرے دل میں اسکے لیے نرم گوشہ پیدا ہوا تھا، ورنہ میں انسانوں کو بڑی ظالم، بے رحم، سفاک مخلوق گردانتا تھا، یہ میرے زندگی سے چلی جاتی تو بھی شاید میں اس کو بھول جاتا، پر یہ روز ہی اپنی سائیکل پر ہمارے گھر کے پاس سے گزرا کرتی تھی اور میں اسے دیکھنے لگا تھا، پھر ایک دن کچھ لوگوں نے اس کی سائیکل اس سے چھیننا چاہی تو تب میں نے ہی اسکی مدد کی تھی، یہ ایک بار پھر میرے پاس میرا شکریہ ادا کرنے آئی تھی"۔۔۔۔۔۔۔

جب میں نے اپنے ذہن پر ایک بار پھر سے زور دیا تو تب مجھے یاد آیا کہ یہ بالکل سچ کہہ رہا تھا ، یہ بات مجھے یاد آگئی تھی، جب میری سائیکل دو لڑکوں نے چھینی تھی تو ایک لڑکے نے واقعی میں میری مدد کی تھی، میں نے تب اسکا شکریہ بھی ادا کیا تھا۔

"پھر کیا ہوا"۔۔۔۔۔۔۔۔؟

انکل عرفان سارا ماجرا شاید آج ہی جان لینا چاہتے تھے۔

میں نے انکل عرفان کو دیکھ کر سر نفی میں ہلایا،

انکل عرفان نے اپنی آنکھوں کے اشاروں سے مجھے چپ رہنے کی تلقین کی تھی

"پھر یہ روز ہمارے گھر کے پاس سے گزرا کرتی تھی، میں بہت مصروف ہونے کے باوجود بھی اسکے آنے سے چند لمحے پہلے وہاں آجاتا تھا، تاکہ اسے دیکھ سکوں، اپنی تپتی آنکھوں کو ٹھنڈا کر سکوں، اپنی آنکھوں کی پیاس بجھا سکوں، جس دن یہ ہمارے گھر کے پاس سے گزرا کرتی تھی، چاہے میں جتنا بھی مصروف کیوں نہ ہوتا، مصروفیت کے باوجود بھی میں وہ ٹائم کبھی مس نہ کرتا تھا، پھر ایک دن اچانک یہ نہ آسکی تو اس دن میں نے کسی پاگل کی طرح اسے ڈھونڈا تھا، پر یہ نہ ملی تھی مجھے، پھر یہ روٹین بن گئی تھی اس نے یہاں سے شاید گزرنا چھوڑ دیا تھا، میں نے پھر بھی وہاں آنا نہ چھوڑا تھا، جب یہ نہ آتی تو میں مایوس ہو کر لوٹ جاتا، میں اللہ سے گڑگڑا کر اسکے لوٹ آنے کی دعائیں مانگا کرتا تھا، یہ میری خوش قسمتی تھی یا میری محبت کی تڑپ، یا شاید میرے اللہ کو میری محبت میرا گڑگڑانا پسند آگیا تھا، یا پھر اس پاک ذات نے میری دعائیں سن لیں تھیں، ایک دن یہ اپنی گاڑی میں بیٹھی ہوئی مجھے نظر آگئی تھی، یہ پچھلی سیٹ پر بیٹھی اپنی یادوں میں کہیں گم تھی

،میں موقعہ پاتے ہی اس کی گاڑی میں آ بیٹھا تھا، میں اسکی زلفوں سے کھیلتا رہا، اسکے کولج تک میں اسکے ساتھ گیا تھا، پھر میں نے وہ سارا دن اللہ پاک سے دعائیں مانگنے میں گزار دیا کہ اللہ پاک وہ دوپہر کو بھی یہاں سے ہو کر گزرے، اللہ پاک نے میری یہ دعا سن لی تھی، میں اپنے مقررہ وقت سے بھی کچھ پل پہلے آ گیا تھا، اور وہی کچھ پل گزارنے کا نام ہی نہیں لے رہے تھے، یہ خوف الگ کہ پتہ نہیں وہ یہاں سے گزرے گی بھی یا نہیں، تب ہی اللہ پاک نے میری بے تابی کو ختم کیا، وہی گاڑی میری نظروں کے سامنے سے گزری تھی، میں موقعہ پاتے ہی گاڑی کے اندر داخل ہوا تھا، وہ اپنی سہیلی کے ساتھ باتوں میں مصروف تھی، میں بس اسے دیکھتے ہی دیکھتے کہیں گم ہو گیا تھا، جب یہ گاڑی سے نیچے اتری تب مجھے احساس ہوا تھا کہ اسکی منزل آ چکی ہے، اس دن سے لے کر آج تک ہر پل میں اسکے ساتھ ہوتا ہوں، اس سارے واقعے کو چھ 6 سال کا عرصہ بیت چکا ہے، اب تم ہی بتاؤ میں اسے کیسے چھوڑ دوں جس کو میں نے رب سے گڑگڑا کے مانگا تھا، یہ میری محبت نہیں میرا عشق میرا جنون ہے میری آخری دیوانگی ہے، اگر اسے ایک پل کے لیے نہ دیکھوں تو میری آنکھیں کچھ اور دیکھنے کے قابل نہیں رہتی، اندھی ہو جاتیں ہیں میری آنکھیں، اسکی آواز نہ سنو تو کان بہرے ہو جاتے ہیں،

وہ کچھ اور آواز سننا ہی نہیں چاہتے،اور تم بات کر رہے ہو اسے مستقل چھوڑنے کی، جو میرے بس کی بات نہیں ہے، بس موت ہی مجھے اس سے جدا کر سکتی ہے، پر تم جیسے لوگ تو ہر گز نہیں"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"کچھ بھی ہو جائے، تم نے اسے چھوڑ کر جانا تو ہو گا"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔انکل عرفان نے اسکی ساری داستان سننے کے فوراً بعد کہا تھا۔۔

"یہ نہیں ہو سکتا"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔وہ غرایا۔۔۔

"کیوں نہیں ہو سکتا"۔۔۔۔۔۔۔۔۔انکل عرفان نے کہا،اور منہ ہی منہ میں کچھ پڑھنا شروع کر دیا تھا، پھر اس پر پھونک ماری تو وہ نیچے زمین پر گر کر تڑپنے لگا تھا۔۔۔

"مت کرو ایسا، مجھے بہت تکلیف ہو رہی ہے چھوڑو مجھے"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اس نے تڑپ کر کہا تھا۔

انکل عرفان نے اپنا عمل روکا نہیں تھا، وہ جتنا روک رہا تھا، انکل عرفان اپنا عمل اتنی تیزی کے ساتھ جاری رکھے ہوئے تھا، وہ پھونک مارتے رہے، وہ جتنا تڑپ رہا تھا، انکل بھی اتنی تیزی سے پڑھتے پھونک مارتے جاتے تھے۔۔

"انکل وہ مر جائے گا"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جانے کیوں مجھے اس کی ایسی حالت دیکھ کر بہت تکلیف ہو رہی تھی۔

"بیٹا یہ بہت ڈھیٹ ہے، نہیں مانے گا اس لیے اسے مرنے دو"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔انکل نے ابھی بھی منہ ہی منہ میں پڑھنا نہیں چھوڑا تھا۔

وہ نیم بے ہوش ہو چکا تھا،۔۔۔۔

"نہیں انکل پلیز اسے چھوڑیں وہ بے چارا مر جائے گا"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔مجھے دلی افسوس کے ساتھ بہت تکلیف ہو رہی تھی، میرا بس نہیں چل رہا تھا اسے یہاں سے غائب کر دیتی۔۔

تب ہی انکل حسن کچن میں داخل ہوئے، اسے اس حال میں دیکھ کر افسوس کرنے لگے تھے۔

"ہتھ ہولہ رکھ یار، وہ مر جائے گا"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"اسے جی کر کرنا بھی کیا ہے"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔انکل عرفان نے بہت ہی آہستگی سے کہا ۔۔

تب ہی اچانک ایک دم سے کچن کی کھڑکیاں کھلنے بند ہونے لگیں، ایک کھڑکی کا پٹ کھلتا دوسرا بند ہوتا، میں بغور کھڑکی کو دیکھ رہی تھی کہ ایک عورت کچن کی کھڑکی سے اندر داخل ہوئی تھی، اس نے دور سے ہی اسد کی طرف دیکھا، اور غصے سے چلاتے ہوئے کہا

--

"یہ تم کیا کر رہے ہو، چھوڑو اسے، وہ مر جائے گا، اسے کچھ ہوا تو زندہ تم بھی نہیں بچو گے

"----------اس نے تقریباً چلاتے ہوئے کہا۔

"تم یہاں کیا کرنے آئی ہو، آخر بیٹے کی محبت کھینچ لائی ہے ناں تمھیں اس دہلیز پر

"----------

انکل عرفان نے کرخت لہجے میں پوچھا؟؟

"ماں ہوں ناں میں اسکی، جب بیٹا ماں کو پکارے گا، تو ماں کیسے نہیں آئے گی

"----------اس نے منہ ہی منہ میں کچھ پڑھ کر اپنے بیٹے پر پھونک ماری، جو اس کے جسم پر زخم نظر آرہے تھے اسکی ماں کی پھونک مارنے کے بعد آہستہ آہستہ بھرنے لگے تھے،

تب میں نے اللہ پاک کا شکر ادا کیا تھا کہ کوئی تو تھا اس بے چارے کے پاس، ورنہ انکل نے تو اسے مارنے کی کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی۔

"سمجھا دو اپنے بیٹے کو، یہ میری بیٹی کے سائے سے بھی دور رہے، اسی میں اسکی بھلائی ہے ،اگر یہ میری بیٹی کے پاس پھر آیا، یا اسے تنگ کیا تو اگلی بار تجھے پکار نہیں پائے گا، کیونکہ تجھے پکارنے سے پہلے ہی میں اسے موت کے گھاٹ اتار دوں گا، اسے محض میری دھمکی نہ سمجھنا میں جو بات کہتا ہوں، اسے کرتا بھی ہوں یہ تم بھی اچھی طرح جانتی ہو

"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔انکل عرفان نے کرخت لہجے میں کہا۔

"میں ماں ہوں اسکی، مجھے امید ہے میرے سمجھانے سے، یہ سمجھ جائے گا، آپ فکر نہ کریں، یہ اب اس لڑکی کے پاس پھر کبھی نہیں آئے گا"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اس عورت نے میرے سر پر پیار سے ہاتھ پھیرا، پھر منہ ہی منہ میں کچھ پڑھ کر اپنے بیٹے پر پھونک ماری تو دونوں ہوا میں تحلیل ہو گئے تھے۔۔

آپ یقین کریں مجھے دلی صدمہ پہنچا تھا، کہ اب میں کبھی اسد کو دوبارہ نہیں دیکھ سکوں گی ،میری آنکھوں سے آنسو بہنے لگے تھے، انکل عرفان نے میرے آنسو دیکھ لیے تھے، میرے پاس آکر میرے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے بہت ہی پیار سے کہا تھا۔

"بیٹی تم پریشان نہ ہو، یہ جنات قول کے بڑے پکے ہوتے ہیں، جب اسکی ماں نے کہہ دیا ہے، کہ اب یہ تمھیں تنگ کرنے نہیں آئے گا تو مجھے بھی امید ہے اب یہ واقعی نہیں آئے گا نہ تنگ کرے گا"۔۔۔۔۔۔۔۔۔

انکل نے میرے رونے کی وجہ میرا ڈر اور خوف سمجھا تھا، لیکن در حقیقت مجھے اس کا دکھ ہو رہا تھا، پتہ نہیں اس بے چارے کا کیا حال ہوا ہو گا، وہ ٹھیک بھی ہو گا یا نہیں، وہ پھر مجھے ملنے آئے گا بھی یا نہیں، میں اس لیے
بے حد ڈسٹرب تھی، مجھے رہ رہ کر اس کا خیال ستانے لگتا تھا۔۔۔

♥♥♥♥♥♥♥

پھر اس بات کو کافی سارے ماہ سال بیت گئے تھے، وہ واپس نہیں آیا،

اب تو تقریباً ہمارا ڈر خوف سب ختم ہو گیا تھا، میں سب بھول بھی گئی تھی، بابا بھی ٹھیک ہو کر پھر سے چلنے پھرنے لگے تھے، کہ ایک دن اچانک مجھے وہی آواز پھر سے سنائی دی تھی، جیسے مجھے کوئی پکار رہا ہو، جیسے میرا نام لیا جا رہا ہو۔۔

"زویا"۔۔۔۔۔۔۔۔۔

میں جہاں بھی جاتی مجھے یہی آواز سنائی دیتی، میں اپنا وہم سمجھ کر نظر انداز کرتی رہی کہ ایک رات مجھے جیسے کسی نے جگایا ہو، نیند سے میری آنکھیں کھل گئیں تھیں،

وہ سامنے ہی صوفے پر بیٹھا مجھے دیکھ کر مسکرا رہا تھا، مجھے ایسا لگا جیسے میں ابھی بھی نیند میں ہوں، میں نے اپنی نیند سے بوجھل آنکھیں پوری کی پوری کھول کر اسے دیکھا، وہ کوئی خواب نہیں تھا جو یوں میری آنکھیں کھولنے سے ٹوٹ جاتا، وہ تو ایک سچ تھا، کڑوا سچ، ایک تلخ حقیقت۔۔۔۔۔۔

میں نے ایک بار پھر سے اپنی دونوں آنکھوں کو ملنا شروع کر دیا تھا، مجھے ایسا لگا جیسے مجھے وہم ہوا ہو، لیکن وہ میرا وہم نہیں تھا، وہ واقعی میں واپس آ چکا تھا، میں نے ایک بار پھر اسے دیکھا، وہ اب بھی مسکرا کر میری طرف دیکھ رہا تھا۔

ڈر کے باعث میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے تھے۔

وہ آہستہ آہستہ قدم اٹھاتا ہوا، میرے بیڈ تک آیا تھا، آپ یقین کریں اس وقت میری جو کیفیت تھی اگر میں لفظوں میں بتانا چاہوں تو نہیں بتا سکتی، لفظ ساتھ چھوڑ دیتے ہیں، لفظ چھوٹے پڑ جاتے ہیں، میری اس کیفیت کے سامنے، میری ٹانگیں لرز رہی تھی، دل کی دھڑکن اتنی آواز پیدا کر رہی تھی، کہ اگر اس وقت کوئی میرے پاس بیٹھا ہوتا، تو وہ

میرے دل کی دھڑکن کی آواز باآسانی سن سکتا تھا، میرے ماتھے پر پسینہ پھوٹ رہا تھا، آنکھیں حیرت اور خوف سے پھٹی کی پھٹی رہ گئیں تھیں۔۔۔۔

میں آواز دے کر کسی کو بلانا چاہتی تھی، پر میری آواز نے میرا ساتھ نہ دیا، میری گگھی بندھ گئی تھی،

"تم کیا سمجھتی ہو، میں تمھیں چھوڑ کر چلا جاؤں گا، تو یہ تمھاری بھول ہے

"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اس نے بولنا شروع کیا اسکی آواز میں اژدھا کی سی پھنکار تھی۔

"میں سانسیں لینا تو چھوڑ سکتا ہوں، لیکن تمھیں نہیں چھوڑ سکتا، تمھیں چھوڑنا میرے بس میں نہیں ہے، میں دل کے ہاتھوں مجبور ہوں، کیوں تم مجھ سے اتنا ڈرتی ہو پاگل لڑکی ، میں تیری خاطر سب کو چھوڑ سکتا ہوں، اور تو اور اپنی ماں کو بھی، کیونکہ وہ مجھے تیرے پاس آنے سے روکتی تھی، اگر میں اتنے ماہ تیرے پاس نہ آسکا، تو وہ وجہ بھی میری ماں ہی تھی، اس نے مجھے زنجیروں سے باندھ دیا تھا، یہ تو کچھ دن پہلے میری ماں کی اچانک موت ہو گئی، تو میں ان زنجیروں سے آزاد ہوا تھا، اور جب میں آزاد ہوا تو سب سے پہلا خیال مجھے تمھارا آیا تھا، تو اس لیے میں واپس آگیا ہوں، کبھی نہ چھوڑنے کے لیے، اور ایک بات یاد رکھنا پہلے مجھے ماں کے لیے ڈر اور خوف ہوا کرتا تھا، کہ اگر مجھے کچھ ہو گیا تو میری ماں کا

کیا بنے گا، میری ماں میرے مرنے سے پہلے مر جائے گی، اب یہ خوف بھی میرے سر پر نہیں رہا، اگر میں اس بار مر بھی گیا تو مجھے کوئی ڈر یا خوف نہیں ہو گا، اس بار تم جس کو بھی بلانا ذرا سوچ سمجھ کر بلانا، جس نے بھی مجھے تم سے جدا کیا، تو اسے بھی اپنا کیا بھگتنا پڑے گا، تب میں بھی ان سب کو نیست و نابود کر کے ہی جاؤں گا، یہ میرا تم سے وعدہ ہے، پہلے اگر میں چپ تھا تو بس ماں کی تربیت کی وجہ سے، کہ کوئی میری ماں کی تربیت پر انگلی نہ اٹھائے، اب انگلی اٹھانے والے کو اپنا کیا بھگتنا پڑے گا، اس لیے اب جس کو بھی بلانا سوچ سمجھ کر بلانا"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

میں نے کچھ خوفزدہ ہو کر اسکی طرف دیکھا، اسکی آنکھوں میں اس وقت چنگاریاں تھیں

۔

"تم مت ڈرا کرو، چاہنے کے باوجود میں تمھیں کچھ بھی نہیں کہہ سکتا، چاہے تم میرے ساتھ غلط ہی کیوں نہ کرو، میں تمھیں کچھ نہیں کہہ سکتا بے بس ہوں ناں شاید اس لیے

"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مجھے اس پر غصہ بھی آیا،اور ڈر بھی کافی لگ رہا تھا، میں نے کچھ اونچی آواز میں آیت الکرسی پڑھنی چاہی، پر وہ بھی ڈر اور خوف کی وجہ سے پڑھی نہ جا سکی تھی، تب وہ موقعہ پاتے ہی میرے بیڈ پر آیا تھا۔

میں نے اٹھنے کی بہت کوشش کی لیکن اٹھ نہ سکی تھی، مجھے ایسا لگا جیسے کسی نے مجھے رسیوں سے باندھ دیا ہو، وہ میرے پاس جانے کتنی دیر بیٹھا مجھے تکتا رہا، آپ یقین کریں، وہ لمحے مجھ پر کسی قیامت کی طرح گزرے تھے، وہ جب میرے پاس سے اٹھ کر گیا، تو میرے سارے جسم میں درد ہونے لگا، میرے سارے بدن میں جیسے چنگاریاں بھری ہوں

♥♥♥♥♥♥

"میرے سارے جسم میں درد ہونے لگا،

سارے بدن میں جیسے چنگاریاں بھری ہوں، میں جلن سے مرنے لگی تھی، میں بن پانی کی مچھلی کی طرح تڑپنے لگی تھی، سر سے لے کر پاؤں کی ایڑی تک درد میں ڈوب رہی تھی، اتنا

درد اور جلن کبھی میں نے محسوس نہیں کی جو اس رات کی تھی، مجھے آج بھی جب یہ باتیں یاد آتیں ہیں تو آنکھوں سے بے اختیار آنسو بہنے لگتے ہیں، وہ رات واقعی میں مجھ پر قیامت کی طرح گزری تھی۔۔۔۔

"میں اب روز آیا کروں گا، تم تو کیا مجھے دنیا کی کوئی طاقت نہیں روک سکتی، تم پہلے میری محبت تھی اب محبت کے ساتھ میری بیوی بھی ہو"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بیوی کے لفظ پر میں نے حیرت سے اسکی طرف دیکھا، وہ سامنے والے صوفے پر سو رہا تھا

۔

"جب میں نے تم سے شادی نہیں کی تو بیوی کیسے بن گئی میں تمھاری، میری بات کان کھول کر سن لو، اگر تم ایسے نہیں مانو گے تو میں خود کا ہی نقصان کر بیٹھوں گی"۔۔۔۔۔۔۔۔میں نے بے حد غصیلے لہجے میں کہا تھا۔۔۔۔

"تم پاگل تو نہیں ہو گئی ہو، جو ایسی باتیں کر رہی ہو، اگر تم نے ایسا کچھ کرنے کی کوشش بھی کی تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔وہ غصے کی حالت میں ہی صوفے پر اٹھ بیٹھا تھا، اسکی آنکھوں سے شعلے نکل رہے تھے، اس کا چہرہ غصے کی شدت سے دھکتے

ہوئے انگاروں کی طرح سرخ ہوا تھا،ایک لمحے کے لیے اس کا چہرہ بدلہ تھا دیو ہیکل نما، دوسرے ہی پل خود پر قابو پاتے ہوئے وہ پہلی شکل میں واپس آیا تھا، میں اسے دیکھ کر چونک اٹھی تھی، خوف کے مارے میرا برا حال تھا، دل کی دھڑکن نے ایک دم سپیڈ پکڑی تھی، میں نے مصنوعی غصہ دکھاتے ہوئے کہا۔۔

"تو تم نے مجھے بیوی کس لحاظ سے کہا، نہ ہمارا نکاح ہوا نہ ہی ہماری شادی تو تم نے مجھے بیوی کیوں کہا"۔۔۔۔۔۔۔۔

مجھے بھی اس کی بات پر حد سے بھی زیادہ غصہ چڑھا تھا۔۔۔

"بہت جلد تم سے نکاح بھی کر لوں گا"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔وہ اتنا کہہ کر ہوا میں تحلیل ہوا تھا۔۔۔۔۔

پھر یہ اس کا معمول بن گیا تھا، وہ رات کو آتا تھا مجھ سے باتیں کرتا اور محبت کر کے چلا جاتا تھا،

پھر وہ آدھی رات مجھ پر کسی قیامت کی طرح گزرتی تھی، میرا سارا جسم درد کرتا، میں اللہ پاک سے گڑگڑا کر اپنے مرنے کی دعائیں کرتی تھی، لیکن موت بھی تو نہیں آتی تھی، اس بات کو پورے دس دن ہو گئے تھے، میں آیاتیں بھی پڑھتی تھی آیت الکرسی بھی پڑھتی

تھی، پھر بھی وہ آجاتا تھا، میری مما نے میری آنکھوں کے گرد کالے سیاہ حلقے دیکھے تو حیران رہ گئیں تھیں۔۔۔

"بیٹی تمھیں کیا ہوا ہے، کیوں تمھاری صحت دن بادن گرتی جارہی ہے، مجھے تمھاری بڑی فکر ہورہی ہے، آج تم شام کو تیار رہنا میں تمھیں کسی اچھے سے ڈاکٹر کے پاس لے جاؤں گی"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ صبح ناشتے کی میز پر مما نے میرا ہاتھ تھام کر میرے ماتھے پر اپنے ہونٹوں کا لمس چھوڑتے ہوئے محبت سے کہا تھا۔

میں مما کو کچھ نہیں بتانا چاہتی تھی، پہلے بھی میرے بابا موت کے منہ سے بڑی مشکل سے واپس لوٹے تھے اس بار میں انکو کھونا نہیں چاہتی تھی، اس بار تو اس نے دھمکی بھی الگ سی دی تھی، اس لیے میں نے پکا ارادہ کر لیا تھا اس کے بارے میں کسی کو کچھ نہیں بتاؤں گی ۔۔۔۔۔

"میری جان کیا سوچ رہی ہو؟ کچھ پریشان ہو تو مما سے شئیر کرو دکھ بتانے سے دل کا بوجھ کافی حد تک کم ہو جاتا ہے"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ مما نے میرے چہرے پر آئے میرے بال کانوں کے پیچھے اڑستے ہوئے کہا۔

میں مما کا پیار اور توجہ پاتے ہی نئے سرے سے بکھر گئی تھی، مجھے ایک کندھے کی ضرورت تھی جس پر میں سر رکھ کر اپنے سبھی دکھ درد تکلیفیں کہہ دینا چاہتی تھی، ان راتوں کی اذیت بتانا چاہتی تھی، ان دس راتوں میں میرے ساتھ جو جو گزرا ہے وہ بتانا چاہتی تھی، میرا کوئی بھی تو نہیں تھا جس سے میں اپنا دکھ اپنا غم ہلکا کرتی، پھر وہ کندھا مجھے مما نے میسر کر دیا تھا، ماں سے بڑھ کر مخلص بھلا اور کون ہو سکتا تھا، میں نے روتے ہوئے پچھلے دس راتوں کے دکھ مما کو بتا دیئے تھے، جسے سن کر مما شاکڈ رہ گئیں تھیں۔

وہ بھی سامنے کرسی پر بیٹھا ناشتہ کر رہا تھا، پر اس بار وہ مما کو نظر نہیں آیا تھا۔

مما نے جیسے ہی موبائیل ہاتھوں میں لیا تو مما کے ہاتھ ٹھٹھرے ہونے لگے تھے، مما درد سے بلبلا اٹھیں تھیں،

میں نے فوراً اسکی طرف دیکھ کر اسے سر کے اشارے سے منع کیا تھا، کچھ لمحوں بعد اس نے میری پیاری مما کا ہاتھ چھوڑ دیا تھا، موبائل مما کے ہاتھ سے چھوٹ کر زمین پر جا گرا تھا۔ زمین پر گرتے ہی دو ٹکڑوں میں بٹ گیا تھا۔

تب بابا بھی ناشتے کی میز پر آئے تھے۔۔۔۔

مما اور میرے چہرے پر ہوائیاں اڑتے دیکھ کر انہوں نے ہم سے پوچھا تھا؟؟

"کیا بات ہے تم دونوں اتنا پریشان کیوں ہو"۔۔۔۔۔۔۔۔؟

مما اور مجھ سے بولا نہیں جا رہا تھا، میری آنکھوں سے آنسو نکل کر کسی آبشار کی طرح چھم چھم بہنے لگے تو میرا بابا اور بھی حیران و پریشان رہ گیا تھا۔۔۔

"بچے کیا ہوا تمھیں تم اتنا کیوں رو رہی ہو"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔بابا میرے قریب آکر میرے ماتھے پر اپنے ہونٹوں کا لمس چھوڑتے ہوئے پوچھا۔۔۔؟؟

تو مجھے اور بھی رونا آگیا تھا پھر میں نے روتے ہوئے بابا کو سب کچھ بتا دیا تھا، جو وہ مجھ پر ظلم کرتا تھا وہ نہ بتا سکی، کیونکہ ایک تو وہ میرے بابا تھے دوسرا وہ ایک مرد بھی تھے اس لحاظ سے مجھے بتاتے ہوئے سبکی محسوس ہوئی تھی تو بس میں بابا کے سامنے اتنا بتا سکی تھی کہ

"بابا وہ پھر سے آگیا ہے، اور اس بار وہ مجھے اپنے ساتھ لے جانے کے لیے آیا ہے"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بابا نے اپنے سر کو دائیں بائیں گھماتے ہوئے زور سے کہا تھا۔۔

"میں ایسا کبھی بھی نہیں ہونے دوں گا"۔۔۔۔

"میں ایسا کر کے دکھاؤں گا، مجھے کون روک سکتا ہے، کسی میں اتنا دم ہے تو مجھے روک کے دکھائے"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اس نے فوراً بابا کی بات کاٹ کر انکو جواب دیا تھا۔

بابا نے جلدی سے آیت الکرسی پڑھنی شروع کر دی تھی، تو اس نے ایک زوردار قہقہہ لگایا تھا.....ہاہاہاہاہاہا

اسکے قہقہے میں ایک عیجب سی کھنک تھی، آپ یقین کریں اسکے قہقہے کی آواز آج بھی میرے کانوں میں گونجتی ہے۔۔۔۔

"اب مجھے تیری اس آیت الکرسی پڑھنے سے کوئی فرق نہیں پڑتا، تو جتنا زور لگانا چاہتا ہے ،اتنا ہی لگا لے مجھے اپنی بیٹی سے دور کرنے کا، لیکن میرا ابھی تجھ سے وعدہ ہے اسے لے کر ہی جاؤں گا، یا سب کچھ نیست و نابود کر کے ہی جاؤں گا"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اسکی آواز تو ہم سب سن رہے تھے لیکن وہ نظر کسی کو بھی نہیں آ رہا تھا۔ حتیٰ کہ مجھے بھی نہیں۔۔۔۔۔

"میں بہت جلد آ کر تجھے اپنے ساتھ لے کر جاؤں گا، ابھی میں وہ کام کر لوں جو میں نے پہلے کرنے تھے، آج افسوس ہو رہا ہے کہ کاش وہ کام میں پہلے کر لیتا تو آج یوں خوار نہ ہوتا "۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مجھے ایسے محسوس ہوا جیسے اس نے میرے کندھے پر دباؤ دیا ہو، میں نے حیرانی اور ڈر کی کیفیت سے ادھر ادھر دیکھا پر وہ مجھے نظر نہ آیا تھا۔۔

بابا نے جلدی میں انکل عرفان کو کال کی کہ

"اپنے دوست حسن کو جلدی سے یہاں لے کر آؤ وہ واپس آ گیا ہے، تو انکل عرفان نے بتایا کہ انکل حسن تو، مری سوات کالام وغیرہ کی سیر و تفریح کرنے گئے ہوئے ہیں، اور تقریباً ایک ماہ بعد واپس آنے کا ارادہ ہے انکا"۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بابا انکی بات سن کر کافی پریشان ہوا تھا۔۔۔

ہاہاہاہاہا۔۔۔۔۔۔۔۔

ایک زوردار قہقہے کی آواز پر ہم سب نے پلٹ کر پیچھے دیکھا تو وہ سامنے ہی چھوٹی سی مگر کافی اونچی سی دیوار پر بیٹھا تھا، ٹانگیں ہمارے گھر کی طرف لٹکا رکھیں تھیں، اگر یہاں کوئی انسان بیٹھنے کی کوشش کرتا پہلے تو اس کا یہاں بیٹھنا ممکن نہ ہوتا، اگر وہ اس چھوٹی سی دیوار پر چڑھنے میں کامیاب ہو بھی جاتا تو اس دیوار پر بیٹھ نہ پاتا اور دھڑم سے نیچے گرتا

۔۔۔۔

"بلا لو جس کو بھی بلا سکتے ہو، ہاہاہاہا، اب ہمارے بیچ جو بھی آیا وہ زندہ نہیں بچے گا۔۔۔۔

اس نے قہقہہ لگاتے ہوئے اپنی بات مکمل کی تھی، بابا نے ایک بار پھر کسی کو کال کرنی چاہی تو اس بار بابا کا موبائل زمین پر جا گرا تھا، آپ یقین کریں جب میں نے وہ موبائل اٹھا کر

دیکھا تو اس موبائل کی ایسی حالت دیکھ کر ایک پل کے لیے میں سکتے میں آگئی تھی، ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے موبائل کو کسی نے شدید غصے میں زمین پر پٹخا ہو اسکی ایل سی ڈی تک ٹوٹ کر چکنا چور ہو چکی تھی، بیک سائیڈ تو بالکل رف ہو چکی تھی۔۔۔

"کیوں ہماری زندگی اجیرن کر دی ہے تم نے، چھوڑ کیوں نہیں دیتے میری بیٹی کو ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" میرے پیارے بابا نے بے بسی سے کہا تھا۔۔۔

"نہیں چھوڑ سکتا، یہ میری کمزوری ہے"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اس نے بے حد مختصر جواب دیا۔

"دیکھو میں تمھارے آگے ہاتھ جوڑتا ہو، رحم کرو ہم پر، چلے جاؤ یہاں سے ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" بابا نے باقاعدہ اس کے سامنے دونوں ہاتھ جوڑے تھے۔۔۔

اس نے کوئی جواب نہیں دیا، ایک گہری خاموشی چھا گئی تھی۔۔۔۔۔

"تم نے سنا نہیں میں نے کیا کہا، جواب دو مجھے، کیوں خاموش ہو، جواب کیوں نہیں دیتے تم"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ بابا نے ایک بار پھر سے کہا۔

"میں ہر بات کا جواب نہیں دے سکتا"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اس نے اتنا کہہ کر ایک بار پھر سے خاموشی اختیار کر لی تھی

"اسکے سوال کا جواب مت دو، لیکن میری بات کا جواب تو تمھیں دینا پڑے گا

"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔انکل عرفان نا جانے کہاں سے آ گئے تھے۔۔۔۔

میں نے بے اختیار اپنا جھکا سر اٹھا کر انکل کی طرف دیکھا تو مجھے بے حد حیرانی کے ساتھ خوشی بھی ہوئی تھی، کیونکہ میں دل ہی دل میں اللہ پاک سے انکل عرفان کے آنے کی دعائیں مانگ رہی تھی، اور جبھی انکل کے آنے کی مجھے بہت زیادہ خوشی کے ساتھ حیرانی بھی ہوئی تھی ، کہ اللہ پاک نے میری اسی ٹائم دعا سن کر قبول بھی فرما دی تھی۔۔۔۔

"اگر اس بار تم ہمارے بیچ آئے، تو برباد ہو جاوگے، نست و نابود ہو جاوگے

"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

انکل ابھی منہ میں کچھ پڑھنے ہی والے تھے کہ اس نے ایک دم اچانک سے حملہ کر دیا تھا، انکل عرفان اچھل کر ہم سے کافی دور جا گرے تھے، پھر بابا نے بھی قرآنی آیات پڑھنی چاہیں تو اس نے بابا کے ساتھ بھی ایسا ہی کیا تھا، میرے بابا میرے پیارے بابا میری آنکھوں کے سامنے اچھل کر ہم سے کافی دور جا گرے تھے، میں بھاگ کر بابا کے پاس جانا چاہتی تھی پر میرے پاؤں زمین پر جم کے رہ گئے تھے، میں پاؤں کو اوپر اٹھنا چاہتی تھی لیکن میرے پاؤں زمین پر فکس ہو کر رہ گئے تھے، ہلنا چلنا بھی بند ہو گیا تھا۔۔۔۔میرے بابا

میرے ہیارے بابا دوبارہ نہ اٹھ سکے زمین پر اچانک گرنے سے انکی ریڑھ والی ہڈی ٹوٹ گئی تھی۔۔

اس نے انکل عرفان کے گلے میں پھندہ ڈال کر درخت پر الٹا لٹکا دیا تھا، وہ بے چارے دونوں موقع پر ہی اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھے تھے۔۔

انکل عرفان اور بابا کی موت نے مجھے اندر تک ہلا ڈالا تھا، میں پاگل ہو چکی تھی، سوچنے سمجھنے کی صلاحیت سلب ہو گئی تھی، مجھے پتہ نہیں چل رہا تھا میرے ساتھ یہ سب کیا ہو رہا تھا، میرے بابا کچھ لمحوں تک زندہ رہے تھے پھر وہ بھی ہمیں روتا بلکتا چھوڑ کر اس فانی دنیا سے چلے گئے تھے۔۔

"تجھے کہا تھا ناں سمجھا اپنے بڈھے کھوسٹ بابا کو، مت جدا کر مجھے تجھ سے، میں سمجھانے کا موقع بس ایک بار ہی دیتا ہوں، جو دے دیا تھا میں نے کہا تھا ناں جو بھی ہمارے بیچ آیا، وہ اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھے گا"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"ہاہاہاہا"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس کا مکروہ قہقہہ میری سماعت پر ہتھوڑے برسا رہا تھا، میری وجہ سے دو انسان یہ دنیا چھوڑ چکے تھے، اور پتہ نہیں کتنوں نے مجھے چھوڑ کر جانا تھا، یہی بات مجھے اذیت میں مبتلا کر رہی تھی۔۔۔۔۔

میں بابا کے لیے رو رہی تھی، وہ میرے بالکل سامنے بیٹھا تھا، میرا رونا اسے بہت تکلیف دے رہا تھا، میری ہر تکلیف پر وہ بلبلا اٹھتا۔۔۔۔۔

یہ بات میں بھی جان چکی تھی،

یہ جنگ اب مجھے خود ہی لڑنی ہو گی، میں نے فیصلہ کر لیا تھا، میں نے خود سے اسکو دور کرنا ہے، کوئی کچھ نہیں کر سکتا جو کچھ بھی کرنا تھا اب میں نے خود ہی کرنا تھا، اب ہم گھر میں بس دو عورتیں تھی، میں اور میری مما، مما بھی کافی بیمار رہنے لگی تھی، بابا کی یوں اچانک موت نے انکو بستر پر لا چھوڑا تھا، مما کے دماغ کا بھی پرابلم ہو گیا تھا، وہ بیٹھے بیٹھے آپ ہی رونے لگتیں کبھی بابا کا نام لے کر رونے لگتیں، ڈاکٹرز نے انکو ٹرنیکولائزرز پر رکھا ہوا تھا، جب انکی ایسی حالت ہوتی تو وہ فوراً انکو نیند کا انجکشن لگا کر سلا دیتے تھے، وہ زیادہ تر نیند کی گولیوں اور انجکشن کے زیر اثر سوئی رہتیں تھیں، میں نے سارا دن قرآن پاک پڑھنے میں خود کو مصروف کر لیا تھا، مجھے بھی اندازا تھا وہ سارا دن میرے کمرے کا چکر لگاتا رہتا تھا،

میں اسے حد سے بھی زیادہ اگنور کرنے لگی تھی،اور رات کو بھی مما کے روم میں چاروں قل آیت الکرسی پڑھ کر انکے روم میں چاروں کونے میں پھونک مار کر دم کرتی تھی،اور سوتی بھی مما کے ہی روم میں تھی،وہ بھی پوری رات مما کے روم کے چاروں طرف پھرتا رہتا تھا،اسکے قدموں کی چاپ میں اکثر سنتی رہتی تھی اور اسکی موجودگی کا بھی مجھے پوری رات احساس ہوتا رہتا تھا، پھر ایک دن ایسا ہوا جس کی مجھے امید بھی نہیں تھی،اور خوشی بھی بہت زیادہ ہوئی تھی،انکل حسن لوٹ آئے تھے، بابا اور انکل عرفان کی یوں اچانک موت نے انکو کافی زیادہ افسردہ کر دیا تھا،وہ افسوس کرنے کے لیے آئے تھے، میں ان سے مل کر بہت روئی تھی،وہ کافی دیر بیٹھے بابا اور انکل عرفان کی باتیں کرتے رہے، پھر اٹھ کر جیسے ہی جانے لگے کہ ایک پل کے لیے وہ رک گئے تھے،

"بیٹی یہ سب ہوا کیسے"۔۔۔۔۔۔۔؟

جس سوال کا مجھے ڈر تھا،وہ وہی سوال ہی پوچھ رہے تھے؟؟

اور میں انکو کچھ بھی بتانا نہیں چاہتی تھی،انکل اور بابا کی موت کے بعد مجھے کسی اور کو کھونے کی، سکت بلکل بھی نہیں تھی، میں نہیں چاہتی تھی کہ میری وجہ سے ایک اور جان چلی جائے، کیونکہ وہ واقعی میں بہت طاقتور تھا،اور ہم بہت ہی

بے بس کمزور ناتواں، پہلے میں ٹال مٹول کرتی رہی، وہ میری ہر بات کو جھٹلا رہے تھے، اور مجھے فورس کر رہے تھے کہ میں انکو سب کچھ سچ سچ بتاؤں، پھر نہ چاہتے ہوئے بھی میں نے انکو سب کچھ سچ سچ بتا دیا تھا، جس کا مجھے بعد میں افسوس بھی بہت ہی ہوا تھا۔۔۔۔

"تم لوگوں نے کال کر کے مجھے بلایا کیوں نہیں"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔انکل نے حیرت اور غصے کی کیفیت میں مبتلا ہو کر پوچھا تھا۔۔۔؟؟

"میرا بچہ میں سیر کرنے گیا تھا کوئی اجل کے پاس نہیں گیا تھا، کہ واپسی ممکن نہ ہوتی، میرے دوستوں سے بڑھ کر میرے لیے سیر و تفریح اہم نہیں تھی

"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔وہ کافی خفا ہوئے تھے، میں سر جھکائے انکی باتیں سنتی رہی، وہ بالکل بابا کی طرح غصہ کر رہے تھے، مجھے اس بات پر بھی بہت رونا آیا تھا۔

"اب تم پریشان نہ ہو بچہ میں اب آ گیا ہوں، وہ تمھارا بال بھی بیکا نہیں کر سکتا

"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"مرے گا تو بھی، بلکل ویسے جیسے ان کو مارا تھا، انکی طرح تجھے بھی موت کے گھاٹ اتار دوں گا۔ہاہاہاہاہا"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس نے قہقہہ لگا کر انکل کی بات کا فوراً جواب دیا تھا، مجھے سمجھ نہیں آتا کہ وہ کہاں چھپا ہوتا ہے، کیا وہ ہر وقت میرے ساتھ ہوتا ہو گا، جو میری ہر بات سن لیتا تھا، میں کس وقت کس سے کیا بات کر رہی ہوں، وہ ہر بات جان لیتا تھا۔۔

"وہ علم کم جانتے تھے، اس لیے تو نے انکو مار دیا، میں علم زیادہ جانتا ہوں تو مجھے مارنا تو دور کی بات تو میری ہوا کو بھی نہیں چھو سکتا"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔انکل نے غصیلی آواز میں کہا تھا

"ٹھیک ہے چل اب تو بھی زور لگا لے، مجھے زویا سے دور کرنے کے لیے، پر اتنا یاد رکھنا میں جس دن زویا سے دور ہوا اس دن قیامت ہو گی، تم لوگ بھی اپنے کیے کا بھگتان بھگتو گے، ایک قیامت تم پر بھی آئے گی، قیامت تم بھی دیکھو گے، اس لیے کہہ رہا ہوں چلے جاؤ یہاں سے، کہیں ایسا نہ ہو ان دونوں کی طرح تم کو بھی جلا کر بھسم کر دوں"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اس نے غراتے ہوئے کہا تھا، اسکی آواز میں طوفانی سرسراہٹ تھی۔۔۔۔

"یہ تو وقت بتائے گا کہ قیامت کس پر آتی ہے، اور کون کس کو جلا کر بھسم کرتا ہے، تو سامنے تو آ کیوں بزدلوں کی طرح چھپا ہوا ہے، تو، تو میری ایک آیت الکرسی کا بھی مقابلہ

نہیں کر سکتا تو کیا مجھ پر قیامت لائے گا، تیرے لیے تو میری آیت الکرسی ہی کافی ہے، پورا قرآن تو بعد کی بات ہے "۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔انکل نے بھی کافی غصے بھرے لہجے میں کہا تھا۔

"لو آگیا تیرے سامنے، کر لو جو کرنا ہے، اکھاڑ لے جو اکھاڑنا ہے "۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تب ہی وہ سامنے آیا تھا، اسکی آنکھوں میں اس وقت چنگاریاں تھی، چہرہ غصے کی شدت کی وجہ سے سرخ انگاروں کی طرح آنچ دے رہا تھا، اسکی آواز میں بادلوں کی طرح گڑگڑاہٹ محسوس ہو رہی تھی۔۔۔

میں نے ڈر کی وجہ سے اپنی دونوں آنکھوں بند کر دیں تھیں، مجھے ایسا نہیں کرنا چاہیے جبکہ میں جانتی بھی تھی کہ وہ چاہنے کے باوجود مجھے کچھ کہہ نہیں سکتا، وہ مجھ سے بے انتہا محبت کرتا تھا، پھر بھی نا جانے کیوں مجھے اس سے بے حد خوف محسوس ہوتا تھا۔

"تم کیوں اس بچی کے پیچھے پڑ گئے ہو، آخر کیا بگاڑا ہے اس بچی نے تمھارا ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔؟"انکل حسن نے اس بار کافی نرمی سے استفسار کیا تھا۔

میں نے انکل کی آواز سن کر چونکتے ہوئے اپنی دونوں آنکھیں کھول دیں تھیں، وہ کچھ فاصلے پر کھڑا مجھے ہی دیکھ رہا تھا۔

"کیا محبت کرنا گناہ ہے؟ میں محبت کر بیٹھا ہوں اس سے، یہی میرا سب سے بڑا قصور ٹھہرا ہے، اب اسے چھوڑ کر جانا میرے لیے موت کے برابر ہو گا

"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اس نے انکل کی بات کا جواب بالکل انکل کی طرح نرمی اور آرام سے دیا تھا، اسکی نظریں اب بھی میرے چہرے کا طواف کر رہیں تھیں، اسکی آنکھوں کی تپش میرے پورے وجود کے آر پار محسوس ہو رہیں تھیں، میں سر جھکائے زمین پر بچھی قالین پر نظریں گاڑے ہوئے تھی۔۔۔

"دیکھو میں تمھیں کتنی بار کہہ چکا ہوں، یہ ممکن نہیں ہے، تم آگ سے بنے ہو اور وہ مٹی سے، آگ اور مٹی کا ملن نہیں ہو سکتا"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔انکل نے کافی دھیمے لہجے میں کہا

۔۔۔۔

"اور میں بھی آپ سے کئی بار کہہ چکا ہوں، اس ناممکن کو میں ممکن کروں گا، یہ میرا تم لوگوں سے وعدہ ہے"۔۔۔۔۔۔۔۔۔اسد نے بھی کافی نرمی سے انکی بات کا جواب بہت ہی نرمی سے دیا۔۔۔

♥♥♥♥♥

"تم آگ سے بنے ہو اور وہ مٹی سے، آگ اور مٹی کبھی ایک نہیں ہو سکتے، تم یہ بات کیوں نہیں سمجھتے ہو، تم ایک شریف ماں کے بیٹے ہو، میں تمھارے پورے خاندان کو اور تمھاری ماں کو جانتا ہوں، میں نہیں چاہتا تمھیں کچھ ہو، اس لیے میں تمھیں ہاتھ باندھ کر التجاء کرتا ہوں، اس لڑکی کو چھوڑ دو، اس سے بہت دور چلے جاؤ، خدا کے لیے دور چلے جاو"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔انکل حسن اسے کافی دیر سمجھتا رہا، لیکن اس کی ایک ہی رٹ تھی، وہ میرے بغیر مر جائے گا، مجھے اس سے جدا نہ کیا جائے۔۔۔۔۔۔۔۔

"میں تم سے محبت نہیں کرتی"۔۔۔۔۔۔۔۔

مجھے نا جانے اچانک ایک دم سے کیسے غصہ آگیا تھا، میں عاجز آگئی تھی اسکی محبت سے، شاید اس لیے میں اتنے غصے میں آگئی تھی، میں نے اسکی بات تیزی سے کاٹتے ہوئے کہا

"تم میرے بابا اور میرے انکل کے قاتل ہو، اگر میں تم سے کبھی محبت کرتی بھی ہوتی پر قتل کے بعد میں تم سے شدید نفرت کرتی، اپنوں کا کھونہ کتنا اذیت دیتا ہے، تم جیسے بے حس کو کیا پتہ، ابھی بھی تم محبت کا دم بھر رہے ہو، میرے اپنوں کو چھین کر بھی تجھے سکون نہیں ملا، میری زندگی اجیرن کر دی ہے تو نے، تم نے میرے پیارے بابا اور انکل کے قاتل ہو، یہ کیسی محبت ہے تمھاری"۔۔۔۔۔۔۔۔۔؟

"جو بھی تیرے اور میرے بیچ آئے گا، اسکے ساتھ ایسا ہی ہو گا"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس نے غصے بھرے لہجے میں دوٹوک کہا تھا۔۔۔

"یہ کیسی محبت ہے تمھاری، نہیں چاہیے مجھے تیری جھوٹی محبت"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔؟

میں نے حیرت سے اسے دیکھتے ہوئے اپنا سوال ایک بار پھر سے دوہرانا چاہا تو اس نے بھی فوراً میری بات کاٹ دی تھی۔

"محبت نہیں تم میری دیوانگی ہو"۔۔۔۔۔۔۔۔

"میں تم سے بار بار کہہ رہا ہوں، اس سے دور چلے جاؤ چھوڑ دو اسے"۔۔۔۔۔۔۔۔انکل نے دوبارہ گفتگو میں حصہ لیا تھا۔۔

"نہیں چھوڑوں گا میں اسے، دنیا کی کوئی طاقت مجھے اس سے جدا نہیں کر سکتی، تم بھی نہیں، سنا تم نے تم بھی نہیں"۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس کا غصہ دیکھ کر میری ٹانگوں نے مزید کھڑے ہونے سے صاف انکار کر دیا تھا، میں نے خود کو سنبھالنے کی کافی کوشش کی تھی پر افسوس خود کو نہ سنبھال سکی، اور میں وہیں زمین پر جا گری تھی، اسکے بعد مجھے کچھ ہوش نہیں رہا، ان دونوں کے بیچ کیا باتیں ہوئیں، میں کچھ نہیں جانتی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

♥♥♥♥♥♥♥

جب مجھے ہوش آیا تو میں نے خود کو ایک ہسپتال میں پایا تھا، میں نے سر کو تھوڑا اونچا کر کے دیکھا تو انکل میرے بیڈ کے پاس کرسی پر بیٹھے تھے، مجھے ہوش میں آتا دیکھ کر انکے چہرے پر ایک ہلکی سی مسکراہٹ نمودار ہوئی تھی۔۔

"بیٹی اب کیسی طبیعت ہے تمھاری"۔۔۔؟

انہوں نے میرا سر دوبارہ تکیے پر سیدھا رکھتے ہوئے پوچھا تھا۔۔

"انکل اب کافی بہتر محسوس کر رہی ہوں"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

میں نے کراہتے ہوئے جواب دیا، ابھی بھی میرے سر کے پچھلے حصے میں کافی درد تھا۔

میرا سر پھٹنے کے قریب تھا۔ خوف ڈر نے الگ اپنی لپیٹ میں لیا ہوا تھا۔ آپ یقین کریں اب تو دن کو بھی ڈرنے لگی تھی۔۔۔

"کیا ہوا تھا بیٹی آپکو؟ آپ یوں اچانک زمین پر گری تھی، میں تو کافی پریشان ہو گیا تھا آپکی وجہ سے، اور بیٹی میں آپکو ایک گڈ نیوز دینا چاہتا ہوں۔۔۔۔

"اب آپکی پریشانی بھی ختم ہوئی"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔وہ مسکراتے ہوئے مجھے حوصلہ دینے والے انداز میں بتا رہے تھے، میں فوراً سمجھ گئی تھی کہ انکل نے اسے مار ڈالا ہے۔۔

"انکل کیاوہ مر گیاہے،آپ نے اسے مار ڈالاہے ناں"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میں نے خوشی اور حیرت سے پوچھا؟انکی بات سن کر دکھ بھی ہوا تھااور تھوڑی خوشی بھی ہوئی تھی ،میں انکی بات سن کر ایک دم فریش ہو گئی تھی۔۔۔۔۔۔۔

"بیٹا اسے مارا تو نہیں ہے، لیکن قید ضرور کر دیا ہے،اب وہ تمھارے پاس نہیں آئے گا، تم فکر نہ کرو،وہ تمھیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔انکل نے میرے سر پر شفقت بھرا ہاتھ پھیرتے ہوئے مجھے تسلی دینے والے لہجے میں کہا تھا۔۔۔

"یہ بات تو میں بھی جانتی ہوں،انکل کہ وہ مجھ سے بے حد محبت کرتا ہے،وہ مجھے کوئی نقصان نہیں پہنچ سکتا،پر انکل میں چاہتی ہوں وہ ہمیشہ کے لیے مجھ سے دور چلا جائے،وہ ہمیشہ کے لیے مجھے چھوڑ دے،اس بات کا کوئی مستقل حل ہے تو مجھے بتائیں،وہ قید سے پھر آزاد ہو سکتا ہے،وہ میری زندگی پھر سے اجیرن کر دے گا،مجھے اس سے بے حد ڈر لگتا ہے"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میری آنکھوں اور لہجے میں چھپا خوف انکل نے بھی شاید محسوس کر لیا تھا۔۔۔۔۔۔

"بیٹی میری بات ذرا دھیان سے سنو،اس کا بھی ایک حل ہے،اگر تم چاہو تو وہ عمل بھی ہم کرتے ہیں،پر اسکے بعد کچھ بھی ہو سکتا ہے،میں اسے مارنا نہیں چاہتا،جو عمل میں آپ

کو بتانا چاہتا ہوں اس عمل کے کرنے کے بعد اکثر جنات تو زیادہ خطرناک ہو جاتے ہیں، وہ انسانوں سے بغض کینہ رکھنے لگتے ہیں، وہ انسانوں سے اپنی نفرت کا بدلہ لے کے ہی چھوڑتے ہیں، بعض جنات ایسے بھی ہوتے ہیں کہ وہ بدلہ لیے بغیر چھوڑ کر چلے جاتے ہیں، اسد بہت ہی شریف ماں کا بیٹا ہے، وہ خود بھی بے حد شریف ہے، میں جب سے عملیات کی دنیا میں آیا ہوں، کئی بار میں ان لوگوں سے واسطہ پڑا ہے، پتہ نہیں کیسے وہ محبت کر بیٹھا، میں نے اپنے اثر و سوغ سے اسکا مکمل پتہ کروالیا ہے، یہ واقعی تم سے بے حد محبت کرتا ہے، اس نے تمھاری خاطر اپنی منگتر تک کو بھی چھوڑ دیا ہے، وہ تمھیں کسی صورت نہیں چھوڑے گا، مجھے تو یہی عمل جوابھی میں آپکو بتاؤں گا بالکل صحیح لگ رہا ہے، آگے رب جانے، اور بس رب کی رضا شامل ہو"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"انکل اگر یہ بھی اور جنات کی طرح زیادہ خطرناک ہو گیا تو؟ ہمارا کیا ہو گا"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ میرے دل میں چھپا خوف آخر میری زبان پر آ ہی گیا۔۔۔۔

"بیٹی اللہ پاک بہتر کرے گا، کچھ فیصلے وقت پر چھوڑ دینے چاہیں"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"ٹھیک ہے انکل میں وہ عمل کرنے کو تیار ہوں"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ میں نے اٹل لہجے میں کہا اور میں نے اسی لمحے اپنے دماغ میں یہی فیصلہ کر لیا تھا کہ چاہے کچھ بھی ہو

جائے،اب میں نے اپنے قدم پیچھے نہیں کرنے، موت تو برحق ہے، زیادہ سے زیادہ موت ہی آئے گی ناں، اور ویسے بھی اس زندگی سے تو موت ہی بہتر تھی۔۔۔۔۔۔

"ٹھیک ہے بیٹا ہم کچھ دن تک وہ عمل اسٹارٹ کرتے ہیں"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"پر انکل وہ عمل ہے کون سا"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میں نے بے چینی سے پوچھا؟؟

جب انکل نے وہ عمل بتایا تو مجھ پر حیرتوں کے پہاڑ آ گرے تھے، مجھے عیجب سا محسوس ہونے لگا تھا، بھلا یہ کیسے ممکن ہے؟ جو انکل بتا رہے تھے۔

"پر انکل یہ کیسے ممکن ہے"۔۔۔۔۔۔۔۔۔؟ میں نے حیرت اور خوف کی کیفیت سے پوچھا؟؟

"بس تم راضی ہو جاو آگے تمھارا یہ بابا سنبھال لے گا"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔انکل نے اپنی طرف اشارہ کرتے ہوئے مجھے حوصلہ دیا تھا۔

میں کافی پریشان تھی، ایسا کیسے ہو سکتا ہے، بس میرے دماغ میں یہی ایک سوال گردش کر رہا تھا۔ یہ ممکن نہیں۔۔۔۔ یہ ممکن نہیں۔۔۔۔۔

پھر بہت سارے دن گزر گئے، انکل نے جو عمل کرنے کا کہا تھا، وہ تو جیسے کرنا ہی بھول گئے تھے، انکل سارا دن گھر سے باہر رہتے، مغرب کے دوران وہ ہمارے گھر آ جاتے تھے

،ایک دو بار میں نے انکل سے کہا بھی تھا، کہ آپ انکل ہمارے گھر آتے ہیں تو آپکے بیوی بچے تو پریشان ہوتے ہوں گے ،اس بات پر انکل نے ہنس کر کہا۔۔۔۔

"میں اپنی بیٹی کو اکیلا نہیں چھوڑ سکتا، میرے بچے اب ماشاءاللہ جوان ہو چکے ہیں، اپنا خیال اب وہ خود رکھ سکتے ہیں"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس بات کے بعد میں نے انکل سے پھر یہ بات کبھی نہیں کی، مجھے اچھا نہیں لگا کہ ایک انسان آپکی خاطر اپنا گھر بار چھوڑ کر آپ کے پاس رہنے آئے، اور آپ روز ایک ہی بات کہہ کر ان کا مان توڑیں۔۔۔۔۔۔

کافی سارے دن گزر گئے کہ ایک دن اچانک انکل دوپہر میں آئے، اور اپنے ساتھ ایک لڑکے کو بھی لائے تھے، وہ بلیک شرٹ اور سی گرین جینز میں ملبوس کوئی انیس بیس سال کا ایک دراز قد کا لڑکا تھا، سفید رنگت پر موٹی موٹی مخمور کالی سیاہ آنکھیں، پتلے پتلے گلابی ہونٹ، ستون جیسی مغرور کھڑی ناک، کتابی چہرہ،

وہ مجسم حسن تھا، وہ انکل حسن سے بھی مماثلت رکھتا تھا، اسکی لمبی ناک بالکل انکل جیسی تھیں، آنکھوں کا کلر سیم تھا، اور دراز قد بھی انکل حسن کے جیسا تھا،

میں نے چند لمحوں میں ہی اسکے مکمل سراپے کا جائزہ لے ڈالا تھا۔۔۔

شاید اس نے دو تین دنوں سے شیو بھی نہیں کی تھی، ہلکی بڑھی ہوئی داڑھی نے اسکے حسن میں کئی گنا اضافہ کیا ہوا تھا۔۔

میں نے اچانک اسے بڑبڑاتے ہوئے سنا تھا۔۔

میں نے حیرانی میں گردن موڑ کر انکی جانب دیکھا تھا۔

وہ ہونٹ بھینچے زیر لب کچھ کہہ رہا تھا، اسکے ماتھے پر پڑی شکنوں نے مجھے اور بھی حیران کر دیا تھا۔۔۔

"آپ نے کچھ کہا مجھ سے"۔۔۔۔۔۔۔؟

میں نے ہلکی سی آواز میں پوچھا۔

اس نے سر نفی میں ہلاتے ہوئے انکل کی طرف دیکھا۔

"ارے بیٹی اس سے ملو، یہ میرا بیٹا مومن ہے، یہ مجھ سے بھی زیادہ علم جانتا ہے ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

انکل نے میرے سامنے والے صوفے پر بیٹھتے ہوئے اس لڑکے کا تعارف کروایا تھا ۔۔۔

"اور بیٹا یہ وہی لڑکی ہے، جس کا میں نے گھر پر ذکر کیا تھا"۔۔۔۔۔۔۔۔

"السلام علیکم !"۔۔۔۔۔۔۔

اس لڑکے نے میری طرف دیکھ کر بڑی شائستگی سے اپنے سر کو جنبش دیتے ہوئے پشت آواز میں کہا۔۔

"وعلیکم السلام، آپ لوگ بیٹھیں میں آپ لوگوں کے لیے کچھ کھانے کو لاتی ہوں

"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میں سلام کا جواب دے کر جیسے ہی اٹھنے لگی تو انکل نے فوراً سے پہلے ٹوک دیا۔۔

"ارے بیٹی تم بیٹھو اور میری بات سنو، ہم کھانا گھر سے کھا کر آئے ہیں

"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔انکل نے سہولت سے انکار کرتے ہوئے مجھے ایک بار پھر سے بیٹھا دیا تھا۔

میں حیرت سے انکل کی طرف دیکھتے ہوئے دوبارہ صوفے پر بیٹھی تھی۔ کمرے میں کچھ پل کے لیے خاموشی چھا گئی تھی۔

وہ کچھ توقف کے بعد گویا ہوئے۔۔

"بیٹی تم بھی سوچ رہی ہو گی، انکل عمل کرنے کے بارے میں کہہ کر بالکل خاموشی اختیار کر لی ہے، تو بیٹی ایسا کچھ بھی نہیں ہے، میں اس عمل کے لیے سب تیاری کر رہا تھا،

تمھاری مما ٹھیک ہوتی تو میں یہ بات ان سے کہتا، پر آپکی مما ٹھیک نہیں، تو اس مجبوری کی بناء پر وہ بات میں آپ سے کہہ رہا ہوں، میں آپ کو اپنی بہو بنانا چاہتا ہوں، کیونکہ اس گھر میں کسی مرد کا ہونا بے حد ضروری ہے، اور میرا بیٹا مجھ سے بھی زیادہ علم جانتا ہے، اس لیے میں چاہتا ہوں، اسکے لوٹ آنے سے پہلے میں آپکا نکاح اپنے بیٹے سے کر کوں

"----------

میں نے انکل کی بات حیرت سے سنی تھی۔

"انکل آپکی بات ٹھیک ہے، لیکن میری شادی سے اس جن کا کیا تعلق ہے

"---------؟ میں نے اپنی حیرانی کا اظہار کرتے ہوئے اپنے دل میں چھپی بات انکل سے کہہ ڈالی۔۔۔

اس لڑکے نے کافی حیرت سے میری طرف دیکھا تھا

میں نے اسکی آنکھوں میں ایک عیجب الجھن دیکھی تھی۔

"میں آپکو بتاتا ہوں، کچھ جنات کنواری لڑکی سے محبت کرتے ہیں، یہ بھی ان میں سے ایک ہے، وہ لڑکیاں جیسے ہی شادی کرتیں ہیں، تو وہ جن یا تو ان لڑکیوں کو چھوڑ دیتے ہیں، یا پھر انکو بہت نقصان دیتے ہیں،

بابا نہیں چاہتے وہ آپکو کوئی نقصان پہنچائے، میں عمل کرنا جانتا ہوں، اس لیے بابا چاہتے ہیں میں آپ سے نکاح کر لوں، پہلے تو مجھے اپنے رب پر یقین ہے، وہ آپکو چھوڑ دے گا، اگر خدانخستہ اس نے آپکو کوئی نقصان پہنچانے کی ذرا بھی کوشش کی تو میں اسے دیکھ لوں گا ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

بات تو وہ بالکل درست کہہ رہا تھا، اس گھر کو ایک مرد کی اشد ضرورت تھی، اور سب سے بڑی بات یہ انکل کا بیٹا تھا، وہ انکل جس نے ہر مشکل میں ہمارا ساتھ دیا، اور اب بھی دے رہے ہیں،

"بیٹی تم سوچ لو، اور میرے بیٹے کے بارے میں کچھ بھی پوچھنا ہو تو مجھ سے یا میرے بیٹے سے بھی پوچھ سکتی ہیں، تمھاری پوری زندگی کا مسئلہ ہے، تم کسی سے بھی مشورہ کر سکتی ہو ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

انکل نے مجھے سوچتا ہوا دیکھ کر میرے سر پر شفقت بھرا ہاتھ رکھتے ہوئے کہا، انکل نے میرے چہرے پر شاید الجھن بھرے تاثرات بھی دیکھ لیے تھے۔۔۔

"اس میں سوچنے والی کون سی بات ہے بیٹی تمھارے انکل بالکل درست فیصلہ کر رہے ہیں، اس گھر میں مرد کا ہونا بے حد ضروری ہے"۔۔۔۔۔۔۔۔

مما جو سارا دن سوئی رہتی تھیں، اب نہ جانے کیسے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے ایک دم سے بولیں۔۔

آپ یقین کریں مما کی بات سن کر میں پل بھر کے لیے سکتے میں آگئی تھی، میں نے شدت حیرت سے اپنا جھکا ہوا سر اٹھا کر مما کی طرف دیکھا۔

مما کا سر تو سر انکی آنکھیں بھی اثبات میں ہاں کہہ رہی تھی، تب میں نے بھی جھکے سر کے ساتھ کہہ کر اس کمرے سے باہر چلی گئی تھی

"جیسے آپ سب کی مرضی"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔وہاں میرے جانے کے بعد کیا باتیں ہوئیں تھیں میں کچھ بھی نہیں جانتی۔۔۔۔

شام کو انکل کی پوری فیملی ہمارے گھر موجود تھی، مجھے بے حد عیجب لگ رہا تھا، میرے کمرے کی ایک کھڑکی جو نیچے لان میں کھلتی تھی۔ جس سے لان کی چہل پہل ہوتی نظر آ جاتی تھی، میں وہیں کھڑی نیچے مہمانوں کی چہل پہل دیکھ رہی تھی۔ کہ مجھے اپنے کمرے میں کسی کی موجوگی کا احساس ہوا تھا، میں نے اپنی گردن گھما کر پیچھے دیکھا، مما کمرے کے وسط میں کھڑی میری طرف دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔

"ارے مما آپ وہاں کیوں کھڑی ہیں؟

اندر آئیں ناں"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"بیٹی میں جانتی ہوں تم کافی پریشان ہو، مجھے خود بھی کافی عیجب سالگ رہا ہے یہ سب، تمھارا بابا زندہ ہوتا تو شاید یہ سب نہ ہوتا، وہ بڑی دھوم دھام سے تمھاری شادی کرتے، پر میں عورت ہوں اور ہوں بھی کافی کمزور و ناتواں، میں کچھ بھی نہیں کر سکتی، ہو سکے تو اپنی اس مما کو معاف کر دینا"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ مما کی آنکھوں میں آنسو تھے، جس نے میری آنکھیں بھی نمکین پانی سے بھگو دیں تھیں، میں مما کو دکھی ہوتے ہوئے نہیں دیکھ سکتی تھی، میں تو کیا دنیا کی کوئی بھی بیٹی ماں باپ کو دکھی نہیں دیکھ سکتی ہو گی، میں نے مما کو گلے سے لگایا، اور مصنوعی مسکراہٹ ہونٹوں پر سجاتے ہوئے کہا۔۔

"مما جو کچھ بھی ہو رہا ہے، ہمارے بھلے کے لیے ہی تو ہو رہا ہے، آپ چپ کر کے ہونے دیں، ہم تقدیر کو بدل تو نہیں سکتے ناں"۔۔۔۔۔۔۔۔۔ میں نے دھیمے لہجے میں کہا

۔۔۔۔۔

مما مجھے گلے سے لگا کر بلک بلک کر رو پڑیں تھیں۔

میں مما کا دکھ سمجھ رہی تھی، وہ بابا کو مس کر رہی تھی، انکو یاد کر کے رو رہی تھی، پر میں بھی کیا کر سکتی تھی، میں بھی تو مجبور تھی تقدیر کے ہاتھوں۔۔

"بیٹی تم تیار ہو جاو، وہ لوگ مولوی کو بلانے گئے ہیں"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ مما شاید یہ بتانے آئی تھی اور بتا کر کمرے سے چلی گئیں تھیں، اور میں بھی خاموشی کے ساتھ کپڑے پہننے واش روم چل پڑی تھی۔

یہ کیسی شادی تھی، نہ لہنگا پہنا،

نہ چوڑیاں پہنیں، نہ مہندی نہ بارات، یہ سب کرنا لڑکیوں کا خواب ہوتا ہے، میرا خواب چکنا چور ہو گیا تھا،

میں نے گھر والے کپڑے ہی پہنے تھے کچھ لڑکیاں میرے پاس رجسٹر لے کر آئیں، اور میں نے اس پر اپنے دستخط کر دیئے تھے۔۔

"بیٹی اب مجھے تمھاری کوئی فکر نہیں ہے، میرا بیٹا تمھارا محافظ بنے گا اِنشاءاللہ، میں نے اپنی دوستی کا حق ادا کر دیا ہے، میں قیامت والے دن انکے سامنے سرخرو رہوں گا"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔انکل نے میرے سر پر ہاتھ رکھا، اور ہزار ہزار کے بہت سارے نوٹ میری ہتھیلی پر رکھ کر غمگیں لہجے میں کہا۔۔

آنٹی نے بھی دو سونے کے کنگن میری کلائی میں ڈالتے ہوئے ڈھیروں دعاؤں سے نوازا تھا

۔

"بیٹا اب سے تم نے یہی رہنا ہے، اور ان دونوں عورتوں کا خاص خیال رکھنا ہو گا، وہ آزاد ہو کر یہیں آئے گا، اور انہیں نقصان پہنچانے کی پوری کوشش کرے گا

"----------

"بابا اب آپ فکر نہ کریں، اب یہ دونوں میری ذمے داری ہیں، میں انکا خیال رکھنے کی پوری کوشش کروں گا،

♥♥♥♥♥♥

"بابا آپ بلکل فکر نہ کریں، میں ان دونوں کا پورا خیال رکھنے کی کوشش کروں گا، اب یہ میرے نکاح میں آچکی ہے، اسکا اب کوئی بال بھی بنکا نہیں کر سکتا، اسکو چھونے والی ہر چیز کو اب پہلے مجھ سے ہی ٹکرانا ہو گا"----------مومن نے اپنے باپ سے پر عزم لہجے میں کہتے ہوئے انہیں یقین دلانے کی کوشش کی تھی

مجھے کافی ڈر لگ رہا تھا، میں آیت الکرسی کا بھی ورد کرتی رہی، پھر بھی دل انجانے خوف سے ڈرا رہتا تھا، ہماری شادی کو آج چوتھا دن تھا-----

میں آج صبح سے ہی انجانے خوف سے گھیری ہوئی تھی، پتہ نہیں کیوں دل میں ایک خوف سا بیٹھ گیا تھا، جبکہ میں جانتی بھی تھی کہ وہ مجھے چاہنے کے باوجود کچھ نہیں کہہ سکتا، مومن بھی مجھے بار بار تسلی دیتا رہا کہ اب وہ تمھاری ہوا کو بھی نہیں چھو سکتا، اسکے باوجود میرا خوف کم ہونے کے بجائے بڑھتا ہی جا رہا تھا کیوں کہ میں یہ جانتی تھی کہ وہ بے حد طاقت ور ہے، اس نے کتنی سفاکی سے انکل عرفان اور میرے بابا کو مار ڈلا تھا، وہ بہت طاقت ور تھا میں اتنا جان چکی تھی، اب کہیں وہ میرے مومن کو ہی کچھ نہ کہہ دے، اب مجھ میں اپنوں کو کھونے کی سکت بالکل بھی نہیں تھی، آج صبح سے ہی میرا دل پھر کافی خوفزدہ تھا۔۔۔۔۔

رات کو مومن کی مما یعنی میری ساس کی کال آئی تھی، انہوں نے ہم سب کو کھانے کی دعوت دی تھی مما سمیت۔۔۔۔۔۔

مومن نے مجھ سے کہا۔۔۔۔

"ہم سب کل مما کے گھر چلیں گے، آپ تیار رہنا، آنٹی سے میں خود بات کر لوں گا ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

♥♥♥♥♥♥

میں صبح ہی صبح تیار ہونے لگی تھی، جب مما سے کہا تو مما نے کہا۔۔۔

"بیٹا آپ چلی جائیں، میں گھر میں ہی ایزی فیل کرتی ہوں، مجھے بس گھر میں ہی سکون ملتا ہے"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔تب میں نے بھی جانے سے انکار کر دیا کہ کیسے میں مما کو یوں اکیلا چھوڑ کر خود چلی جاؤں۔۔۔۔

"مما میں آپکو تنہا چھوڑ کر نہیں جا سکتی، اگر آپ نہیں جائیں گی تو میرا جانا بھی کینسل "۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میرا دل ویسے بھی آج صبح ہی سے انجانے خوف سے دھڑک رہا تھا، جیسے آج کچھ ہونے والا ہو، میری چھٹی حس نے مجھے پہلے سے ہی الرٹ کر دیا تھا،

"بیٹی آپکی ساس نے آپ سے پہلی بار کچھ فرمائش کی ہے، آپ کا جانا بنتا ہے، ایسے ہی شروع شروع میں اس کے دل میں اپنے خلاف کدرتیں مت ڈالیں ، یہی تو عمر ہوتی ہے کھانے پینے کی آپ چلی جائیں، میری ویسے بھی طبعیت کچھ ٹھیک نہیں ہے، میں کچھ دیر سوؤں گی، آپ ایسا کریں میرے لیے دال چاول بناتی جائیں، میں اٹھ کر کھالوں گی، آپ بس یوں کرنا رات کو ذرا جلدی آجانا، ویسے بھی تو میں سارا دن سوتی رہتی ہوں

"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔مما کی یہی بات میرے دل پر لگی تھی کہ مما صحیح تو کہہ رہی ہے، وہ سارا دن تو سوئی رہتیں ہیں، مجھے چلے جانا چاہیے کہیں ایسا نہ ہو مومن ناراض ہو جائے، میں نے یہی سوچتے ہوِئے جانے کی تیاری شروع کر دی۔۔۔۔

"اوکے مما میں آنٹی زینب سے کہہ دیتی ہوں، وہ آکر آپ کے ساتھ سارا دن رہے گی، باقی آپ فکر نہ کریں میں شام پانچ 5 تک واپس آجاؤں گی"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آنٹی زینب ہماری ہمسائی تھی، اور مما سے انکی خوب بنتی تھی، انکی کوئی اولاد نہیں تھی، اس لیے وہ مجھے بیٹی کہتی تھی، انکا شوہر جاب کے سلسلے میں سارا دن گھر سے باہر رہتا تھا، اور آنٹی گھر میں سارا دن تنہا ہوتی تھی، میں نے سوچا چلو آنٹی اور مما مل کر بیٹھیں گے ان دونوں کا دن اچھا گزر جائے گا،

میں جلدی سے دال چاول بنا کر، آنٹی کے گھر انکو بلانے چلی گئی تھی، آنٹی کو مما کے پاس بیٹھا کر، میں مومن کے ساتھ انکے گھر چلی گئی تھی۔۔۔

♥♥♥♥♥♥♥♥

میں انکے گھر آکر بھی ہر ایک گھنٹے بعد مما کو کال کر کے انکی خیریت معلوم کرتی رہی تھی، سارا دن تو میری مما سے بات ہوتی رہی لیکن تقریباً تین 3 بجے جب میں نے انکو کال کی تو انکا نمبر زآف تھا، میں کچھ حیران ہوئی تھی، پھر سوچا ہو سکتا ہے مما کے سیل کی بیٹری آف ہو گئی ہو، کچھ دیر بعد جب دوبارہ کال کی تو بیل جا رہی تھی، تب میں نے اللہ کا شکر ادا کیا،

لیکن مما نے کال اٹینڈ نہیں کی تھی، جب میں نے دوبارہ کال ملائی تب بھی یہی حال رہا،
انہوں نے کال اٹینڈ نہیں کی تھی، تو مجھے کچھ گھبراہٹ ہونے لگی تھی، ایسا کبھی نہیں ہوا تھا
کہ جب میں نے اتنی کالیں کی ہوں تو مما نے اٹینڈ نہ کی ہوں،

"بیٹی کیا بات ہے تم مجھے کچھ پریشان لگ رہی ہو، سب خیر تو ہے ناں
"----------

انکل نے میرے چہرے کے تاثرات سے ہی اندازا لگاتے ہوئے مجھ سے پوچھا تھا۔۔
"جی انکل سب خیر ہے، لیکن انکل مما میری کال رسیو نہیں کر رہی
"----------

میں نے کچھ پریشانی سے جواب دیا۔
مومن نے بھی کھانے سے ہاتھ کھینچ لیا تھا،
"ارے بیٹی ہو سکتا ہے، آپکی مما سو رہی ہو، آپ پریشان نہ ہوں اللہ خیر کرے گا، ان شاء
اللہ سب ٹھیک ہو گا"----------

آنٹی نے میرے آگے کوفتوں کی پلیٹ رکھتے ہوئے باتوں میں حصہ لیا تھا۔

"آنٹی مجھے مما کی بہت پریشانی ہو رہی ہے، آپ لوگ مجھے اب اجازت دیں میں گھر جانا چاہتی ہوں"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میں نے خوفزدہ ہو کر سب پر ایک نگاہ ڈالتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

مومن نے میرے لہجے میں چھپی

بے قراری کو محسوس کرتے ہوئے ٹشو سے اپنے ہاتھ صاف کر کے، اپنی بلیک چیز والی واسکٹ پہنی تھی، پھر کھڑے ہوتے ہوئے کہا

"آئیں چلیں"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سب نے مجھے بے چین دیکھ کر خاموشی اختیار کر لی تھی۔

میں سب سے سوری کرتے ہوئے، پھر کبھی آؤں گی، یہ کہہ کر اٹھ کھڑی ہوئی تھی

آپ یقین کریں سارا دن مطلع صاف رہا، جب ہم گھر سے نکلنے لگے تو ایک دم سے گھنے گھنے بادلوں نے امڈ امڈ کر آسمان کو اپنی لپیٹ میں لے لیا تھا،

"کچھ تو گڑ بڑ ہے"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔انکل اتنا کہہ کر کمرے کی طرف بھاگے تھے

۔

"مومن میرے بچے وہ یہاں سے آزاد ہو چکا ہے، اپنا اور سب کا خیال رکھنا

"----------

♥♥♥♥♥♥♥

انکل نے کافی بلند آواز سے کہا تھا، ہم دونوں نے انکی آواز باآسانی سنی تھی۔۔

"کچھ نہیں ہو گا، آپ فکر نہ کریں، میں ہوں ناں آپکے ساتھ ہوں"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مومن نے اپنا ہاتھ میرے ہاتھ پر رکھتے ہوئے مجھے تسلی دی تھی، تب ہی ایک درخت کا موٹا تنا ہمارے گاڑی کے اوپر آ گرا تھا، جس سے مومن کے سر پر کافی گہری چوٹ آئی تھی ،خون کی ایک لہر اٹھی تھی، گاڑی ہچکولے کھاتی ہوئی دور سڑک پر جا گری تھی، مجھے تو کچھ بھی نہیں ہوا پر میرے مومن کو کافی چوٹیں آئیں تھیں، گھٹنوں پر بھی کافی چوٹ آئی تھی

،

میں نے بڑی مشکل سے مومن کو گاڑی سے باہر نکالا تھا، میرا دماغ بالکل ماؤف ہو چکا تھا، سمجھ نہیں آ رہا تھا یہ سب کیا ہو رہا ہے، میں نے جب مومن کے سر سے اتنا خون بہتے ہوئے دیکھا تو میرا سر چکرانے لگا تھا، میں نے جلدی میں اپنا دوپٹہ مومن کے سر پر جہاں سے خون بہہ رہا تھا سختی سے باندھ دیا تھا، خون آنا بند تو نہیں ہوا تھا، ہاں البتہ اسکے بہنے کی

رفتار کچھ کم ضرور ہو گئی تھی، مومن کے سارے کپڑے خون سے بھر چکے تھے، وہ نیم بے ہوش سڑک پر پڑا تھا، لوگوں کا ایک مجمع لگا تھا، کوئی کچھ کہہ رہا تو کوئی کچھ، مجھے کسی کی کچھ سمجھ نہیں آرہی تھی، میرے چاروں طرف کسی کے قہقہوں کی آوازیں گونج رہی تھی، آسمان پر کالے بادل ایسے تھے جیسے ابھی برسنے والے ہوں، میں نے مدد کے لیے اپنے دائیں بائیں دیکھا تو دور ہی میری آنکھوں کے سامنے سے کوئی سایہ سا گزرا تھا، جب میں نے کچھ غور کیا، تو وہ سایہ میری طرف آرہا تھا، میں نے آیت الکرسی پڑھنی چاہی پر ڈر اور خوف کی وجہ سے مجھے یاد نہیں آرہی تھی، بیچ میں ہی بھول جاتی تھی، اتنے میں وہ سایہ میرے کچھ اور قریب آگیا تھا، میرے اوپر ڈر اتنا مسلط ہو گیا کہ میں نے اپنی دونوں آنکھیں بند کر لیں تھیں، جیسے کوئی کبوتر بلی کو دیکھ کر آنکھیں میچ لیتا ہے،

"میں نے کہا تھا ناں ابھی تم نے میری محبت دیکھی ہے، جس دن میری نفرت دیکھی سہہ نہیں پاؤ گی"۔۔۔۔۔۔۔اس نے اتنا اچانک سے کہا کہ میں نے فوراً اپنی بند آنکھیں کھولیں تھیں،

یہاں کھڑے سارے لوگوں نے آواز تو سنی تھی لیکن کسی کو ناپا کر بھوت بھوت کی آوازیں لگاتے ہوئے وہاں سے بھاگ گئے تھے، اب سنسان سڑک پر میں اور وہ کھڑے تھے، یا پھر مومن خون سے لت پت بے جان پڑا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

"کیوں کر رہے ہو یہ سب کچھ، اگر میرے مومن کو کچھ بھی ہوا، تو یاد رکھنا میں خود کو ختم کر دوں گی، ویسے بھی تم نے میرے سارے قیمتی رشتے تو چھین لیے ہیں، میرا بابا، میرا انکل اور اب یہ مومن"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میں اپنے کھوئے ہوئے رشتوں کو یاد کر کے پھوٹ پھوٹ کر رو پڑی تھی۔۔۔

"میں جتنی بھی کوشش کرتی بابا کو بھول جانے کی لیکن میرا بابا مجھے بھولتا نہیں تھا، میں جب بھی انکو یاد کرتی ایک نئے سرے سے بکھر جاتی تھی"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

میرے رونے سے پتہ نہیں اسے کیا ہوا تھا، وہ بنا کچھ کہے واپس پلٹ گیا تھا، میں روتے ہوئے اسے جاتا دیکھ رہی تھی، وہ مجھ سے کچھ دور جا کر ہوا میں ایک دم سے تحلیل ہوا تھا۔ اسکے غائب ہوتے ہی میرا دماغ بھی کام کرنے لگ پڑا تھا۔۔۔۔۔

میں نے جلدی میں انکل کو کال ملائی تھی، کیونکہ اس وقت سڑک پر بس میں اور میرا مومن تھا، دور دور تک انسان تو انسان پرندہ بھی کہیں نظر نہیں آرہا تھا، انکل پانچ سے سات منٹ کے دوران یہاں آچکے تھے۔۔

"کیا ہوا بچے"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔وہ بے قراری سے میری طرف بڑھے تھے، میں نے روتے ہوئے انکو سب کچھ بتا دیا تھا۔۔

"اونو۔۔۔۔۔۔مجھے پتہ ہے بچہ وہ آزاد ہو چکا ہے، میں نے تم لوگوں سے کہا بھی تھا، اپنا خیال رکھنا"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔وہ اتنا کہہ کر اپنے بیٹے کی طرف بڑھ گئے تھے

۔۔۔۔

میں نے اور انکل نے بڑی مشکل سے مومن کو گاڑی میں ڈالا تھا۔

"بچہ آپ نے اپنی مما کا پتہ کیا کہ آخر وہ کال کیوں رسیو نہیں کر رہی ہیں

"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔؟انکل نے گاڑی سٹارٹ کرتے ہوئے پوچھا؟

"افففف انکل میں یہ بات بھول گئی تھی، یہ سب اتنا اچانک ہوا کہ میں مما والی بات بالکل ہی بھول گئی"۔۔۔۔۔

انکل نے اپنی جیب سے موبائل نکال کر

میرے ہاتھ پر رکھتے ہوئے کہا۔۔۔

"لیں بچہ اپنی مما کو کال کر کے انکی خیریت معلوم کر لیں"۔۔۔۔۔۔۔۔۔

میں نے انکل کے ہاتھوں سے موبائل اٹھا کر مما کے نمبر پر کال ملائی تھی میری بیل مسلسل جا رہی تھی لیکن کوئی رسیو کرنے والا نہیں تھا، میری پریشانی میں مزید اضافہ ہوا تھا ، میں نے کوئی تین سے چار بار کال کی مما کو، لیکن کسی نے بھی میری کال رسیو نہیں کی تھی ، مسلسل رنگ ٹون بجتی رہی، بجتی رہی۔۔۔۔۔

انکل نے میری طرف فکر مندی سے دیکھا، میرے چہرے کے تاثرات نے انہیں میرے اندر کا حال بتا دیا تھا،

"بچہ تم فکر نہ کرو، اللہ نے چاہا تو سب ٹھیک ہو جائے گا، ہم مومن کو ہو سپیٹل ایڈمٹ کروا کے تمھارے گھر تمھاری مما کا پتہ کرنے چلیں گے"۔۔۔۔۔۔۔انکل نے میرے سر پر شفقت بھرا ہاتھ پھیرتے ہوئے اپنی گاڑی کی سپیڈ بڑھا دی تھی۔۔

ہم جلدی ہو سپیٹل کے عقبی گیٹ پر موجود تھے۔

ڈاکٹر نے جلدی سے مومن کو آئی سی یو، میں منتقل کر دیا تھا۔

"بیٹا آپ ایسا کریں آپ گھر چلی جائیں، مما کا پتہ کریں، میری گاڑی پر ہی چلی جائیں، آپکو تسلی ہو جائے گی، ان شاءاللہ آپکی مما بالکل ٹھیک ہوں گی، آپ مجھے کال کر کے بتا دینا "۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔انکل نے میرے چہرے پر ہوائیاں اڑتی دیکھیں تو میرے قریب آ کر پیار سے کہا تھا۔۔

میں نے سامنے گھڑی پر نظر ڈالی تو حیران رہ گئی تھی، رات کے نو 9 ہونے والے تھے، میں دوپہر تین 3 سے نکلی تھی، ایسا تو کبھی نہیں ہوا، کہ میں اتنی دیر گھر سے باہر رہوں، تو مما نے اس دوران تین سے پانچ بار کال کر کے میری خیریت نہ معلوم کی ہو، اور آج پہلی بار ایسا ہوا تھا، مما نے ایک بار بھی کال کر کے مجھ سے خیریت معلوم نہیں کی تھی، اور نہ ہی میری کال اٹینڈ کی تھی، مجھے واقعی میں پریشانی نے آگھیرا تھا، میں نے انکل سے گاڑی کی چابی لی اور ہوسپیٹل سے باہر آگئی تھی۔۔۔۔۔۔

میں جیسے ہی گھر میں داخل ہوئی مجھے شدید حیرت کا جھٹکا لگا تھا، سارا گھر اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا، گھر کی ساری لائٹس آف تھیں، میں نے ساری لائٹس آن کیں، تو گھر ایک دم روشن روشن ہو گیا تھا، ہر چیز واضع نظر آنے لگی تھی، میں خوف کی کیفیت میں مما مما پکارتے ہوئے مما کے کمرے میں جانے لگی تھی کہ مجھے کچن سے کھٹ پٹ کی آواز سنائی

دی تو میری جان میں جان آئی تھی، مجھے اندازا ہوا کہ اس وقت مما کچن میں ہوں گی

"مما آج تو آپ نے میری جان نکل لی تھی، آپکو پتہ بھی ہے جب تک آپ کو کال کر کے آپکی خیریت معلوم نہیں کر لیتی مجھے کہیں سکون نہیں ملتا، پھر بھی آپ نے میری کال اٹینڈ نہیں کی"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میں بے قراری سے بولتے ہوئے کچن کا دروازہ کھول کر جیسے ہی کچن میں داخل ہوئی تو خوف اور شدید حیرت کا جھٹکا محسوس کیا تھا، کچن میں ایک بہت ہی موٹی اور کالی بلی گوشت کا ایک بڑا سا ٹکڑا کھاتے ہوئے آواز پیدا کر رہی تھی، جانے کیوں مجھے یوں محسوس ہوا جیسے یہ کوئی عام گھریلو بلی نہ ہو، میں نے یہ بھی سن رکھا تھا کہ جنات ہر جانور کا روپ دھار لیتے ہیں، خاص طور پر سانپ کتا اور بلی کا، یہ خیال آتے ہی مجھ پر عجیب طرح کا خوف طاری ہونے لگا تھا، اس خوف اور ڈر کے جھٹکے نے مجھے کہیں کا نہیں چھوڑا تھا، میں خوف کی وجہ سے زمین پر جا گری تھی، کیونکہ میری ٹانگوں نے مزید کھڑے ہونے سے انکار کر دیا تھا، ایک تو اسد کا خوف دوسرا مما کی پریشانی تھی، خوف سے میرا برا حال تھا، دل اتنا تیز دھڑک رہا تھا جیسے پسلیاں توڑ کر ابھی باہر آ جائے گا، وہ موٹی کالی بلی مجھے گھورتے ہوئے آہستہ آہستہ میری طرف بڑھ رہی تھی، میں

آہستہ آہستہ کولہوں کے بل خود کو اوپر گھسیٹ رہی تھی، اور دل ہی دل میں اپنے رب کو یاد کرنے لگی تھی، مجھے ایسا لگا جیسے آج میری موت اس موٹی کالی بلی کے ہاتھوں ہونے والی ہو ،تب ہی میرے موبائل پر کسی کی کال آنے لگی تھی، میری ایک عادت تھی میں اپنی رنگ نو نز پر اللہ کے نام لگاتی تھی، اور آج بھی میری رنگ ٹون پر اللہ پاک کے نام لگے تھے، جسے آج تک میں نے چینج نہیں کی تھی، جیسے ہی ابھی کسی نے کال کی تو اللہ پاک کے نام کچن میں گونجنے لگے تھے، اللہ کے نام سنتے ہی اس بلی نے کچن کی کھڑکی سے باہر کی طرف چھلانگ لگا دی تھی، تب میں موقعہ پاتے ہی خود میں ہمت پیدا کرتے ہوئے اٹھنے کی کوشش کرنے لگی تھی۔

میں نے موبائل کی ٹون پر دھیان نہیں دیا، کہ اس وقت کس نے کال کی تھی، مجھے چاہیے تھا جس نے بھی کال کی ہے اس سے مدد مانگ لیتی،

لیکن ڈر اور خوف کی وجہ سے میرا دماغ کام نہیں کر رہا تھا، وہ بالکل ماؤف ہو چکا تھا، خوف کی وجہ سے سوچنے سمجھنے کی صلاحیت تو جیسے بالکل ختم ہو چکی تھی،

میں مما مما پکارتے ہوئے مما کے کمرے کی طرف بھاگی تھی، وہاں جا کر ایک جھٹکا اور لگا تھا ،شاید جھٹکے لگنا میرا مقدر بن گیا تھا۔

میری مما، میری پیاری مما، پنکھے کے ساتھ لٹکی ہوئی ملی تھی مجھے، میں روتے ہوئے مما کی طرف بھاگی، مما کے پاؤں کو پکڑنے کی بہت کوشش کی تھی، لیکن مما کے پاؤں کافی اونچے تھے۔۔۔۔

میں رو رہی تھی، گڑگڑا رہی تھی، مما مما پکار رہی تھی، پر میری پیاری مما نے کوئی جواب نہ دیا تھا، میری مما مجھے چھوڑ کر اپنے حقیقی سفر پر گامزن تھی، مما نے بھی بابا کی طرح فانی دنیا سے منہ موڑ لیا تھا، وہ بابا کے پاس چلی گئی تھی، بابا کی اچانک موت نے میری مما کو نڈھال کر دیا تھا، اور آخر کار بابا کی محبت نے بھی مما کو اپنے ساتھ جانے پر مجبور کر دیا تھا

میں رو رہی تھی، چیخ رہی تھی، گڑگڑا رہی تھی،

مما کو نیچے اتارنے کے لیے، پر میں اکیلی لڑکی کیا کر سکتی تھی، میں نے انکل کو کال ملانے کے لیے جیسے ہی اپنے پرس سے موبائل نکالنا چاہا تھا، لیکن میرا موبائل پرس میں کہیں نہیں تھا، پریشانی میں اللہ پاک سے دعائیں مانگتے ہوئے سوچنے لگی کہ آخری بار میں نے موبائل کہاں استعمال کیا تھا۔ تب مجھے جھٹ سے یاد آیا کہ میں آخری بار کچن میں تھی جب کسی کی کال آئی تھی، ضرور میرا موبائل وہی گرا ہو گا، میں فوراً کمرے سے بھاگتے

ہوئے کچن کی طرف آئی تھی، تو میری شدت وحیرت سے آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں تھیں، وہی موٹی کالی بلی نے میرے موبائل کو تین حصوں میں بانٹ رکھا تھا، سم الگ پڑی تھی، میں الٹے قدموں دوبارہ مما کے کمرے کی طرف بھاگنے لگی کہ اچانک میرے دماغ میں آیا، مما کے کمرے میں کیوں جارہی ہوں، کون سی میری مما زندہ ہیں، جو مجھے بچالیں گی، پھر میں مما کے کمرے میں جانے کی بجائے اپنے کمرے کی طرف دوڑ پڑی تھی، اپنے کمرے میں آکر سب سے پہلے میں نے کمرے کے دروازے کی کنڈی لگائی تھی، پھر اپنے بیڈ پر جاکر بیٹھی تھی، کچھ سکون کا سانس لیا، ڈر اور خوف کی وجہ سے میرے پورے وجود پر لرزہ طاری تھا، ٹانگیں جیسے بے جان ہو گئیں ہوں، ماتھا پسینے سے شرابور تھا، دل اتنا تیز دھڑک رہا تھا کہ اسکے دھڑکنے کی آواز مجھ تک باآسانی پہنچ رہی تھی، اگر میرے پاس اس وقت کوئی اور ہوتا تو شاید وہ بھی میری دھڑکن کی آواز سن سکتا تھا، رات تھی کہ گزرنے کا نام نہیں لے رہی تھی، اپنے سامنے لگی وال کلاک پر میں نے جب نظر ڈالی تو ابھی بارہ 12 بجنے میں دس منٹ رہتے تھے، میری نظر جیسے ہی گھڑی سے ہوتے ہوئے کھڑکی پر پڑی تو میرا دل جیسے دھڑکنا بھول گیا تھا، وہاں پہلے سے ہی وہی موٹی کالی بلی بیٹھی مجھے گھور رہی تھی، میں نے اللہ پاک کا نام لیا، میری ایک یہی بری عادت تھی کہ میں پریشانی میں آیت

الکرسی پڑھنا بھول جاتی تھی،اس بلی نے میرے کمرے میں چھلانگ لگائی،اب وہ آہستہ آہستہ میری طرف بڑھ رہی تھی،ساتھ ساتھ زور سے میاں میاں بھی کیے جارہی تھی، میرا خوف کے مارے برا حال تھا،میں جلدی میں بیڈ سے اٹھی،اور بنا چپل پہنے دروازے کی طرف بڑھی،کنڈی کھولی،کمرے سے نکل کر مین گیٹ کی طرف بھاگی،آپ یقین کریں میری آنکھوں کے سامنے ادھ کھلا مین گیٹ کا دروازہ آپ ہی آپ بند ہوا تھا،تب میں نے وقت ضائع کیے بنا مما کے کمرے کی طرف بھاگی تھی،مما کے کمرے میں پہنچ کر میں نے دروازہ بند کیا،میری مما ابھی بھی پنکھے کے ساتھ اوپر لٹکی ہوئی تھی،میں روتے ہوئے سامنے صوفے پر ٹانگیں اوپر کر کے آلتی پالتی مار کر بیٹھی رو رہی تھی،روتے ہوئے اللہ سے دعائیں بھی مانگ رہی تھی،کہ اچانک سے میری مما پنکھے سے دھڑم کر کے بیڈ پر آ گری تھی،میری چیخ بلند ہوئی تھی

♥♥♥♥♥♥♥

" میری پیاری مما دھڑم سے نیچے بیڈ پر آ گری تھی،میں بھاگتے ہوئے مما کے پاس چلی گئی تھی،وہ بیڈ پر اوندھے منہ گری تھیں،

"مما۔۔۔ مما۔۔۔ پلیز مما۔۔ آنکھیں کھولیں، دیکھیں آپکی بیٹی کو بہت ڈر لگ رہا ہے، پلیز مما مجھے کہیں چھپالیں مم، مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے، مما مما پلیز آنکھیں کھولیں، آپ نے تو کہا تھا سب ٹھیک ہو جائے گا، دیکھیں ناں کچھ بھی ٹھیک نہیں ہوا، پلیز مما مجھے بھی اپنے ساتھ لے جائیں، مما اٹھیں ناں پلیز آپکی بیٹی کو بہت ڈر لگ رہا ہے

"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میں رو رہی تھی، چیخ رہی تھی، کپکپا رہی تھی، تڑپ رہی تھی، مچل رہی تھی، پر مما نے میری پیاری مما نے کوئی بھی جواب نہ دیا تھا مجھے، پورا کمرا میری چیخوں اور سسکیوں سے گونج رہا تھا، میرا خوف سے الگ برا حال تھا،

دل تھا کہ جیسے ہر وقت باہر آنے کو تیار رہتا تھا، میری سانسیں بے ترتیب تھیں، مجھے آج اپنی موت صاف نظر آ رہی تھی، تب ہی مین گیٹ پر گاڑی رکنے کی آواز آئی تھی، ساتھ ہی کسی نے بیل بجائی، میں ڈر کے مارے بیڈ کے نیچے جا چھپی تھی، میرا سارا جسم کپکپا رہا تھا، میں تھر تھر کانپ رہی تھی، مجھے آج بھی جب وہ لمحہ یاد آتا ہے تو رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں، آج بھی میں وہی خوف محسوس کرتی ہوں، آج بھی وہی اذیت محسوس ہوتی ہے، میں بیڈ کے نیچے چھپی اپنی آنکھیں بند کیے ہوئے تھی، مین گیٹ پر دوبارہ بیل ہوئی تھی، ضرور یہ مجھے گمراہ کرنے کے لیے باہر بلا رہا ہو گا، میں دل ہی دل میں سوچتے ہوئے پہلے سے بھی

زیادہ خوفزدہ ہو گئی تھی، میرا بس نہیں چل رہا تھا میں کہیں بھاگ جاؤں، پر بھاگتی تو بھاگتی کہاں، جہاں بھی جاتی وہ پہلے سے ہی پہنچ جاتا تھا، ایک بار پھر کسی نے دروازے پر دستک دی تھی، اس بار دستک دینے والے نے کچھ جھنجھلاتے ہوئے دستک دی، میں مما کے بیڈ کے نیچے چھپ گئی تھی، میں نے خوف کی وجہ سے اپنی آنکھیں بند کر لیں تھیں، میں نے اپنی سانس لینی تک بند کر دیں تھیں۔ دونوں ہاتھوں سے اپنے منہ کو دبائے سسکیاں روکنے کی ناکام سی کوشش کر رہی تھی، تب ہی ایک بار پھر کسی نے دروازے پر بیل دی، اور اس بار بیل دینے والا تو شاید بیل سے ہاتھ ہٹانا ہی بھول گیا تھا، مسلسل ہونے والی بیل میری سماعتوں پر ہتھوڑے برسا رہی تھی، میرے اعصاب شل کر رہی تھی، اس کی آواز سے میرے دماغ کی شریانیں جیسے پھٹنے کو تیار تھیں، پھر اچانک بیل بند ہو گئی، ایک دم خاموشی چھا گئی تھی، گھڑی کی ٹک ٹک کی آواز بھی میرے کانوں کو بری لگنے لگی تھی

اچانک ایسے محسوس ہوا جیسے بیڈ کے اوپر کوئی آ کر بیٹھا ہو، بیڈ پر چرچراہٹ محسوس ہوئی تھی، میں نے ایک دم اپنی آنکھیں کھولیں تھیں، تو میرے بالکل سامنے زمین پر وہی موٹی کالی بلی بیٹھی مجھے گھور رہی تھی، اچانک اسے اپنے سامنے پا کر میں خوف سے ایک دم اٹھی

تھی، میرے منہ سے ایک خوفناک چیخ برآمد ہوئی تھی، بیڈ کی سائیڈ کا ایک کونا میرے ماتھے میں پیوست ہوا، جس سے میرے ماتھے سے خون ٹپکنے لگا تھا، درد کی ایک ٹیس میرے پورے وجود میں سرایت کر گئی تھی، میں درد کو بھلائے بیڈ کی دوسری سائیڈ سے باہر نکلی تھی، میں یہ بات بھی بھول چکی تھی کہ میں اس وقت بیڈ کے نیچے دبی ہوئی تھی، خون سے میرے ہاتھ بھر چکے تھے، اب وہ میرے چہرے سے لڑکھڑاتا ہوا میرے کپڑے بھگو رہا تھا، میں نے جلدی سے مما کے بیڈ کی دراز کھولی تھی، میری مما کی ایک عادت تھی، وہ بیڈ کی دراز میں ٹشو کا پیک ضرور رکھتی تھی، تب میں نے دراز سے وہ ٹشو نکل کر اپنا ماتھا صاف کیا، چہرے پر آیا خون صاف کیا، تب ہی انکل کی آواز میری سماعت سے ٹکرائی، جو مجھے پکارتے ہوئے آرہا تھا۔۔۔۔۔

"گھر میں کوئی ہے، زویا بچہ آپ کہاں ہیں، زویا آپ کا انکل آگیا ہے، آپ کہاں ہیں، باہر آجائیں"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔؟

میں نے جھٹ سے مما کے کمرے کا دروازہ کھول دیا تھا۔

"انکل"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میرے منہ سے چیخ نکلی تھی۔۔۔۔

"ارے بچہ کیا ہوا ہے آپکو"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔؟اس نے میرے ماتھے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے پوچھا۔۔

میں روتے ہوئے انکل کے گلے لگ گئی تھی۔۔۔

"انکل میری مما کو بھی اس درندے نے مار ڈالا ہے"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

میں نے روتے ہوئے مما کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تھا۔۔

"بچہ کیا ہوا آپکی مما کو"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔انکل بے قراری سے پوچھتے ہوئے مما کی طرف بڑھے تھے۔۔

تب ہی اچانک سے مجھے یاد آیا، کہ مین گیٹ تو بند تھا تو انکل اندر کیسے آئے؟ضرور وہ مجھے پھر سے گمراہ کرنے کی غرض سے آیا ہے، جب تک انکل مما کے روم میں داخل ہو چکے تھے، اور میں مما کے روم سے نکل کر گیلری میں کھڑی تھی۔۔۔

"کون ہو تم"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔؟میں نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے پوچھا تھا۔۔

"بچہ کیا ہوا ہے آپکو، آپ ایسے کیوں بات کر رہی ہیں میرے ساتھ، میں آپکا انکل ہی ہوں، مجھے کافی پریشانی ہو رہی تھی آپکی، میں نے آپکو کال بھی کی تھی، لیکن آپ نے رسیو ہی نہیں کی، دوبارہ کال کی تو آپ کا سیل ہی آف جا رہا تھا، اس لیے میں آپ کا پتہ کرنے چلا

آیا ہوں"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔انکل نے مجھے تفصیل بتاتے ہوئے ایک بار پھر سے گلے لگایا تھا۔

"آپ جھوٹ بول رہے ہیں، مین گیٹ کا دروازہ بند ہے تو آپ اندر کیسے آئے ؟؟۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

میں پھدک کر ان سے دو قدم پیچھے ہٹی تھی، میری آنکھوں میں شاید انہوں نے خوف کی پرچھائی دیکھ لی تھی، تب ہی مسکرا کر میری طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگے تھے۔

"بچے میں نے بہت بار بیل دی تھی، آپ نے گیٹ ہی نہیں کھولا، میری مسلسل بیل دینے پر ساتھ والا ہمسایہ باہر نکل آیا تھا۔۔۔۔

"السلام علیکم !

کس سے ملنا ہے آپکو"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اس لڑکے نے پوچھا تھا۔

"وعلیکم السلام !

جی یہاں میری بیٹی رہتی ہے، مجھے ان سے ملنا ہے، کافی دیر سے دروازے پر دستک دے رہا ہوں، لیکن وہ دروازہ ہی نہیں کھول رہی"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میں نے کافی پریشانی سے اسے بتایا۔

"جی کچھ دیر پہلے ان کے گھر کافی شور شرابا تھا، پر اب کافی دیر ہو گئی ہے سب امن ہے ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اس لڑکے نے کافی شائستگی سے جواب دیا تھا"

میرے دل میں عجیب سے واہمے اٹھ رہے تھے۔

"یہ تو دروازہ نہیں کھول رہے، بچے کیا ایسا ممکن ہے کسی طرح میں گھر کے اندر چلا جاؤں ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میں نے بے چینی محسوس کرتے ہوئے پوچھا؟"

"انکل اور تو کوئی راستہ نہیں ہے، میں مین گیٹ کے اوپر سے چڑھ کر اندر جاتا ہوں، پھر اندر جا کر مین گیٹ کھول دیتا ہوں"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

میں نے سر اثبات میں ہلاتے ہوئے اس لڑکے کو گیٹ پر چڑھنے میں مدد کی تھی، وہ لڑکا گیٹ پر چڑھ کر گیٹ سے اندرونی حصے میں اتر گیا تھا، پھر جا کر مین گیٹ کھول دیا تھا، اس طرح بچہ میں اندر آ گیا ہوں"۔۔۔۔۔۔۔۔۔

انکل نے میری طرف مسکراتے ہوئے دیکھ کر مکمل تفصیل سے بتایا تھا۔ پھر آگے بڑھ کر میرے ڈر اور خوف والے تاثرات کو نظر انداز کرتے ہوئے مجھے ایک بار پھر گلے سے لگا لیا تھا،

میں انکل کے گلے لگتے ہی پھوٹ پھوٹ کر بلک بلک کر رو پڑی تھی، ڈر خوف پریشانی نے میری حالت ہی غیر کر دی تھی، مما کی جدائی کا غم الگ دماغ پر سوار تھا، میرے سارے اپنے میری ہی وجہ سے مجھے چھوڑ کر چلے گئے تھے اس بات کا دکھ الگ ہوا تھا مجھے، سارے غموں اندر ہی اندر مجھے کرچی کرچی ہو چکے تھے، مجھ میں اب کسی اور اپنے کو کھونے کی سکت بالکل ختم ہو گئی تھی، میرے اپنے تھے بھی تو یہی جو میں نے کھو دیے تھے،

"انکل مومن کیسا ہے"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔؟ کچھ لمحوں بعد جب میرے دماغ نے کام کرنا شروع کیا تو سب سے پہلا خیال مجھے مومن کا آیا تھا، تب میں نے

بے قراری سے پوچھا تھا؟

انکل کسی سے موبائل پر بات کر رہے تھے۔۔۔

میری بات سن کر سر کو اثبات میں ہلاتے ہوئے جواب دیا، لیکن منہ سے کچھ بھی نہیں کہا

۔۔۔۔۔

"تم گاڑی میں ابھی زویا کی مما کے گھر پہنچو، انکی مما کی ڈیتھ ہو گئی ہے، یارا گر گاڑی نہیں تو تم یاسر کی گاڑی میں آجاو، زویا اس وقت بالکل تنہا ہے، اسے ہمارے سہارے کی اشد ضرورت ہے"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

) یاسر میرے دیور کا نام تھا (

میں نے وال کلاک پر نظر ڈالی تو

چار 4 بج کر تیس 30 منٹ ہو رہے تھے، انکل نے مجھے بیڈ پر بیٹھایا۔۔۔اور کچن سے

پانی کا گلاس بھر کر میرے قریب آتے ہی میرے ہونٹوں سے لگایا تھا۔

"بچہ آج سے کبھی خود کو تنہا نہ سمجھنا، یہ بابا آپکے ساتھ ہے، اور ہمیشہ ساتھ دے گا،

بالکل ایک باپ کی طرح"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔؟

میں نے سر اثبات میں ہلاتے ہوئے وہ پانی کا گلاس ایک ہی سانس میں پی لیا تھا، میں نے

کل سے کچھ نہیں کھایا پیا تھا، یہ پہلا گلاس تھا جو میں نے فٹافٹ سے پی لیا تھا۔۔۔

♥♥♥♥♥♥♥

صبح ہمارے گھر سب موجود تھے میری ساس، میری نندیں، دیور، دیورانی، جٹھانی وغیرہ

سب نے مجھے حوصلہ دیا تھا، میری مما کو میری آنکھوں کے سامنے لے جایا گیا تھا، میں

روتی رہی، گڑگڑاتی رہی کہ میری مما کو مت لے جائیں، پر کسی نے میری ایک نہ سنی،

میری مما کو اسکے اصل مقام پر لے جایا گیا تھا، میں آج خود کو بہت تنہا محسوس کر رہی تھی،

میرے اتنے سارے اپنے تھے، لیکن ان سب کے باوجود میں آج بالکل تنہا ہو گئی تھی،

میرے اتنے ساروں کے باوجود میری مما کی کمی کوئی پوری نہیں کر سکتا تھا،اتنا میں جان گئی تھی۔۔۔۔

♥♥♥♥♥♥♥

جب میں شام کو مومن کو دیکھنے ہوسپٹل گئی تو وہ(آئی سی یو)میں تھا۔۔۔۔

ڈاکٹرز نے وہاں جانے سے منع کر دیا تھا،کہ اتنے سارے لوگ ایک ساتھ نہیں جا سکتے

۔۔۔۔۔

بڑی منتوں سے بڑی مشکل سے میں نے اپنے لیے اجازت لے لی تھی۔۔۔۔

ڈاکٹر نے بس مجھے اتنی اجازت دے دی کہ میں باہر سے ہی ان کو دیکھ لوں،اندر جانے کی اجازت نہیں دی تھی،کہ اندر جانے سے پیشنٹ ڈسٹرب ہو جاتا ہے۔۔۔۔۔

چلو اتنا ہی سہی ڈاکٹر نے اجازت دے تو دی،باہر سے ہی سہی،میں جیسے ہی(آئی سی یو) کے قریب پہنچی باہر لگے گلاس ڈور سے اندر کمرے کا جائزہ لیا تو ایک پل کے لیے میرے دل نے جیسے دھڑکنا چھوڑ دیا ہو،میں سکتے کے عالم میں کھڑی کمرے کے اندر دیکھ رہی تھی،کسی کو مدد کے لیے بلانا چاہ رہی تھی لیکن میری آواز نے میرا ساتھ دینے سے انکار کر دیا تھا،پھر اچانک ایک دم سے میری چیخ فضا میں بلند ہوئی تھی،میرے چیخنے سے پورا(آئی سی یو)لرز اٹھا تھا۔۔۔۔

پھر اچانک ایک دم سے میری چیخ فضا میں بلند ہوئی تھی، میرے چیخنے سے پورا (آئی سی یو) لرز اٹھا تھا۔۔۔

میری نظر جیسے ہی بیڈ پر لیٹے مومن پر پڑی تو چند لمحوں کے لیے میں سکتے میں آگئی تھی، میری اوپر کی سانس اوپر نیچے کی نیچے رہ گئی تھی، کیونکہ سامنے بیڈ پر مومن تڑپ رہا تھا, بن پانی کی مچھلی کی طرح, اس کا سانس اکھڑ رہا تھا، وہ ہاتھ پاؤں مار رہا تھا، ایک دم سے میری چیخ نکلی تھی، سارا کمرا میری چیخوں سے گونج اٹھا تھا، ایک نرس بھاگتے ہوئے میرے پاس آئی تھی،

"ایکسکیوزمی، میم کیا ہوا ہے آپکو"۔۔۔۔۔۔۔۔؟

اس نے میری طرف حیرت سے دیکھتے ہوئے پوچھا،

"وہ۔۔۔۔۔۔۔وہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میں ہاتھ کے اشارے سے شیشے کے پار مومن کو دیکھتے ہوئے بس اتنا کہہ پائی تھی، اس نرس نے میرے چہرے پر پریشانی اور گھبراہٹ بھرے تاثرات دیکھتے ہوئے گلاس ڈور کے پار دیکھا تھا۔۔۔

"اونو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

یہ کہتے ہی وہ (آئی سی یو) والے کمرے کی طرف بھاگی تھی اور ڈاکٹرز بھی بھاگتے ہوئے (آئی سی یو) والے روم کی طرف چلے گئے تھے، انکے پیچھے انکل کی فیملی بھی بھاگ کر میرے پاس پہنچی تھی، انکل نے میرے چہرے پر پریشانی اور خوف کے تاثرات دیکھ کر آنکھوں کے اشاروں سے پوچھا؟؟

"کیا ہوا بیٹی سب ٹھیک تو ہے"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔؟

آنٹی نے بھی میرے قریب آتے ہوئے پوچھا؟؟

"جی جی آنٹی سب ٹھیک ہے"۔۔۔۔۔۔۔۔میں نے پتھرائی ہوئی آواز میں کہا تھا۔

میرا خوف سے برا حال تھا، دل انجانے خوف سے بے قابو ہو رہا تھا۔

میں نے ایک بار پھر شیشے کے گلاس ڈور کے پار دیکھا، تب سامنے صوفے پر ہلکا سا دھواں محسوس کیا تھا، اور دیکھتے ہی دیکھتے وہ ہلکا سا دھواں کمرے کی کھڑکی کے پار فضا میں تحلیل ہو گیا تھا۔۔

"افففف یہ یہاں بھی پہنچ گیا"۔۔۔۔۔۔۔۔

(میں نے دل میں سوچا تھا)۔۔مجھے سمجھ نہیں آرہا تھا میں کیا کروں، یہ کیسی محبت تھی اسکی، مجھ سے سب کچھ تو چھین لیا تھا، میرا کل اثاثہ میرے ماں باپ تھے وہ بھی اس نے چھین لیے تھے، مومن کا آخری سہارا بچا تھا، اب یہ بھی چھیننا چاہتا تھا۔

میں نے انکل کی طرف دیکھ کر سر کا اشارہ کرتے ہوئے انکو کمرے سے باہر چلنے کو کہا تھا

۔۔۔۔

انکل نے بھی شاید میرا اشارہ سمجھ لیا تھا، تب ہی انکل بھی سر اثبات میں ہلا کر ایکسکیوز کرتے ہوئے باہر چلے گئے تھے،

انکے پیچھے میں بھی کمرے سے باہر چلی آئی تھی۔۔

"کیا ہوا بیٹا تم کچھ پریشان ہو؟ بات کیا ہے مجھ سے شئیر کرو"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔انکل نے ایک کرسی پر مجھے بیٹھنے کا اشارہ کیا اور دوسری پر وہ خود بیٹھے تھے۔۔

"جی انکل میں واقعی میں کافی پریشان ہوں، انکل اس نے مجھ سے سب کچھ تو چھین لیا ہے ،اب وہ میرا مومن مجھ سے چھیننا چاہتا ہے، اور میں کسی صورت ایسا نہیں ہونے دوں گی

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

میں نے مضبوط ارادوں سے کہا۔۔

"بچہ کیا وہ یہاں بھی آیا تھا"۔۔۔۔۔۔۔۔انکل نے حیرانی سے میری طرف دیکھتے ہوئے پوچھا؟؟

"جی انکل وہ آیا تھا، کچھ دیر پہلے میں نے اسے کمرے سے باہر نکلتے ہوئے دیکھا ہے"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میں نے دائیں بائیں دیکھتے ہوئے بہت ہی آہستگی سے بتایا، مجھے ڈر تھا کہیں وہ اب بھی میرے آس پاس چھپ کر میری باتیں نہ سن رہا ہو، اور میرا شک درست ثابت ہوا تھا، وہ بالکل انکل کے پیچھے اور میرے سامنے موجود تھا، اس کے لبوں پر ہلکی سی مسکان نے احاطہ کیا ہوا تھا۔

مجھے اس پر بہت غصہ آیا تھا، میں اپنی کرسی سے اٹھ کر بالکل اسکے سامنے جا کھڑی ہوئی

۔۔۔۔۔

"تم چاہتے کیا ہو، کیوں میری زندگی اجیرن کر دی تم نے، آخر تم چلے کیوں نہیں جاتے، میری زندگی سے، اور میری دنیا سے"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔؟ میں نے انتہائی کرخت اور غصیلی آواز میں پوچھا؟

کچھ لمحوں کے لیے بالکل خاموشی چھائی رہی۔

انکل نے بھی گردن موڑ کر پیچھے دیکھا۔

کوئی جواب نہ پا کر میں نے ایک بار پھر سے پوچھا تھا۔۔۔

"بتاو مجھے تم کیا چاہتے ہو، کیوں مجھے سکون کی سانس لینے نہیں دیتے، میرے سامنے آؤ اور آ کر مجھے بتاو آخر تمھارا مسئلہ کیا ہے، کیوں مجھے سکون سے جینے نہیں دیتے، سب کچھ تو چھین چکے ہو میرا، اور کیا چھیننا باقی رہ گیا ہے؟ میری وجہ سے نا جانے کتنوں کا خون کر دیا ہے تم نے، اور کتنوں کا کرنا باقی ہے، مجھے ایک ہی بار بتا دو، مجھ میں اور سکت نہیں ہے کسی اپنے کو کھونے کی، میری ہمت ٹوٹ چکی ہے، نہیں سہہ پاؤں گی، کسی اور اپنے کی قربانی، میں ایسا کرتی ہوں اپنی ہی جان لے لیتی ہوں"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔؟

"مجھے اب تم سے محبت نہیں ہے، اب تم میری ضد بن گئی ہو بس"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ نظر تو نہیں آ رہا تھا، پر اسکی اژدھ جیسی آواز میری سماعت پر ہتھوڑے برسا رہی تھی

۔۔۔

"اگر میرے بیٹے کو کچھ بھی ہوا، تو اتنا یاد رکھنا، میں تم کو بھی زندہ نہیں چھوڑوں گا، ایسا سبق سکھاؤں گا، تو عاشقی کرنا بھول جائے گا"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔انکل کرسی سے ایک جھٹکے سے اٹھ کر میرے پاس آ کر غصے بھرے لہجے میں کہا۔۔

"ہاہاہاہاہا"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔فضا میں ایک قہقہہ گونج اٹھا تھا،اسکے مکروہ قہقہے میں ایک طوفان کا اندیشہ تھا، پھر ایک دم خاموشی چھا گئی تھی، جیسے طوفان آنے کے بعد خاموشی چھا جاتی ہے، بالکل ویسی خاموشی،

"انکل یہاں سے چلیں کہیں وہ مومن کو کوئی نقصان نہ پہچادے"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ میں گھبراہٹ میں انکل کی کلائی پکڑ کر تیز تیز قدموں سے چلنے لگی تھی،

انکل بھی میری طرح تیز تیز قدم اٹھاتے ہوئے کمرے کی طرف بڑھنے لگے تھے، جیسے انکل کو بھی اندشہ ہو کہ وہ کچھ غلط نہ کر دے۔۔۔۔

میں چل کم دوڑ زیادہ رہی تھی، ہم ہسپتال کے اندرونی حصے میں پہنچ کر جیسے ہی (آئی سی یو)والے کمرے کے پاس پہنچے اور شیشے کے گلاس ڈور سے اندر جھانکا تو، تو وہ بالکل مومن کے پاس پہنچ چکا تھا،اسکے کیا ارادے تھے میں نہیں جانتی تھی۔۔۔۔ میں فوراً اسی گلاس ڈور کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئی تھی، وہاں اور بھی ڈاکٹرز موجود تھے۔۔۔

"ایکسکیوزمی۔۔۔میم۔۔۔۔آپ اندر نہیں آسکتیں"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ وہ مجھے ہاتھوں سے پکڑ کر باہر لے جانے لگے۔

"میرے شوہر کی جان کو خطرہ ہے، پلیز میری بات سمجھنے کی کوشش کریں،

please try to understand me "----------

میں نے ایک ڈاکٹر کے پاس پہنچ کر کہا۔

ڈاکٹر نے حیرت سے میری طرف دیکھا۔۔

"میں آپکی بات سمجھا نہیں، آپ کہنا کیا چاہتی ہیں، کیا ہم ڈاکٹرز یہاں جھک مار رہے ہیں، کیا آپکے شوہر کو ہم سے خطرہ ہے"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔انہوں نے کافی غصیلے لہجے میں ہو چھا؟

"میں نے ایسا تو کچھ نہیں کہا ڈاکٹر صاحب، میں اپنے شوہر پر بس آیت الکرسی پڑھنا چاہتی تھی"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میں نے شرمندگی محسوس کرتے ہوئے بات کو آگے بڑھنے سے بچا لیا تھا، تب ہی مومن ہاتھ پاؤں مارنے لگا تھا، اسکی سانسیں اکھڑنے لگی تھیں ، یہ سب کچھ ڈاکٹرز بھی دیکھ رہے تھے، پھر وہ بھی اسے بچانے کی کوشش میں لگ گے تھے۔

میرا وہی مسئلہ تھا پریشانی میں آیت الکرسی پڑھنا بھول جاتی تھی، اور میں کبھی کبھی بیچ میں ہی بھول جاتی تھی، اس بار بھی ایسا ہوا تھا، میں آیت الکرسی پڑھتے ہوئے بیچ میں بھول گئی

تو میں بھاگ کر انکل کو بلا لائی تھی، جو دروازے کے وسط میں حیرت سے کھڑا سر کو کبھی دائیں تو کبھی بائیں کر کے گھور رہا تھا، شاید انکل اسد کو کھوج رہے تھے، اسد مومن کے پاس کھڑا تھا، وہ مجھے تو نظر آ رہا تھا، شاید انکل کو نہیں آ رہا ہو گا، تب ہی وہ ادھر ادھر دیکھ رہے تھے۔۔۔۔۔۔

تب تک مومن ہاتھ پاؤں مارتے ہوئے نیم بے ہوش ہو چکا تھا، سب ڈاکٹر اپنی کوشش میں لگے ہوئے تھے۔۔۔

انکل نے آیت الکرسی کے ساتھ چاروں قل قرآن پاک کی پیچھلی سورتیں پڑھ کر مومن پر پھونک ماری تھی۔

تب ہی کمرے میں دھواں اٹھا تھا، پورا کمرا دھواں سے بھر گیا تھا۔

انکل نے مومن کے بیڈ کے چاروں طرف پھونک ماری تھی، بیڈ کے چاروں طرف ایک کڑا دیا تھا، تب مومن کی حالت کچھ بہتر ہوئی تھی، اور وہ دھواں کا ایک غول کمرے کی کھڑکی سے باہر کہیں ہوا میں تحلیل ہو گیا تھا۔

"یہ سب کیا تھا"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔؟ایک ڈاکٹر جیسے ہی اپنے ہوا اس میں لوٹا تو کچھ پریشانی کے عالم میں پوچھنے لگا تھا۔۔۔

انکل نے ڈاکٹر کے سامنے سب کچھ من و عن بیان کر دیا تھا۔

میں نے وہ پوری رات ہوسپیٹل میں گزاری تھی، کیونکہ مجھے گھر جانے سے بہت خوف اور ڈر محسوس ہوتا تھا، اس لیے میں انکل کو بتا کر وہیں ہسپتال میں رک گئی تھی۔۔۔

صبح سات بجے انکل کی ساری فیملی ہمارے گھر پر موجود تھی، انہوں نے کال کر کے مجھے گھر آنے کو کہا تھا۔۔

"بچہ تم ایسا کرو ٹیکسی کر کے گھر چلی جاو، تمھاری مما کی تعزیت کے لیے لوگ گھر آ رہے ہیں، اور تمھارا وہاں ہونا بے حد ضروری ہے"۔۔۔۔۔۔۔۔۔انکل نے میرے سامنے ناشتہ رکھتے ہوئے کہا، جو کچھ دیر پہلے میرا دیور دے کر گیا تھا۔۔

سلائس جام کے ساتھ ایک تھرماس بھی تھا جس میں گرما گرم چائے تھی۔۔۔

میرے سر میں کافی درد تھا، میں نے بنا کچھ کھائے بس ایک کپ چائے پی لی تھی۔

"ٹھیک ہے انکل میں چلتی ہوں، شام کو ان شاءاللہ پھر سے چکر لگاؤں گی، آپ نماز کے بعد آیت الکرسی کے ساتھ چاروں قل پڑھ کر مومن پر ضرور پھونک مار دیجیئے گا، مجھے لگتا ہے وہ پھر آئے گا، مجھے بہت پریشانی ہو گی"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔؟؟انکل نے میرے سر پر ہاتھ رکھ کر سر اثبات میں ہلا دیا تھا، وہ ابھی بھی منہ ہی منہ میں کچھ پڑھ رہے تھے۔

"تم فکر نہ کرو بچہ، میں ہوں ناں"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔انکل نے پہلے ایک پھونک بیڈ پر سوئے مومن پر ماری، پھر میرے سر پر شفقت بھرا ہاتھ پھیر کر مجھے حوصلہ دیتے ہوئے کہا۔

میں نے بھی نظر اٹھا کر مومن کو دیکھا

تو وہ سکون سے سو رہا تھا۔۔۔۔

میں اتنا کہہ کر خاموشی کے ساتھ ہوسپٹل کے گیٹ سے باہر نکل آئی تھی۔۔۔۔
میں گھر واپس آگئی تھی، ایک دو دن تک میں صبح شام مومن کے پاس ہو آتی تھی، کچھ ہی دن ہوئے تھے

♥♥♥♥♥♥♥

پھر ایک دن انکل کی کال آئی کہ مومن کو ہوش آگیا ہے، وہ اب خطرے سے باہر ہے،

ہم سب نے اللہ پاک کا

بے حد شکر ادا کیا تھا، ہم سب بے حد خوش تھے۔۔۔۔

میں شام میں مومن سے ملنے ہوسپیٹل گئی تو وہ پہلے سے کافی بہتر تھا،اسے (آئی سی یو) والے کمرے سے دوسرے روم میں شفٹ کر دیا گیا تھا۔۔۔

ہم کچھ دن ہی ہوسپیٹل رہے تھے، پھر ڈاکٹر نے مومن کا مکمل چیک اپ کرنے کے بعد اسے ڈسچارج کر دیا تھا۔۔۔

اسد کافی دونوں سے پھر میرے پاس نہیں آیا تھا،وہ کہاں تھا،وہ کہاں گیا مجھے نہیں بھی معلوم نہیں تھا،وہ زندہ تھا یا نہیں، مجھے تو اسکے بارے میں اتنا بھی پتہ نہیں تھا، میں اس بارے میں بھی کچھ نہیں جانتی تھی اور نہ مجھے کبھی اسکے بارے میں تجسس ہوا کہ آخر وہ چلا کہاں گیا ہے

جب مومن مکمل ٹھیک ہو کر گھر آیا تو میری ساس نے کہا،

"اب آپ دونوں کا یہاں تنہا رہنا کسی خطرے سے خالی نہیں ہے، آپ دونوں ہمارے ساتھ ہمارے گھر چل کر رہو"۔۔۔۔۔۔۔میں بھی انکی بات سے متفق ہو گئی تھی، کیونکہ اب اس گھر میں میرا کوئی بھی تو نہیں تھا، جس کی وجہ سے انکار کرتی، مما کا ایشو بھی اب ختم ہو گیا تھا، عورت کا اصلی گھر تو ویسے بھی اسکے شوہر کا ہی ہوتا ہے، اور سچ پوچھیں تو اب مجھے بھی اپنے اس گھر سے کافی خوف آتا تھا، ایسا لگتا تھا جیسے وہ میرے آس پاس اس گھر میں

کہیں نہ کہیں موجود ہو،اور مجھے گھور رہا ہو،اس لیے میں اپنی ساس کی ہاں میں ہاں ملا رہی تھی،اور سب سے بڑی بات میرا شوہر بھی یہی چاہتا تھا کہ میں انکی فیملی کے ساتھ رہوں، اس لیے ہم دونوں نے ایک دو دن کے اندر ہی اندر وہ گھر خالی کر دیا تھا،پھر اس گھر کو رینٹ پر دے دیا تھا،میں یہاں آکر سکون پا گئی تھی،مجھے کبھی کبھی احساس ضرور ہوتا تھا کہ آخر وہ گیا تو گیا کہاں،اسے زمین کھا گئی یا آسمان نگل گیا،

اب میں اسکے بارے میں مزید سوچنا نہیں چاہتی تھی،مجھے اللہ نے بیٹی جیسی رحمت دے کر میرے سارے دکھ درد ختم کر دیئے تھے،جیسے پا کر ہم سب بے حد خوش تھے،ہم نے اسکا نام عناب رکھا تھا(عناب کا مطلب سرخ گلاب)میں اپنی بیٹی میں اس قدر مگن ہو گئی تھی کہ اپنی بیتی سب باتیں فراموش کر بیٹھی تھی،میں پیچھلی سب باتیں بھول گئی تھی کیونکہ ان سب باتوں کو کافی عرصہ بیت چکا تھا۔۔۔۔۔۔

اس نے بھی آنا چھوڑ دیا تھا،میں سمجھی شاید میری شادی ہو گئی ہے اس لیے اس نے آنا چھوڑ دیا ہے،میری زندگی بہت آسان ہو گئی تھی،اس سے بڑی خوشی کی بات میرے لیے بھلا اور کیا ہو سکتی ہے کہ وہ اب مجھے تنگ کرنے نہیں آتا،لیکن یہ میری خام خیالی تھی

۔۔۔۔۔۔

میری بیٹی ماشاءاللہ اب پاؤں پاؤں چلنے لگی تھی، پھر ایک دن ایسا ہوا جس کا میں تصور بھی نہیں کر سکتی تھی، ایک دن میں نے اپنی بیٹی کو کاٹ میں سلایا، میری بیٹی کا کاٹ بیڈ سے کچھ فاصلے رکھا تھا، میں چائے بنانے کچن میں گئی تھی، مومن کا ایک مسئلہ تھا وہ کام کے پیچھے کریزی تھا، وہ جو بھی کام کرتا تھا، جب تک اسے مکمل نہ کر لیتا وہ گھر نہیں آتا تھا، وہ کام کے سلسلے میں کئی کئی راتیں گھر سے باہر گزار دیتا تھا۔۔۔۔۔۔۔

رات تھی سب سو رہے تھے، عناب کو کاٹ میں سلا کر میں چائے بنانے کچن میں گئی تھی، میری یہ پرانی عادت تھی، میں جب تک رات کو چائے نہ پی لیتی مجھے نیند نہیں آتی تھی، تو میں یہ غرض پوری کرنے کی خاطر اس وقت کچن میں کھڑی چائے بنانے میں مگن ہو گئی تھی، پھر کمرے میں آ کر میں نے وہ چائے پینے کے بعد وہ خالی کپ کچن میں رکھ کر جب واپس کمرے میں لوٹی، تو بیٹی کے کاٹ کے اوپر والا دوپٹہ ڈھلکا ہوا تھا، میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے تھے، ایک پل تو میرا دل دھڑکنا بند ہو گیا تھا، میری بیٹی کاٹ میں نہیں تھی ، آپ یقین کریں، اس وقت مجھے ایسا لگا تھا، جیسے مجھے کسی نے آسمان کی بلندیوں سے زمین پر پٹخا ہو، پٹخا بھی اتنے زور کا ہو کہ بدن ایک دم منجمد ہو گیا ہو، بدن کا ٹو تو لہو نہیں بالکل یہی کنڈیشن تھی اس وقت میری۔۔۔

میں بھاگتے ہوئے اپنی ساس کے کمرے کی طرف بڑھی تھی،اور جا کر انکو بتایا،وہ بے چاری اس وقت سو رہی تھی، پھر وہ بھی پریشانی سے اٹھ بیٹھی تھی،پریشانی تھی بھی تو بے حد، کچھ ہی لمحوں میں یہ بات پورے گھر میں گردش کرنے لگی تھی سب بے حد پریشان تھے، میں نے جب اپنے شوہر کو کال کی تو اس کا نمبر زآف جا رہا تھا، میں نے وہ پوری رات روتے ہوئے گزار دی تھی، میرے سسر نے بھی مجھے حوصلہ دیا تھا، لیکن میری جان جیسے سولی پر لٹکی ہوئی تھی، مجھے رہ رہ کر اپنی بیٹی کی یاد ستانے لگتی تھی، اسکے ہنسنے کی آواز میرے کانوں میں گونج رہی تھی، میں اس وقت بے بسی کی انتہا پر تھی، میں چاہ کر بھی کچھ نہ کر سکی، زندگی میں ہر انسان کے ساتھ ایک لمحہ ایسا ضرور آتا ہے، جب وہ چاہ کر بھی کچھ نہیں کر سکتا، وہ انتہائی مجبور بے بس لاچار ہو جاتا ہے، میرے لیے آج وہی لمحہ تھا، میں ایک ماں تھی، میرے اس وقت جو احساسات تھے، میں چاہ کر بھی ان کو لفظوں میں نہیں بتا سکتی،

یہ کیفیت وہی جان سکتا ہے، جن کے ساتھ کبھی ایسا لمحہ گزرا ہو، جو بے بسی کی انتہا پر ہو، یا وہ خود ایک ماں ہو۔۔۔

اللہ،اللہ کر کے صبح ہوئی، میں نے مومن کو کال کی تھی،تب اس کا نمبرز بھی آن تھا،اس نے جیسے ہی کال اٹینڈ کی تو میں نے روتے ہوئے رات جو کچھ ہوا سب اسے بتا دیا تھا،

"تم پاگل تو نہیں ہو گئی ہو، یہ تم کیسی باتیں کر رہی ہو؟"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔وہ مجھ پر بگڑنے لگے تھے، غصہ کرنے لگے تھے۔

"تم اندھی تھی، تم اس وقت تھی کہاں"۔۔۔؟

"مم۔۔۔۔۔۔میں۔۔۔۔۔۔۔کچن میں چائے بنانے گئی تھی"۔۔۔۔۔۔میری رات کو چائے پینے والی عادت کا اسے بھی بخوبی اندازہ تھا۔۔۔

"ایک رات اگر تم چائے نہ پیتی مر نہ جاتی،اسے آخر لے کون گیا؟زمین کھا گئی یا آسمان، میں ابھی آرہا ہوں"۔۔۔۔۔۔

وہ کچھ ہی دیر میں دندناتے ہوئے گھر میں داخل ہوا تھا۔۔۔

"کہاں ہے میری بیٹی؟خدا کا خوف کھاو، تم کیسی ماں ہو؟ایک بچی تم سے سنبھالی نہیں جاتی،ایک بیٹی کا بھی خیال نہ رکھ سکی تم"۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ میرے سر کھڑا چلا رہا تھا، میں سر جھکائے اس کی باتیں سنتی رہی تھی۔۔

"یہ تم کیسی باتیں کر رہے ہو؟ وہ تمھاری بیوی بعد میں ہے، پہلے وہ ایک ماں ہے، جس پر تم چیخ چلا رہے ہو، وہ بھی اس بچی کی ماں ہے،"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

میری ساس نے اسے غصے سے گھورتے ہوئے چپ کرانے کی کوشش کی تھی،

"اور یہ ہمارے گھر کا رواج نہیں ہے، کوئی اپنی بیوی، یا ماں بہن سے اس لہجے میں اتنی اونچی آواز میں بات کرے"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میرے سسر نے بھی اسے گھرکا تھا

"بابا آخر میری بچی گئی تو گئی کہاں، مجھے اس بات کی بہت ٹینشن ہو رہی ہے، جب یہ چائے بنانے کچن میں گئی تھی، تب بھی وہ کاٹ میں سو رہی تھی، رات کے دس 10 بجے گھر میں گھسنے کی آخر ہمت کس نے کی ہو گی"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔؟

اس نے اپنا ماتھا سہلا کر شدید پریشانی میں مبتلا ہوتے ہوئے کہا تھا۔

"کہیں اسے اسد تو نہیں لے گیا، اگر کوئی انسان گھر میں گھستا تو وہ سب کو نظر آجاتا، کوئی نہ کوئی تو اس انسان کو دیکھ ہی لیتا"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میرے سسر نے اپنا شک ظاہر کیا تھا۔۔۔

یہ بات سن کر میں ایک پل کے لیے سکتے میں آگئی تھی، میرا دل لرز اٹھا تھا، دل کی دھڑکن اتنی تیز ہو گئی تھی، جیسے وہ ابھی دل کی دیوار توڑ کر باہر آجائے گی، ماتھے پر ہلکا سا پسینہ نمودار ہونے لگا تھا، میری فیلنگز کچھ عیجب سی ہونے لگی تھی، مجھے خود پر غصہ آنے لگا تھا، یہ سب میری وجہ سے ہی تو ہو رہا تھا، پہلے بابا، انکل، مما، مومن کو بھی تو اس نے پوری کوشش کی تھی مارنے کی، یہ تو میرے اللہ نے کرم کیا تھا جو اسکی جان بچ گئی تھی، اور اب میری بیٹی، میری معصوم جان میری زندگی، اسکو بھی نہیں چھوڑا، اسے بھی لے گیا، اور نہ جانے کتنوں کو میں نے کھونا ہو گا، اولاد کے ساتھ کچھ برا ہو تو یہ دکھ تکلیف اور اذیت ماں کو کچھ سکون نہیں لینے دیتی، ایک ماں کے لیے اولاد سے بڑھ کر اور کچھ نہیں ہوتا۔

"بابا اگر ایسا ہے، جو آپ کہہ رہے ہیں میری بچی واقعی اسکے پاس ہے، تو اس بار میں اسے نہیں چھوڑوں گا بہت برداشت کر لیا میں، اب مجھے کچھ کرنا پڑے گا"۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"بیٹا اس بار میں بھی تمھارے ساتھ ہوں، اس نے ہماری نرمی کا ناجائز فائدہ اٹھا لیا ہے، میں اگر اب تک چپ تھا، تو اسکی ماں کی وجہ سے، وہ عورت بڑی اچھی تھی"۔۔۔۔۔۔۔۔۔؟؟ میرے سسر نے مومن کے کندھوں پر تھپکی دیتے ہوئے کہا

پھر مومن نے اسی دن سے عمل کرنا شروع کر دیا تھا، وہ رات کو دیر سے گھر آنے لگا تھا، اس بات کو آج تیسری رات تھی، اسد اسکے ہتھے چڑھ گیا تھا، آج مومن نے جو عمل کیا تھا، وہ اپنے گھر کیا تھا

" تم میرے سامنے آؤ، میرے سامنے کیوں نہیں آتے ؟ڈرتے ہو مجھ سے، بہت تماشا کر لیا تم نے، اور بہت تماشا سہہ لیا ہم نے "۔۔۔۔۔۔

میں مومن کے پاس ہی بیٹھی تھی، میں نے ہلکا سا دھواں ہوتے ہوئے دیکھ لیا تھا۔۔۔ پھر وہ دھواں آہستہ آہستہ بڑھنے لگا تھا، وہ سامنے ہی صوفے پر ٹانگ پر ٹانگ رکھے بیٹھا مسکرا رہا تھا، اسکی آنکھوں میں دیپ جل رہے تھے، میں نے آج تک اتنی روشن اور خوبصورت آنکھیں کسی کی بھی نہیں دیکھیں، جتنی اسکی تھی، اسکی آنکھوں میں ایک عیجب سی چمک تھی، وہ حسن مجسم تھا۔۔۔

"لو آ گیا تیرے سامنے بھی "۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اسکی آواز میں شیر کی دھاڑ تھی بادلوں گڑگڑاہٹ تھی، اژدھ کی پھنکار تھی۔

"کہاں ہے میری بیٹی "۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔؟مومن نے غصیلی آواز میں پوچھا تھا

"نہیں جانتا"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اس نے مختصر جواب دے کر میری طرف دیکھا تھا

میں نے نفرت سے اپنا سر جھٹکا تھا

"میں آخری بار پوچھ رہا ہوں، میری بیٹی کہاں ہے، سچ بتادے"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مومن نے غصے سے چلاتے ہوئے کہا۔۔۔

"نہیں جانتا"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اس نے اس بار بھی مختصر جواب دیا تھا۔۔۔

تب مومن نے منہ ہی منہ میں کچھ پڑھ کر اس پر پھونک ماری تھی۔۔

اسد نے شدید غصے میں کہا۔۔

"ایسا نہ کر، نیست و نابود ہو جائے گا"۔۔۔۔۔۔۔۔

مومن برابر عمل دوہراتا رہا، پھونک مارتا رہا۔۔

وہ زمین پر گرا، گرتے ہی تڑپنے لگا۔۔

"مجھے چھوڑ"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔وہ غرایا۔۔

"نہیں چھوڑوں گا، جب تک میری بیٹی کا نہیں بتاؤ گے"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔مومن

باتوں کے ساتھ ساتھ عمل بھی کرتا رہا۔

"میں کہتا ہوں، چھوڑ مجھے"۔۔۔۔۔۔اس نے چیختے ہوئے کہا۔۔۔

مومن نے کوئی جواب نہ دیا، بس عمل کرتا رہا، کچھ پڑھتا، اس پر پھونک مارتا، وہ تڑپنے لگتا

۔

"میں بتاتا ہوں، مجھے چھوڑ دے"۔۔۔۔اس نے کراہ کر ہار مانتے ہوئے کہا، جیسے تھک کے بے بس ہو گیا ہو،

تب مومن نے بھی منہ میں کچھ پڑھنا بند کر دیا تھا۔۔

"بولو میری بچی کہاں چھپا رکھی ہے تو نے"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔؟مومن نے نرمی دکھاتے ہوئے آرام سے پوچھا؟

"وہ میرے پاس ہے، لیکن میرا ارادہ اسے اٹھانے کا یا غلط نہیں تھا، وہ بس سوتے ہوئے مجھے پیاری لگی تھی تو میں اسے اٹھا لیا، اور اسے اپنے گھر لے گیا تھا، کہ کچھ دیر اسے اپنے پاس رکھوں گا، کھیلوں گا، پھر آ کر واپس دے جاؤں گا، میں اسے واپس دینے آ بھی رہا تھا، جیسے ہی میں گھر میں داخل ہوا، تو بہت شور مچا ہوا تھا، تم سب اسے ڈھونڈ رہے تھے، پھر میں نے بچی کو چھوڑنا مناسب نہیں سمجھا کہ کہیں آپ لوگ زیادہ نہ ڈر جائیں

"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔وہ بھی آرام سے جواب دے رہا تھا۔

"میری بچی واپس کر دو،اور تم یہاں سے ہمیشہ کے لیے ہم سب سے بہت دور چلے جاو،
اس میں تیری ہی بھلائی ہے اسے محض دھمکی مت سمجھنا، کرنے کو تو میں بہت کچھ کر سکتا
ہوں، لیکن اللہ سے ڈرتا ہوں،اس لیے چپ ہوں،اور تم میری چپ کا نائز فاہدہ مت اٹھاؤ
،میں تمھیں آخری بار کہہ رہا ہوں،اگر تم نہیں مانے تو میرا یہ عمل تجھے یہ گھر نہیں اس
دنیا کو چھوڑنے پر مجبور کر دے گا، یہ عمل تجھے جلا کر بھسم کر دے گا،اس سے پہلے میں
عمل کرنا شروع کروں،ایک بار پھر سے تجھے پیار سے سمجھا رہا ہوں، تم چلے جاو یہاں سے
ہمیشہ ہمیشہ کے لیے"۔۔۔۔۔مومن نے اس بار کچھ سخت لہجے میں کہا تھا۔۔۔

"بچی تو میں تجھے دے دوں گا، پر یہاں سے جاؤں گا کہیں بھی نہیں"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس نے بھی دو ٹوک لہجے میں غراتے ہوئے کہا۔

"جاو گے کیوں نہیں؟ میری زندگی اجیرن کر دی ہے تم نے، سانسیں گھٹتی ہیں میری، دم
نکلتا ہے میرا، تمھارے اس پاگل پن سے، دل چاہتا ہے تجھے مار ڈالو؟ یا پھر خود کو مار دوں،
پاگل کر کے رکھ دیا ہے تم نے مجھے، تیری اس دیوانگی کی وجہ سے جانے کتنے میرے اپنے
مجھ سے چھین گئے ہیں،اور جانے کتنوں کو کھونا پڑے گا مجھے، نہیں ہے سکت مجھ میں مزید
کسی اپنے کو کھونے کی، ڈر لگتا ہے مجھے تیری اس اندھی محبت سے، نفرت کرتی ہوں میں

تجھ سے اور تیری اس پاگل اور اندھی محبت سے، چلے کیوں نہیں جاتے تم میری زندگی سے، نہیں کرتی میں تجھ سے محبت، میں محبت بس اپنے شوہر مومن سے ہی کرتی ہوں "۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میں کافی سخت لہجے میں کہہ کر پھوٹ پھوٹ کر رو پڑی تھی، میرا دل پھٹنے لگا تھا، تیز اور اونچی آواز بولنے کی وجہ سے میرے دل کی دھڑکن بے ترتیب ہونے لگی تھی، پتہ نہیں مجھے کیوں اچانک یوں غصہ آگیا تھا، غصہ تھا یا نفرت یہ بھی نہ جان سکی تھی، یا شاید ڈر اور خوف تھا مزید کسی کے کھونے کا، اس جیسی پاگل اندھی شدت والی محبت سے مجھے شروع سے ہی ڈر لگتا تھا، چاہے ایسی محبت انسان ہی کیوں نہ کرتا ہو، شدت والی محبت بہت تکلیف دہ ہوتی ہے، وہ محبت ہی کیا جہاں کسی اپنے کو کھونا پڑ جائے، مجھے ایسی محبتیں نہیں چاہیں تھیں

♥♥♥♥

، شدت والی محبت بہت تکلیف دہ ہوتی ہے، وہ محبت ہی کیا جہاں کسی اپنے کو کھونا پڑ جائے، مجھے ایسی محبتیں نہیں چاہیں تھیں،

" مجھے نہیں پتہ, میں نہیں جانتا کہ تم کیوں مجھ سے اتنا ڈرتی ہو، میں نے تم سے کتنی بار تو کہا ہے، میں چاہ کر بھی تمھیں کچھ نہیں کہہ سکتا، کوئی تکلیف کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا، مجبور ہوں میں اپنی اس دیوانگی کے ہاتھوں، مت رویا کر تو میرے سامنے، تیرے آنسو مجھے کمزور کر دیتے ہیں، بہت تکلیف دیتے ہیں، مجھ سے برداشت نہیں ہوتے یہ تیرے آنسو، میں نے تم سے محبت تمھیں رولانے کے لیے نہیں کی تھی، تم میری محبت کی دیوانگی ہو، میرا جنون ہو"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔وہ ایک لمحے کے لیے خاموش ہوا تھا۔۔

میں نے سر اٹھا کر مومن کی طرف دیکھا، وہ بھی میری طرف ہی دیکھ رہا تھا، اس نے آنکھوں کے اشاروں سے مجھے چپ رہنے کا اشارہ دیا تھا، تب میں نے سامنے بیٹھے اسد کی طرف نظر ڈالی تھی، مجھے ایسا محسوس ہوا جیسے اسکی آنکھیں نم ہوں، آنسوؤں سے بھیگی ہوئی ہوں، یا پھر شاید مجھے محسوس ہوا تھا، کچھ توقف کے بعد اس نے دھیمی آواز میں ایک بار پھر بولنا شروع کیا تھا۔۔۔۔۔۔۔

"میرے اس جنون اور پاگل پن کو کبھی خود غرضی کے ترازو میں مت تولنا، میں نے کبھی تم سے صلہ پانے کے لیے محبت نہیں کی تھی، اور کبھی میں نے صلے میں تم سے کچھ مانگا بھی نہیں، کبھی یہ نہیں ہے، کہ تم بھی مجھ سے محبت کرو، میرے جتنی نہ سہی، پر تھوڑی سی

تو کر لو، میری محبت کا کچھ تو صلہ دے دو، اس محبت میں مجھے سوائے ذلت کے کبھی کچھ نہیں ملا، میں نے وہ ذلت بھی محبت سمجھ کر اپنی آنکھوں سے لگالی تھی، چلو تمھاری محبت نہ سہی نفرت ہی سہی، کرنے کو میں بہت کچھ کر سکتا تھا، پر میری اس دیوانگی میں تمھاری آنکھوں سے جو پانی بہتا، یہ مجھے کبھی گوارہ نہیں ہوتا، میں نے محبت کسی لالچ میں نہیں کی، یہ ایک لاشعوری عمل ہے، جو مجھ سے سرزد ہوا ہے، جس کے لیے مجھے کبھی بھی پچھتاوّا نہیں ہو گا، میرا ایسا کون سا عمل ہے جو تجھے پسند نہیں، مجھے بتاوّ میں وہ کرنا چھوڑ دوں گا، جس سے تمھیں تکلیف پہنچے میں وہ کبھی نہیں کروں گا، بس جو تمھیں مجھ سے جدا کرے مجھے یہ گوارا نہیں ہو گا، تم ان سب کو روک دو خدا کی قسم پھر میں کسی کو کچھ نہیں کہوں گا، بس مجھے تم سے جدا نہ کریں"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔وہ بے بسی کی آخری حد پر تھا۔۔

"اگر میری محبت ہوس ہوتی، تو جب تم نے شادی کر لی تھی، میں تمھیں اسی وقت چھوڑ دیتا، پر میں نے ایسا نہیں کیا، کیونکہ میری محبت ہوس نہیں تھی، میری دیوانگی، میرا پاگل پن، میرا جنون تھی، اگر یہ محبت واقعی ہوس ہوتی تو مجھے چاہیے تھا میں تیری جان لے لیتا، یا پھر تیرے شوہر کو ہی مار دیتا، پر میں نے ایسا بھی نہیں کیا، جانتی ہو کیوں؟

کیونکہ جب میں تمھارا چہرہ دیکھتا ہوں، تو میری محبت، میرا پاگل پن، میرا جنون، میری نفرت پر حاوی ہو جاتا ہے، پھر میں چاہ کر بھی کچھ نہیں کر سکتا، اور میری محبت اتنی خود غرض نہیں کہ وہ تمھیں دکھ اور تکلیف پہنچانے کا کرنا تو دور کی بات میری محبت سوچنا بھی گناہ کبیرہ سمجھتی ہے، مجھے تم سے محبت نہیں بلکہ عشق ہے، پر نا جانے کیوں

ناچاہتے ہوئے بھی ہر بار ہر دکھ میری وجہ سے ہی تمھیں ملتا ہے، تم میرا یقین کرو گی، تم میری دیوانگی کی آخری حد ہو، میں مر تو سکتا ہوں، لیکن تمھیں چھوڑنے کا تصور بھی نہیں کر سکتا، مجھ میں سکت نہیں ہے، تجھے کھونے کی، تجھے چھوڑ کے جانے کی، اگر میں تمھارے پاس سے چلا گیا، تو ہو سکتا ہے یہ دنیا ہی چھوڑ دوں، تم لوگ مجھ سے بے زار کس لیے ہوتے ہو، اب تو میں تمھارے پاس بہت کم آتا ہوں، تنگ بھی نہیں کرتا، اور تو اور میں اب آپ لوگوں کے گھر سے بھی چلا گیا ہوں، میں تم لوگوں سے اور کچھ بھی نہیں چاہتا، بس ایک اجازت دے دو، کہ میں کبھی کبھار تم سے ملنے آجایا کروں"۔۔۔۔۔۔۔

اس نے ٹھنڈی سانس خارج کرتے ہوئے بڑی حسرت سے مجھے دیکھ کر پوچھا تھا؟؟؟

"میں وعدہ کرتا ہوں، میں کبھی تم لوگوں کے سامنے بھی نہیں آؤں گا، کبھی تم لوگوں کو تنگ بھی نہیں کروں گا، پر اتنا حق مجھے دے دو، میں دور سے ہی تمھیں دیکھ کر چلا جاؤں گا ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

میں نے مومن کی طرف دیکھا، مجھے اپنی طرف دیکھتا پا کر اس نے سر نفی میں ہلاتے ہوئے مجھے روکا تھا، پھر میں نے بھی فوراً انکار کر دیا تھا۔

"نہیں ایسا نہیں ہو سکتا، تم چلے جاو یہاں سے، میں اجازت نہیں دے سکتی ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

"پر ایسا کیوں؟ کیوں اتنی نفرت کرتی ہو مجھ سے، میں کون سا تم لوگوں کے سامنے آؤں گا، بس دور سے دیکھ کر چلا جاؤں گا، اتنا تو حق دے دو"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اس نے بڑی آس و امید بھری نظروں سے میری طرف دیکھ کر کہا تھا۔۔۔

مجھے بھی اس پر ترس آ گیا تھا۔

میں نے سر اثبات میں ہلاتے ہوئے اسے اجازت دے دی تھی، ناچاہتے ہوئے بھی، میں یہ بھی جانتی تھی کہ مومن ایسا نہیں چاہتا، پر نا جانے کیوں مجھے اس کے چہرے پر چھائی،

بے بسی، تکلیف، درد، دیکھ کر اس پر ترس آگیا تھا، اس نے سر اٹھا کر میری طرف مسکراتے ہوئے دیکھا

"بس آپ پانچ 5 منٹ رکو، میں ابھی آپکی بیٹی کو لے کر آتا ہوں"۔۔۔۔۔۔۔۔اس نے خوشی سے کہا، اسکی ایک، ایک، حرکت سے خوشی ٹپک رہی تھی۔

وہ جھٹکے سے اٹھا تھا۔۔۔

"تم مجھے پاگل یا بے وقوف سمجھے ہو، جو میں تمھیں جانے دوں گا، اگر تمھیں جانے دیا تو ہو سکتا ہے تم واپس ہی نہ آو، میری بیٹی دو، پھر چلے جانا"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔مومن غصے سے چیخا۔

"میں وعدہ کرتا ہوں، میں واپس ضرور آؤں گا"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اس نے دھیمی آواز میں کہا، وہ جواب تو مومن کو دے رہا تھا، پر اسکی نظریں میرے اوپر ٹکی ہوئی تھی، کیونکہ میں اسکی نظروں کی تپش اپنے وجود کے آر پار محسوس کر رہی تھی، میری نظریں اس پر نہیں تھیں، پر اسکی نظروں کی گرمی سے میرا پورا وجود جھلس رہا تھا، میں نے سر اٹھا کر اسکی طرف دیکھا، تو وہ پہلے سے ہی مجھے دیکھ رہا تھا، میں نے فوراً اپنی نظریں پھیر لیں تھیں۔

مومن نے ایک بار پھر منہ ہی منہ میں کچھ پڑھ کر اس پر پھونک ماری، تو وہ اچھل کر زمین پر جا گرا تھا۔

"یار ایسا مت کر، مجھے تکلیف ہو رہی ہے، چھوڑ مجھے۔۔۔۔۔۔"۔۔۔۔۔۔وہ دھاڑا

۔۔۔۔

مومن اسے چھوڑ دو، یہ واپس ضرور آئے گا مجھے پورا یقین ہے اس پر"۔۔۔۔۔۔۔۔

میں نے یہ بات اس لیے کی تھی، کیونکہ ایک بار انکل نے مجھے کہا تھا، یہ وعدے کے بڑے سچے ہوتے ہیں، دوسری اور سب سے اہم بات جو تھی، وہ مجھ سے بے حد محبت کرتا تھا، وہ مجھ سے کبھی جھوٹ نہیں بول سکتا تھا، میں اتنا جان گئی تھی۔ اسکی باتوں میں جو سچائی تھی، جو اسکے چہرے پر میرے لیے محبت تھی۔ وہ کسی سے بھی پوشیدہ نہیں رہی تھی، میں جان گئی تھی وہ مجھ سے ٹوٹ کر محبت کرتا ہے، اور مجھ سے کبھی جھوٹ نہیں بولے گا۔۔

مومن نے میری بات سنی ہی نہیں تھی، وہ منہ ہی منہ میں کچھ پڑھ اس پر پھونک مارتا۔

اور وہ تڑپنے لگتا، مومن نے یہ عمل تیز کر دیا تھا۔

وہ تڑپتے تڑپتے نیم بے ہوش ہو چکا تھا۔۔

"مومن اب تو بس کر دو، خدا کے لیے وہ مر جائے گا"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میرے دل میں پتہ نہیں کیوں اسکے لیے اتنی ہمدردی جاگ اٹھی تھی ، میں نے چیختے ہوئے اسے روکا ،پر اس نے میری بات نہ مانی تھی۔

" خدا کے لیے مومن بس کر دو۔۔۔۔میری بیٹی اسکے پاس ہے

"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میں نے بے بسی لاچارگی سے اسے ایک بار پھر سے روکنا چاہا تھا،تب شاید اسکے دماغ میں میری بات جا لگی تھی تو اس نے عمل کرنا ترک کر دیا تھا،

کاش اسد انسان ہوتا، تو میرا انتخاب آج وہی ہوتا،اور مجھے ہمیشہ اپنے انتخاب پر فخر بھی ہوتا، بس کبھی کبھی میں اسکی جنونی محبت سے ڈر جاتی ہوں،اپنوں کو کھونا بہت تکلیف دہ ہوتا ہے ،اگر یہ میرے اپنوں کو نہ مارتا تو آج میرا انتخاب وہی ہوتا،اس نے آج تک میری کوئی بات رد نہیں کی تھی، محبت تو وہ مثالی کرتا تھا، کبھی انسان کو اس قدر محبت کرتے نہیں دیکھا جیسی وہ کرتا تھا، یا اللہ پاک فرماتے انسان جنات سے بھی شادی کر سکتے ہیں، میں تب بھی اسے اپنا لیتی، بھلا کوئی اتنی محبت کسی سے کیسے کر سکتا ہے، جتنی اس پاگل نے مجھ سے کی، میں آج بھی حیران ہوتی ہوں اس کی محبت دیکھ کر، وہ اس محبت کی خاطر کتنا ذلیل ہوا تھا۔ اگر ایسا کوئی انسان ہوتا تو وہ کب کا اپنی محبت چھوڑ کر جا چکا ہوتا۔

تب ہی کمرے کی کھڑکی کھلی تھی،اس کھڑکی سے ایک لڑکی کمرے میں داخل ہوئی تھی، وہ لڑکی اتنی خوبصورت تھی کہ میں اسے دیکھ کر دنگ رہ گئی تھی،وہ کسی کو بنا دیکھے،بنا کسی سے بولے سیدھی اسد کے پاس چلی گئی تھی،اس کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لیتے ہوئے وہ سسک پڑی تھی،پھر اس نے مومن کی طرف دیکھ کر کہا تھا۔۔

"کیا کر دیا ہے تم نے اسکے ساتھ؟ یہ کچھ بولتا کیوں نہیں"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔وہ رو رہی تھی،اسکی پلکیں بھیگی ہوئیں تھیں۔۔

"اگر اسے کچھ ہوا تو اتنا یاد رکھنا،میں تم لوگوں کو کبھی معاف نہیں کروں گی،تم لوگوں سے میں ضرور بدلہ لوں گی،میں تمھاری بیٹی کبھی واپس نہیں کروں گی،اب سسکتے رہو اپنی بیٹی کے لیے،جس طرح آج میں سسک رہی ہوں اپنے اسد کے لیے،تم لوگوں کا یہ میری طرف سے انتقام ہو گا"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اس نے غراتے ہوئے کہا۔

"میں بھی دیکھتا ہوں،تم مجھے میری بیٹی کیسے واپس نہیں کرتی"۔۔۔۔۔۔۔۔۔مومن نے تڑپ کر جواب دیا تھا،میں الگ پریشان ہو گئی تھی۔میری غیر ہوتی حالت دیکھ کر مومن نے آنکھوں کے اشاروں سے مجھے تسلی دی تھی۔

"کہا بھی تھاناں تمھیں، یہ انسان بڑی ظالم مخلوق ہے، کیوں چلے آئے ہوان ظالموں کی دنیامیں، ہم کتنے خوش تھے اپنی زندگی اور دنیامیں، تمھیں بھی محبت ہوئی تو کس سے، ایک ظالم اور سفاک لڑکی سے، جسے تمھاری ذرہ برابر بھی پروانہیں ہے۔ جو محبت سے بھی آشنا نہیں تھی۔ اٹھو میرے ساتھ اپنی دنیامیں واپس چلو"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اس نے روتی ہوئی آنکھوں سے میری طرف دیکھا تھا۔ میں نے شرمندگی سے اپنا چہرہ جھکالیا تھا، واقعی اس بے چارے کو میری محبت میں ملا تو کچھ بھی نہیں سوائے ذلت کے، وہ لڑکی اسے لے کر ہوامیں کہیں تحلیل ہو گئی تھی۔ مومن نے بھی اسے جانے دیا تھا۔

میں دو دن تک بیمار رہی تھی، ایک تو مجھے اپنی بیٹی کی پریشانی نے آدھ مویا کر دیا تھا، دوسرا رہ رہ کر مجھے اس بچارے کا خیال ستانے لگتا تھا، اسی کشمکش میں دو دن پریشان اور بیمار رہی تھی، مومن الگ پریشان تھا، اس بات پر سارا گھر پریشان تھا۔ مومن نے سب کچھ بتادیا تھا، جسے سن کر انکل تو اس سے بھی زیادہ پریشان ہو گیا تھا۔

"انکل میں نے انکو روکا تھا، کہ اگر وہ آنے کا کہہ رہا ہے تو ضرور ہماری بیٹی کو واپس لے کر آئے گا، پر انہوں نے میری ایک بھی نہیں مانی، عمل دوہراتے رہے، وہ زخموں سے چور

بے ہوش ہو گیا تھا، ایک لڑکی نے کہا ہے وہ میری بیٹی اب واپس نہیں کرے گی

"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میں اتنا کہہ کر سسک اٹھی تھی، پتہ نہیں میرے دل کو کیا ہوا تھا، میں سب کے سامنے بلک بلک کر رو پڑی تھی، ساری فیملی اور انکل نے مجھے کافی حوصلہ اور تسلی دی تھی، خود مومن نے بھی مجھے کافی تسلی دی تھی، کہ کچھ نہیں ہو گا۔ سب جانتے تھے میں بیٹی کی وجہ سے بہت پریشان ہوں، میرے دل میں بیٹی کی تکلیف تو تھی ہی، اس بے چارے کا بھی بہت دکھ تھا، میں یہ تو جانتی تھی، وہ ہر صورت میری بیٹی مجھے واپس کر دے گا، اصل دکھ تو مجھے اسد کی ذات کا تھا، اس پیار میں اسے کیا ملا تھا، سوائے دکھ اذیت کے، ٹھکرائے جانے کا دکھ دل میں اپنا نشان چھوڑ جاتا ہے، جب جب میری آنکھوں کے سامنے اس کا چہرہ آتا تو میرا دل درد سے پھٹنے لگتا تھا، اس بار جب وہ آئے گا میں خود اسے پیار سے سمجھاؤں گی، یہ فیصلہ میں نے دل میں کر لیا تھا، اور اس فیصلے پر میں دل سے مطمئن اور سرشار ہو گئی تھی۔

♥♥♥♥

اس بات کو آج تیسرا دن تھا، جب وہ ایک بار پھر میرے سامنے کھڑا تھا، اس کے بازو میں میری بیٹی بھی کھیل رہی تھی۔۔

"میں نے جو وعدہ کیا تھا، آج اسے پورا کرنے آیا ہوں، میں اپنا وعدہ جلدی پورا کر دیتا، پر میں اتنا زخمی تھا، کہ یہاں تک آنا بھی میرے بس میں نہیں، اس لیے وعدے کو پورا کرنے میں کافی سارے دن لگ گئے، جس کے لیے میں بے حد شرمندہ ہوں

"۔۔۔۔۔۔۔۔۔

میں نے اسکی آنکھیں اور آواز بھیگی ہوئی محسوس کی تھی، اس نے میری بیٹی میرے بازوؤں میں دیتے ہوئے شرمندہ لہجے میں کہا، اس دن والی لڑکی بھی اسکے ساتھ تھی۔

میں نے اپنی بیٹی کو لے کر سینے سے لگایا تھا۔۔۔

"چلو اب یہاں کھڑے کب تک اسے یوں ہی دیکھتے اور ٹھنڈی سانسیں بھرتے رہو گے ،گھر نہیں چلنا"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اس لڑکی نے پتھرائی مگر کرخت لہجے میں کہا۔

وہ جیسے ہی دروازے کی طرف بڑھا۔

"سنو"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میں نے اسے پکارا۔۔۔

"میں نے تم سے کچھ بات کرنی ہے، ایک پل کے لیے میری بات سن لو"۔۔۔۔۔۔۔

ان دونوں نے پیچھے مڑ کر میری طرف حیرت سے دیکھا تھا۔۔۔

اس وقت مومن گھر پر نہیں تھا۔

میں بالکل تنہا تھی۔

"ایک بار تم نے یہاں آنے کی اجازت مانگی تھی ناں، تمھیں آنے کی اجازت دینے سے پہلے میری ایک شرط ہے، اگر تم میری وہ شرط مان لیتے ہو، تو جب بھی تمھارا دل چاہے، تم یہاں آ سکتے ہو، مجھے دیکھ سکتے ہو، بلکہ مل بھی سکتے ہو"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میں نے اپنی بیٹی کو بیڈ پر لٹاتے ہوئے نرمی سے کہا کیونکہ میری بیٹی میرے بازوؤں میں کھیلتے کھیلتے سو چکی تھی۔۔۔

"کیسی شرط"۔۔۔۔۔۔۔۔؟اس وقت اسکی آنکھوں میں حیرت تھی۔

"مجھے آپکی ہر شرط منظور ہے، بس مجھے یہاں آنے کی اجازت دے دیں، کہ میں کبھی کبھار آپ سے ملنے آجایا کروں، آپکو دیکھ لیا کروں"۔۔۔۔۔۔۔۔۔اسکی آواز میں، میں نے ہلکی سی خوشی کا عنصر محسوس کیا تھا۔

"میری شرط ہے، تم اس لڑکی سے شادی کر لو، جو تم سے بے انتہا محبت کرتی ہے، تمھاری فکر کرتی ہے، تمھاری محبت میں دم بھرتی ہے"۔۔۔۔۔میں نے اس کے پاس کھڑی لڑکی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔۔۔

اس لڑکی نے سر اٹھا کر میری طرف کافی حیرت سے دیکھا، اسکی آنکھوں میں ایک لمحے کے لیے چمک ہوئی تھی، دوسرے ہی لمحے وہ چمک مدھم پڑ گئی تھی۔۔۔۔۔۔

"یہ تم کیا کہہ رہی ہو، تم جانتی بھی ہو کتنی محبت کرتا ہوں میں تم سے، اس کے باوجود بھی تم ایسا چاہتی ہو"۔۔۔۔۔۔۔۔؟اس نے مجھے دیکھتے ہوئے کافی حیرت سے پوچھا؟اور دو قدم چل کر میرے اور قریب ہوا تھا۔۔۔۔

"ہاں میں ایسا چاہتی ہوں، جتنی محبت تم مجھ سے کرتے ہو، میری فکر کرتے ہو، یہ شاید تم سے بھی کہیں زیادہ تم سے محبت کرتی ہے، تمھاری فکر کرتی ہے، تم میرے تو نہیں ہو سکتے ،تو کم سے کم اس کے ہی ہو جاو، یہی محبت کا تقاضا ہے"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میں نے کافی دھیمی آواز میں کہا تھا۔

"یہ تمھاری نفرت ہے، یا مجھ سے محبت"۔۔۔۔۔۔۔۔؟اس نے مجھ پر نظر ڈالتے ہوئے بے قراری سے پوچھا؟

"نہیں، یہ میرا تم پر مان ہے، اگر نفرت ہوتی تو میں تجھکو دیکھنا بھی پسند نہ کرتی، میں چاہ کر بھی میں تم سے نفرت نہیں کر سکتی"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میں کچھ لمحے کے لیے خاموش ہو گئی تھی، ان دونوں کی آنکھوں میں حیرت تھی، میں نے سر اٹھا کر اس لڑکی کو دیکھا، جو آنکھوں میں حیرت اور لبوں پر دھیمی سی مسکراہٹ لیے مجھے دیکھ رہی تھی،

"ہاں نفرت تو میں تجھ سے کبھی بھی نہیں کر سکی، محبت میں اپنے شوہر سے کرتی ہوں، تم نے میری کبھی کوئی بات رد نہیں کی تو یہ وہی مان ہے، اور مجھے امید ہے تم یہ مان بھی نہیں توڑو گے"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میں نے پھر سے اپنی بات وہی سے جوڑی تھی

"آپ اتنا مان کرتیں ہیں مجھ پر"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اس نے حیرت بھرتاثرات سے میری طرف نگاہ ڈالتے ہوئے پوچھا؟؟ تو میں نے بھی فورا سر اثبات میں ہلا دیا تھا، پھر فورا اسکے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ نے احاطہ کر لیا تھا،

"آپ نے جو بھی کہا، میں نے آپکی ہر بات مانی اس بار بھی ایسا ہی ہو گا،"۔۔۔۔۔۔۔ اس نے میری بات تیزی سے کاٹی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"میں تمھارا مان اس بار بھی نہیں توڑوں گا، نہ ہی مجھ میں اتنی سکت ہے کہ تمھیں اداس دیکھوں"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اس نے محبت پاش نظروں سے مجھے دیکھتے ہوئے کہا، اسکی آنکھوں میں نمی تھی اور ہونٹوں پر ہلکی سی مسکراہٹ۔

"اگر آپ یہی چاہتی ہیں، تو میں یہ کڑوا گھونٹ بھی پینے کو تیار ہوں، میں یہ شادی ضرور کروں گا، اگر تمھاری خوشی اس بات میں ہے، تو میں یہ ضرور کروں گا، میرا وعدہ رہا، میں یہ شادی ضرور کروں گا"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔وہ یہ کہہ کر کمرے سے باہر چلا گیا تھا۔۔۔۔۔

کمرے میں کھڑی وہ خوبصورت سی لڑکی دھیرے سے چلتے ہوئے میرے قریب ہوئی تھی، کتنے ہی پل ٹکٹکی باندھے وہ مجھے گھورتی رہی، پھر کچھ توقف کے بعد اس نے بہت ہی دھیرے سے کہا۔۔۔۔

"میں آپ کا یہ احسان زندگی بھر نہیں بھولوں گی، آپ نہیں جانتی جو خوشی آج آپ نے میرے نام کی ہے، اسکا احساس کتنا مسحور کن ہے، جس کو پانے کے لیے میں نے اپنا تن، من، دھن تک قربان کر دیا تھا، اس نے پھر بھی میری طرف پلٹ کر نہیں دیکھا تھا، اور آج آپ نے بس اتنا کہا اور وہ مان گیا، وہ آپ سے واقعی سچی محبت کرتا ہے، میں کبھی اسے آپکا حوالہ نہیں دوں گی، آپ نے تو میری پوری زندگی سنوار دی ہے، میں آپ کا یہ احسان

کیسے بھول سکتی ہوں، میرے پاس آپکو دینے کے لیے اور تو کچھ بھی نہیں ہے، جو خوشی آپ نے میرے مقدر میں لکھی ہے، اسکے سامنے ہر قیمتی سے قیمتی تحفہ بھی چھوٹا اور حقیر سا لگتا ہے، میرے سامنے تو ہیرے زیوارت بھی کوئی معنی نہیں رکھتے، مجھے سمجھ نہیں آرہا ، میں آپکے سامنے ایسا کیا رکھوں کہ اس معیار پر پورا اترے، ابھی فلحال میرے پاس یہ چھوٹا سا تحفہ ہے، آپ اسے قبول کر لیں، تو مجھے بہت خوشی ہو گئی، جب میری شادی ان سے ہو جائے گی تو میں آپکے پاس واپس آؤں گی، اور وہ چیز آپکو انعام میں دوں گی، جو اسد کی محبت کی شایان شان کے برابر ہو گی، مجھے تو دنیا کی ہر چیز اسکی محبت کے آگے بہت چھوٹی حقیر سی لگتی ہے "----------

اسکے ہاتھوں میں ایک سونے کا بڑا سا ہار تھا، اس نے وہی ہار میری طرف بڑھا دیا تھا

"ارے نہیں نہیں مجھے اسکی کوئی ضرورت نہیں، بس تم مجھ پر ایک احسان کر دینا، اسے بہت خوش رکھنا، اسے کبھی کوئی بھی غم نہ دینا، یہ محبت کا ٹھکرایا ہوا ہے، اسکی قدر کرنا، اسے اتنا پیار دینا کہ یہ مجھے بھول جائے "----------اسد کے میرے زندگی سے چلے جانے کے تصور سے ہی میری آنکھیں بھیگ گئیں تھیں۔

"آپ اس کی فکر نہ کریں، میں اسے بہت خوش رکھوں گی، آخر وہ میری بچپن کی محبت ہے"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔وہ لڑکی سونے کا سیٹ میرے ہاتھوں میں تھما کر خود ہوا میں کہیں تحلیل ہو گئی تھی۔۔۔۔۔۔

پھر بہت سارے سال گزر گئے تھے، اسد واپس نہ آیا، یہ بات میں نے بہت محسوس کی تھی، انسان بھی ناں کتنا ناشکرا ہوتا ہے، جو چیز اسکی ملکیت ہوتی ہے، تب اس چیز کی کوئی قدر نہیں ہوتی، جب وہ چیز اس سے چھین جائے، تب اسے احساس ہوتا ہے، وہ اس چیز کے لیے روتا گڑگڑاتا ہے، میری کیفیت بھی بلکل ایسی تھی جب وہ میرے پاس تھا، تو مجھے اس سے بہت ڈر لگتا تھا، دل چاہتا تھا یہ میری زندگی سے کہیں دور چلا جائے، اور آج جب وہ چلا گیا تو میں اسکے لیے بہت ہریشان اور بے چین تھی، تڑپ رہی تھی، گڑگڑا رہی تھی، مجھے اپنی کیفیت خود سمجھ نہیں آ رہی تھی۔ چاہے جانے کا خمار انسان کو پاگل کر دیتا ہے، چاہے آپ کسی کو پسند نہ کرتے ہوں، پر کوئی آپ کو دل و جان سے چاہتا ہو، اور یہ بات آپکو بھی معلوم ہو تو یہ سرور یہ خمار الگ ہی مزا دیتا ہے، اسے یہاں سے گئے پانچ چھ سال ہو گئے تھے، میں اسے پھر سے اپنے گھر میں محسوس نہیں کیا تھا، پھر ایک دن اچانک

۔۔۔۔۔۔۔۔

میں اپنی بیٹی کے کپڑے لینے بازار گئی ہوئی تھی، ایک ٹرک والے نے میری بیٹی کو ٹکر ماری ، یہ دیکھ کر میری چیخ نکلی تھی، آپ یقین کریں میں بالکل جھوٹ نہیں کہہ رہی، جب میں نے دیکھا تو میری بیٹی صحیح سلامت کھڑی تھی، اور ٹرک والے کا ٹرک الٹا پڑا تھا، یہ منظر دیکھ کر مجھے اپنا منظر یاد آیا تھا، جب مجھے بھی ٹرک والے نے ٹکر ماری تھی، تب مجھے بھی تو کچھ نہیں ہوا تھا، پر وہ ڈار ئیور۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔آج مجھے اپنی بیٹی کو دیکھ کر احساس ہو رہا تھا، آج میرا بھی دل چاہ رہا تھا، میں اپنے پرس کے سارے پیسے اپنی بیٹی کے سر پر وار دوں، جیسے اس دن ایک لڑکے نے ہزار کا نوٹ دے کر کہا اسے خیرات کر دیں، آج وہی منظر ایک بار پھر سے دوہرایا گیا تھا، فرق بس اتنا تھا، کل میں تھی آج میری بیٹی ہے، تب مجھے خاص احساس نہیں ہوا تھا، کیونکہ تب دیکھنے والے کوئی اور تھے محسوس کرنے والے بھی کوئی اور تھے، آج وہی بھیانک واقعہ میری لخت جگر کے ساتھ پیش آیا تھا، آج دیکھنے والی بھی میں تھی، محسوس کرنے والی بھی میں ہی تھی، آج مجھے احساس ہو رہا تھا اگر اس لڑکے نے مجھے ہزار کا نوٹ دیا تھا، تو یہ کوئی بہت بڑی بات نہیں تھی، ایکسیڈنٹ بھی تو اتنا بھیانک تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جب میں اس ٹرک والے کے کے قریب گئی اور دیکھا تو اس بے چارے کا بھیجا ہی باہر آیا پڑا تھا، اس نے موقع پر ہی دم توڑ دیا تھا۔

مجھے شک ہوا اسد یہیں کہیں آس پاس موجود ہے، میں اسے ڈھونڈنے کے لیے نظریں ادھر ادھر دوڑا رہی تھی۔ کہ وہ سامنے کچھ فاصلے پر کھڑا میری بچی کو دیکھ کر مسکرا رہا تھا،

"ہائے"۔۔۔۔۔۔اس نے میری بیٹی کو دیکھ کر اسکی طرف ہاتھ ہلاتے ہوئے کہا۔۔۔

میری بیٹی بھی انکل کہتے ہوئے اس کی طرف بھاگی چلی گئی تھی۔۔۔ جیسے برسوں کی شناسائی ہو، میں یہ منظر دیکھ کر کافی حیران ہوئی تھی۔ جب یہ میری بیٹی کو لے گیا تھا، تب وہ بہت چھوٹی تھی، زیادہ سے زیادہ ایک سال کے قریب ہو گی، اور اب وہ سات سال کی ہو گئی تھی۔۔۔

تو یہ کیسے ممکن تھا۔۔۔۔۔۔کہ وہ میری بیٹی کو یاد تھا۔۔۔

"تم یہاں کیا کر رہے ہو"۔۔۔۔۔۔۔۔۔؟ میں اسکے قریب آتے ہوئے دھیرے سے پوچھا؟ درحقیقت مجھے خود اسے دیکھ کر انوکھی خوشی ہوئی تھی۔ بہت اچھا لگا اسے اپنے قریب دیکھ کر، جو میری بیٹی کو بازوؤں میں اٹھائے ہوئے کھڑا تھا۔

اس نے میری طرف دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا۔

"کہاں جاؤں"۔۔۔۔۔۔۔۔؟ اسکی آنکھوں میں دیپ روشن تھے، اسکی آنکھیں اتنی خوبصورت اور روشن تھیں کہ مجھے اپنی آنکھیں اسے دیکھتے ہوئے جھکانی پڑ گئیں تھی،

کیونکہ اتنی خوبصورت آنکھوں کو دیکھنا میرے بس سے باہر تھا،اسکی دراز پلکیں سایہ فگن تھیں، میں نے اپنی زندگی میں اتنی خوبصورت اور روشن روشن آنکھیں کبھی کسی کی نہیں دیکھیں تھیں۔۔۔۔۔

"آپ کا حکم تو مان لیا تھا، کر لی تھی شادی اس سے، جس کا آپ نے حکم دیا تھا ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"اسکی آواز میں گھنگروں کی جھنکار تھی۔

"ارے واہ۔۔۔۔۔۔تم سچ کہہ رہے ہو"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔؟میں خوشی سے جھوم اٹھی تھی، مجھے بے حد خوشی ہو رہی تھی، ایک تو یہ خوشی محسوس کی تھی کہ وہ واقعی مجھ سے کتنی سچی محبت کرتا ہے، نہ چاہتے ہوئے بھی اس نے اس لڑکی سے شادی کر لی تھی، کیونکہ یہ میرا حو حکم تھا وہ کیسے ٹالتا، اور دوسری خوشی یہ کہ اس نے میرا مان نہیں توڑا تھا، میری بات مان لی تھی، مجھے منزل نہ صحیح پر اس لڑکی کے راستے تو اسان ہو گئے تھے، میرے لیے اس سے بڑھ کر اور خوشی کیا ہو سکتی تھی۔۔۔۔

اس نے اپنے سر کو اثبات میں ہلایا تھا، کھیل وہ اب بھی میری بیٹی عناب سے رہا تھا، عناب بھی اسے چمٹی ہوئی تھی، جیسے وہ اسے برسوں سے جانتی ہو، مجھے عناب کا انداز کچھ عیجب

سالگا تھا، میرے ہوتے ہوئے وہ کسی کے پاس بھی نہیں جاتی تھی، اور آج وہ اس سے یوں گھل مل گئی تھی جیسے وہ اسے بہت قریب سے جانتی ہو۔۔۔

"عناب نیچے آئیں، ہمیں کپڑے لینے بھی چلنا ہے"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔وہ میری بات ان سنی کرتے ہوئے اس سے چپٹی رہی، مجھے بہت غصہ آیا تھا۔

"عناب میں نے آپ سے کچھ کہا ہے، آپکو سنائی نہیں دیتا، کہ مما نے کیا کہا ہے"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"آپ جائیں مجھے انکل کے پاس رہنا ہے"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اس نے بس اتنا کہا تھا۔۔ مجھے اس پر بے حد غصہ آیا تھا، میں نے اس کا بازو پکڑ کر اپنی طرف کھینچا تھا، تو وہ اسکے بازوؤں سے لڑکھڑاتے ہوئے نیچے گری تھی، وہ وہیں زمین پر بیٹھ کر رونے لگیں کہ مجھے نہیں چلنا، مجھے انکل کے پاس رہنا ہے۔

"آپ بچی پر غصہ نہ کریں، آپ چلیں میں اسے چھوڑ دوں گا"۔۔۔۔۔۔۔۔۔

میں نے غصے سے اسکی طرف دیکھا تھا، اس کا چہرہ ستا ہوا تھا، تو مجھے بھی اس پر ترس آ گیا تھا، میں خاموشی کے ساتھ اپنے گھر چل پڑی۔ میں نے کپڑے لینے کا ارادہ ترک کر دیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

رات کو جب وہ میرے پہلو میں سو کر موبائل سے کھیل رہی تھی، تو مجھے اچانک صبح والا منظر یاد آ گیا تھا، تو میں نے اپنی بیٹی سے پوچھ لیا۔

"عناب جان آپ مما سے ناراض ہیں"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔؟

اس نے بے اختیار اپنا سر اٹھا کر مجھے حیرت سے دیکھا، پھر سر نفی میں ہلا دیا تھا۔۔۔

"میری جان جو صبح انکل آپکو ملے تھے، کیا آپ انکو جانتی ہیں"۔۔۔۔۔۔۔؟

میں نے اسکے ہاتھوں سے موبائل لیتے ہوئے پوچھا۔

"نہیں مما میں انکو جانتی تو نہیں ہوں، پر کچھ مہینے پہلے جب آپ مجھے سکول چھوڑنے جا رہی تھی، تب ان سے میری بات ہوئی تھی"۔۔۔۔۔۔۔اس نے کچھ سوچتے ہوئے کہا ۔۔۔

"پھر جان"۔۔۔۔۔۔۔میں مزید اس سے اگلوانا چاہتی تھی۔

"مما پھر یہ انکل مجھ سے روز ملنے آتے تھے، جہاں میں جاتی یہ انکل پہلے سے وہاں پر ہوتے تھے، روز مجھے سیر کروانے بھی لے جاتے، مجھے چاکلیٹ، چپس، ٹافیاں لے کر دیتے تھے"۔۔۔۔۔۔۔میں اسکی باتیں سن کر کافی پریشان ہو گئی تھی۔۔۔

پھر یہ اکثر ہونے لگا، وہ میری بیٹی کے ساتھ سائے کی طرح رہنے لگا، ایک دن اچانک یہ میرے سامنے آگیا تھا۔

"تم چلے کیوں نہیں جاتے آخر"۔۔۔۔۔؟۔۔۔۔میں نے تکلیف سے کہا۔۔۔

"چلا تو گیا ہوں تمھاری زندگی سے"۔۔۔۔۔اس نے انتہائی کرب سے کہا۔۔۔اسکے چہرے پر جو دکھ اور تکلیف کے تاثرات تھے، اس سے اندازا لگایا جا سکتا تھا، اس وقت وہ کتنی تکلیف سے گزر رہا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"میں آپکے سامنے کبھی نہیں آؤں گا، وعدہ کیا تھا میں نے آپ سے، ایک اور بھی وعدہ کیا تھا آپ سے، آپکو نہ چھوڑنے کا، میں ان دونوں وعدوں پر عمل کر رہا ہوں، آپکے سامنے بھی نہیں آؤں گا، اور آپکو کبھی چھوڑوں گا بھی نہیں، خود کے لیے مجھے ان دونوں وعدوں پر قائم رہنے دیں، کہیں ایسا نہ ہو میں شادی والا وعدہ بھول جاؤں"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس نے اتنا کہا اور وہاں سے تحلیل ہو گیا تھا۔۔۔

اس نے اپنا وعدہ پورا کر دکھایا، یہ محبت کرنے والے جنات کبھی نہیں جاتے، یہ میرے سامنے آنے سے تو رک گیا تھا، پر اس نے مجھے چھوڑا بھی نہیں تھا، میری بیٹی جوان ہو گئی تھی، اس نے آنا اب بھی نہ چھوڑا تھا۔ آتا کبھی کبھی ہے، پر آتا ضرور ہے، اسکے اپنے بچے

بھی جوان ہو گئے تھے۔ایک دن اس نے بتایا تھا اسے بیٹی ہوئی تھی،اب تو وہ بھی جوان ہو گئی ہو گی۔

پر اس کی محبت آج بھی ختم نہ ہوئی تھی،اب بھی وہ جب میرے سامنے آئے تو ویسی ٹھنڈی سانسیں لیتے نہیں تھکتا تھا، جیسے پہلے وہ جوانی میں لیتا تھا،جوان تو وہ اب بھی تھا۔ مجھ پر بڑھاپے کے آثار نمایاں ہو چکے تھے، لیکن وہ اب بھی نوجوان تھا،وہ اب بھی ویسا ہی خوبصورت اور روشن آنکھوں والا تھا۔

میری ساس میرا سسر اللہ کو پیارے ہو گئے ہیں،اب اس گھر میں بس میں، میرا شوہر، میری بیٹی عناب،اور میرا بیٹا افنان رہتے تھے۔

ارے یہ تو آپکو بتایا نہیں،اللہ نے مجھے ایک چاند سا بیٹا بھی دیا تھا۔جو ماشاءاللہ اب جوان ہو چکا ہے،اس نے اسد کو بھی دیکھا ہے،اس سے باتیں بھی کرتا ہے،میرا بیٹا افنان کہتا ہے، میں بابا اسد کے ساتھ بہت خوش ہوتا ہوں،اسد میری بیٹی کے پاس اب بھی آتا ہے،وہ میری بیٹی کو بیٹی ہی بولتا ہے،میری بیٹی نے کئی بار اس کے نین نقش مجھے بتائے ہیں، جس کو سن کر میں بس مسکرا دیتی ہوں،اب میں اسے کیسے بتاتی کہ وہ تمھاری ماں سے محبت کرتا تھا۔۔۔محبت تو واقعی وہ مثالی کرتا تھا،وہ تو اب بھی مجھ سے ویسی ہی محبت کرتا ہے، میں

خود کو خوش نصیب سمجھوں یا پھر بد نصیب۔۔۔خوش نصیب اس لیے کہ وہ آج بھی اتنی شدت سے مجھے چاہتا ہے،اور بد نصیب اس لیے کہ اس کی پاگل محبت نے مجھ سے بڑی قربانیاں مانگیں تھیں،میری مما،بابا،انکل،اور آخر میں میرے جیون ساتھی کو بھی اس نے چھیننے کی بڑی کوشش کی تھی۔

کئی بار وہ اپنی بیٹی کو بھی،میرے بیٹی سے ملوانے لے آیا تھا،اسکی بیٹی بھی اس کی طرح خوبصورت اور روشن آنکھوں والی تھی۔۔

اب میری عمر اڑسٹھ سال کی ہو گئی ہے،میرا بیٹا ماشاءاللہ جوان اور برروزگار ہو گیا ہے،اب اسکی شادی کے لیے لڑکیاں پسند کر رہی ہوں،اور بیٹی کی شادی تو کچھ مہینوں کے بعد ہو گی ،اپنے بھائی کے بیٹے کو دی تھی،اسکی تاریخ بھی مقرر ہو گئی ہے۔

اور اب آخر میں تھوڑی سی بات رائٹر انابیہ خان کے لیے بھی کہوں گی۔انابیہ میری جان آپ نے میرا بہت ساتھ دیا ہے،میری کہانی کو اپنے لفظوں میں ڈھال کر میرے حالات لوگوں تک پہنچائے ہیں،جس کے لیے میں اپنے اللہ پاک سے آپکے اچھے نصیبوں کی دعا کروں گی،اگر آپ میری کہانی نہ لکھتی تو شاید میں اپنے حالات لوگوں تک نہ پہنچا پاتی،

میں نے بہت بار لکھنے کی کوشش بھی کی تھی، لیکن جو آپکے لفظوں میں تاثیر ہے، شاید وہ کسی کے لفظوں میں نہیں، کبھی جس کاغذ پر لکھتی وہ اچانک جلا دیئے جاتے، صحفہ خو بخود جل جاتا۔ موبائل پر لکھتی تو موبائل ہینگ ہو جاتا ہے سوفٹ ایر اڑ جاتا

مجھے اسد نے بہت روکا کہ میں یہ ناول نہ لکھوں اس لیے مجھے انابیہ کا سہارا لینا پڑا، اگر آپ نہ ہوتیں تو شاید میں یہ کہانی لکھنے میں کبھی کامیاب نہ ہوتی، آپ نے بھی خوب میری مدد کی، ایک بیٹی کی طرح، انابیہ میری جان میری بیٹی میں تمھیں زندگی کے کسی بھی موڑ پر بھول نہیں پاؤں گی، تم ہمیشہ اول روز کی طرح میری یادوں میں میرے دل میں رہو گی، اللہ پاک آپ کا حامی و ناصر ہو آمین، ایک اشعار تمھیں ڈیڈ کیٹ کر رہی ہوں۔

صرف تمھارے لیے "۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"ہم تو ہر بار چمکیں گے نئے سورج کی طرح

مخالف۔۔وں سے کہو، وَتُعِزُّ مَن تَشَاءُ

وَتُذِلُّ مَن تَشَاء "۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میری جان انابیہ کے لیے وقف ہے یہ اشعر

Novel Hi Novel & Online Web Channel

السلام علیکم !

ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل آپ کے لیے لایا ایک سنہری موقع

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنے قلم کی آواز کو لوگوں تک پہچانا چاہتے ہیں، تو اپنی لکھی گئی کوئی بھی تحریر (حمد، نعت، ناول، افسانہ، آرٹیکل، ریسیپی، نظم، غزل، اقوال) یا جو بھی آپ کے ذہن میں ہو اور آپ لکھنا چاہتے ہیں، ہم تک پہچائیں۔ ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل بنے گا وہ سیڑھی جو آپ کو آپ کی پسندیدہ ویب سائیٹ تک پہنچانے کا ذریعہ بنے گا۔ اگر آپ اپنی تحریریں ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل کی ویب سائیٹ میں دینا چاہتے ہیں تو رابطہ کریں۔ ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل آپ کو آپ کے عین مطابق پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہے تو جلدی سے قلم اٹھائیں اور لکھ ڈالیں جو آپ کے ذہن میں مرکوز ہے۔ شکریہ !

اپنی تحریریں ہمیں اس پتہ پر ارسال کریں۔

NovelHiNovel.Com & OnlineWebChannel.Com

NovelHiNovel & OWC Official

NovelHiNovel@Gmail.Com

OnlineWebChannel @Gmail.Com

03155734959

ختم شُد

اگلا ناول صرف "ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل" پر

NovelHiNovel.Com

OnlineWebChannel.Com

Novel Hi Novel & Online Web Channel

السلام علیکم !

ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل آپ کے لیے لایا ایک سنہری موقع

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنے قلم کی آواز کو لوگوں تک پہچانا چاہتے ہیں، تو اپنی لکھی گئی کوئی بھی تحریر (حمد، نعت، ناول، افسانہ، آرٹیکل، ریسیپی، نظم، غزل، اقوال) یا جو بھی آپ کے ذہن میں ہو اور آپ لکھنا چاہتے ہیں، ہم تک پہچائیں۔ ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل بنے گا وہ سیڑھی جو آپ کو آپ کی پسندیدہ ویب سائیٹ تک پہنچانے کا ذریعہ بنے گا۔ اگر آپ اپنی تحریریں ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل کی ویب سائیٹ میں دینا چاہتے ہیں تو رابطہ کریں۔ ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل آپ کو آپ کے عین مطابق پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہے تو جلدی سے قلم اٹھائیں اور لکھ ڈالیں جو آپ کے ذہن میں مرکوز ہے۔ شکریہ !

اپنی تحریریں ہمیں اس پتہ پر ارسال کریں۔

NovelHiNovel.Com & OnlineWebChannel.Com

NovelHiNovel & OWC Official

NovelHiNovel@Gmail.Com

OnlineWebChannel @Gmail.Com

03155734959